براہوئی گرائمر

لیفٹننٹ آر لیچ

ترجمہ۔غلام مصطفی سولنگی

مقدمہ،تصحیح ،حاشیہ وحوالہ۔
نذیر احمد شاکر براہوئی

براہوئی اکیڈمی (رجسٹرڈ) پاکستان کوئٹہ

کتاب	براہوئی گرامر
مصنف	لیفٹننٹ آرلیچ
ترجمہ	غلام مصطفی سولنگی
مقدمہ، تصحیح، اضافہ وحاشیہ	نذیر احمد شاکر براہوئی
اشاعت اول	2001ء
اشاعت دوئم	2019ء
قیمت	300/=
کمپوزر	ایم ناز کمپوزنگ سینٹر کوئٹہ 03003818503
پریس	یونائیٹڈ پریس سیٹھ اسماعیل روڈ کوئٹہ
چھاپفوک	براہوئی اکیڈمی (رجسٹرڈ) پاکستان کوئٹہ پی او بکس نمبر 75 جی پی او کوئٹہ

فہرست

BRAHUI
PAKISTAN
ACADEMY

انتساب

پروفیسر ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی کے نام

بلوچستان کے عظیم فرزند پاکستان کے علمی، ادبی، تحقیقی کہکشان کے ایک روشن ستارہ براہوئی، اردو اور انگریزی زبانوں کے عظیم سکالر براہوئی زبان میں بلوچستان کے اولین ڈاکٹر جن کے تحقیق نے علم و ادب کے لئے نئے دروازے کھول دیئے۔ براہوئی، اردو کے تقابلی مطالعہ پر نہایت عمیق اور دقیق ریسرچ مکمل کر کے براہوئی زبان کی فوقیت ثابت کی۔

براہوئی زبان پر بلوچستان کے اولین براہوئی فرزند نہایت خلوص اور جوش و ولولہ کے ساتھ براہوئی زبان میں اور براہوئی کے متعلق اردو انگریزی میں متعدد کتابیں مکمل کیں۔

نیز تاریخ اسلام پر بھی انہوں نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی جو مکران میں مسلمانوں کی آمد حالات و واقعات پر محیط ہے۔ بلوچستان کے اس گوہرِ نایاب اس وقت عدلیہ میں بھی ایک اعلیٰ مقام رکھتے ہین اور بطور جج بھی اپنے قابلیت ولیاقت کا لوہا منوایا ہے اللہ تعالیٰ اُن کے زورِ قلم میں مزید اضافہ کرے۔

اپنی طرف سے

لیفٹننٹ آر لیچ، ہنری پوٹنگر کے بعد بلوچستان آکر براہوئی زبان سیکھی اور مکمل براہوئی گرامر ۱۸۳۸ء میں مقالے کی صورت میں رائل ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال میں شائع کروائی۔ اور دوبارہ یہ ۱۹۰۰ء میں لاہور سے کتابی صورت میں شائع ہوئی۔ انہوں نے پہلی مرتبہ براہوئی گرامر کے تکمیل کے علاوہ پہلی براہوئی لوک کہانی اور پہلی براہوئی لوک گیتوں پر تحقیق کی ان کا یہ احسان براہوئی عوام پر تا قیامت رہے گا۔

سندھ کے نوجوان محقق، ادیب، دانشور اور مترجم غلام مصطفیٰ سولنگی کا نام سندھی ادب میں ایک بڑی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ اور ابھی اس نے لیفٹیننٹ آر لیچ کے کتاب براہوئی گرامر کا انگریزی سے اردو ترجمہ نہایت صاف، سلیس اور شستہ کیا ہے۔ جو براہوئی عوام پر ایک احسان ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ وہ آئندہ بھی اسی خلوص اور جذبے کے تحت براہوئی زبان و ادب کی خدمت کرتے رہیں گے۔

نیز براہوئی زبان کے مایہ ناز اسکالر سندھ کے عظیم فرزند نذیر احمد شاکر براہوئی نے اس کتاب کے مقدمہ، حوالات، حواشی لکھے ہیں اوراس کی تصحیح کی ہیں جو کتاب کی اہمیت اور افادیت کو نمایاں کرتی ہیں۔نذیر احمد شاکر براہوئی کی لسانیات اور تاریخ میں خدمات براہوئی زبان کے متعلق یقیناً سنگ میل ثابت ہوں گی۔

ڈاکٹر ایم صلاح الدین مینگل

ایڈوکیٹ سپریم کورٹ

چیئرمین براہوئی اکیڈمی (رجسٹرڈ) پاکستان کوئٹہ

مقدمہ

لیفٹیننٹ آر لیچ زندگی اور ادبی کارنامے

انگریز کسی ملک پر قبضہ کرنے سے قبل تجارت اور سفارت کے بہانے سے اپنے ایجنٹ اُن ممالک میں روانہ کرتے تھے۔ جو ان ممالک اور ریاست کے بارے میں معلومات اکھٹی کر کے ایسٹ انڈیا کمپنی کے کونسل کو بھیجتے تھے۔ ایسٹ انڈیا کمپنی ان ایجنٹوں کے رپورٹوں کو سامنے رکھتے ہوئے ان پر عمل کرنے کیلئے عملی اقدامات اٹھاتی تھی۔ ان ایجنٹوں میں جنہوں نے بڑا نام پیدا کیا ان کے مختصراً نام کچھ یوں ہیں۔

ا۔کیپٹن کک،۲۔ناتھن کرو۔۳۔کیپٹن ڈیوڈسن۔۴۔ہنری پاٹنجر،۵۔جیمس لوئس بمعروف چارلس میسن،۶۔آرتھر کولونی ۷۔الیگز نڈر برنس، ۸۔کیپٹن ای بی ایسٹوک،۹۔یزی والٹر بیلیو۔۱۰۔سر جان مالکوم ۔۱۱۔اور لیفٹننٹ رابرٹ لیچ بمعروف آر لیچ۔

لیفٹننٹ لیچ فن تعمیر کا بہت بڑا ماہر انجنیئر تھا۔ اس نے اس شعبے میں نمایاں

کارنامے انجام دیئے۔اس کا پتہ ہمیں پہلی بار الیگزنڈر برنس کے کابل کے سفر نامہ میں ملتا ہے۔ جب گورنر جنرل ہند لارڈ آکلینڈ (۱۷۷۴ء۔۱۸۵۹ء) نے اواخر نومبر ۱۸۳۶ء کو جغرافیائی اور دریائی تجارت کی تحقیقات کیلیئے برنس کی سر کردگی میں ایک وفد مقرر کیا جس کے اراکین میں لیفٹیننٹ آر لیچ انجنیئر کا لشکر بمبی لیفٹننٹ جان وُوڈ بحریہ ہند کا ایک عہدیدار اور ڈاکٹر پر سیول تھے۔الگزنڈر برنس، کابل کے سفرنامہ میں اس وفد کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''سال ۱۸۳۶ء میں نومبر کے اواخر میں ہندوستان کے گورنر جنرل ارل آف آکلینڈ نے مجھے کابل کیلیئے سفارت لے جانے کی ہدایات دیں لیفٹننٹ (اب میمبر) رابرٹ لیچ جس کا تعلق بمبئی انجینئر ز سے تھا انڈین نیوی کے لیفٹننٹ جان وُوڈ اور پر سیول بی لارڈ اسکائر، ایم بی بھی اس سفارت کے وفد میں شامل کئے گئے۔(۱)

بظاہر یہ وفد سندھ کی اراضی اور بحری تجارت کی تحقیقات

---

(1)Alexander Burnes " Travels into Bokhara" sindhi Translated by Atta Muhammad Bhambro sindhica Academy 1998 p 213.

کیلئے اور شمالی ہندوستان، افغانستان بخارا اور ایران کی سیاحت کیلئے مقرر کیا گیا تھا لیکن انگریزوں کے اس وفد کے سیاسی مقاصد یہ تھے کہ وہ کابل اور خراسان کے راستوں کو فوجی نقطہ ئے نظر سے جائزہ لیں۔ ان باتوں کا اقرار الیگزنڈر برنس یوں کرتا ہے کہ۔

دریائے سندھ میں قدم رکھتے ہیں میں نے لیفٹننٹ لیچ اور وُوڈ کو ضرور ہدایات دیں لیفٹیننٹ کو کہا کہ آپ اس ملک کے فوجی اہمیت والے مقامات اور مکانات کا اچھی طرح سے معائنہ کریں اور اس موضوع سے متعلق تمام معلومات کو قلمبند کریں۔ لیفٹننٹ وُوڈ کو سندھ کے وہکروں (چھوڑوں) کے بارے میں تحقیقات کیلئے کہا۔ دونوں کو سختی سے تاکید کی کہ جو کام ان کو سونپا گیا ہے وہ ان کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات اکھٹی کریں۔ (۱)

چنانچہ یہ وفد ۱۸۳۶ء کے اواخر میں شکار پور (سندھ) پہنچا۔ سندھیوں کا انگریزوں سے اجنبیت کا یہ علم تھا کہ شکار پور کے لوگ ٹھٹ کے ٹھٹ ان کو دیکھنے کیلئے آئے تھے۔ بُرنس اپنے خیمے سے باہر نکل کر ازراہ تمسخر ان سے کہتا کہ آؤ آؤ ہماری دُم اور سینگوں کو دیکھو لوگ اس کی اس بات پر بہت ہنستے تھے اور بعض اس سے کہتے کہ۔

1.Alexander Burnes op.Cit B.213

واقعی تمہاری دُم اتنی لمبی ہے کہ انگلستان تک پہنچتی ہے اور تمہارے سینگ اتنے دراز ہیں کہ وہ خراسان سے جاملیں گے۔ وہ خود بھی لوگوں کی ان باتوں پر ہنستا تھا۔(۱)

۱۶ مارچ ۱۸۳۷ء میں جب یہ وفد خیر پور پہنچا تو وہاں پہلے سے ہی خان آف قلات خان محراب خان براہوئی کا ایک سفارتی وفد موجود تھا۔ برنس نے اس براہوئی وفد کی توسط سے کچھی کے نائب میر حسن براہوئی اور قلات کے خان محراب خان براہوئی سے رابطہ رکھنے کی کوشش کی برنس اپنے سفرنامہ میں رقمطراز ہیں کہ۔

> جس زمانے میں ہم خیر پور میں مقیم تھے۔ تو قلات کے براہوئی حاکم کا ایک وفد بھی آیا ہوا تھا۔ وفد کے توسط سے قلات کے حکمران محراب خان سے رابطہ رکھنے کی کوشش کی اور اس کا بیٹا جو اس وقت گندھاوا میں مقیم تھا۔ اس سے تعلق بڑھایا۔ اس وفد نے ہم سے پکا وعدہ کیا کہ وہ ہماری ہر قسم کی مدد کریں گے۔ غلام نبی نامی ایک وکیل یا نمائندہ نے بھی ہم سے ملاقات کی اور ان لوگوں سے ہم نے اچھی خاصی معلومات حاصل کیں۔ ہم نے ان کی ایشیا کے لباسوں۔

---

(۱) اعجاز الحق قدوسی ،تاریخ سندھ۔(جلد دوئم) لاہور، مرکزی اردو بورڈ، بار سوئم ۱۹۸۵ء ص ۶۷۷،

کی تصویریں دکھائیں، جن کو دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے۔ رنجیت سنگھ کی تصویر کو دیکھتے ہی ایک نے چلا کر کہا کہ آپ کوتاہ نظر اور اندھے بھی ہیں، پھر بھی آپ ساری دنیا کو پریشان کر رکھا ہے" ۔اس نے پشاور کے یوسف زئی لوگوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے رنجیدہ ہو کر کہا کہ آپ نکمے سکھوں سے ان کا دل کاٹ کر کیوں نہیں الگ کر دیتے ۔رنجیت سنگھ کی تصویر اپنے دوسرے ساتھی کو دکھاتے ہوئے کہا کہ اس قد کے چھوٹے کافر کو دیکھو اس کو قتل کرو آپ ان کے اتنے قریب ہیں کہ دوبارہ جانہ سکیں گے۔ جتنے تم اب اس کے قریب تر ہو۔ وہ غصے میں اپنی طاقت کا یہ مظاہرہ کر رہا تھا۔ لیکن ہمیں اس پر ہنسی آ رہی تھی۔۔(۱)

غرضیکہ چند یوم کے بعد یہ وفد دریائی راستے سے بحری راستے کا جائزہ لیتے ہوئے ڈیرہ جات اور باغبان روانہ ہو گیا اور وہاں سے پشاور کے راستے سے کابل پہنچا اور امیر دوست محمد خان سے ملاقات کی ان ملاقاتوں میں اس وفد نے کوشش کی کہ شجاع الملک اور رنجیت سنگھ اور امیر دوست محمد خان کے بگڑے ہوئے تعلقات استوار ہو جائیں۔

---

(1)Alexander Bunres op.cit. p 241

اور طرح طرح کی محبت آمیز باتیں اس سے کیں لیکن امیر دوست محمد خان نے مطلقاً ان باتوں کی طرف توجہ نہ دی۔ جب انگریزوں کا یہ وفد مایوس ہوگیا اور انہوں نے دیکھ لیا کہ ان کی دال کسی طرح نہیں گلتی تو انہوں نے خفیہ طور پر امیر دوست محمد خان خوانین سے مل کر اور انہیں روپے پیسے کا لالچ دے کر اپنی راہیں ہموار کیں اور انہیں جلد ہی اندازہ ہوگیا کہ روپے سے امیر دوست محمد خان کے خوانین اور امراء کابل کو شجاع الملک کیلئے ہموار کیا جا سکتا ہے۔ یہ سارا انتظام کرکے برنس اس وفد کے ساتھ کابل سے قندھار پہنچا اور اس نے اپنے مقاصد کے تحت وہاں کے سرداروں کو اپنے مقاصد کیلئے ہموار کرنا چاہا مگر کامیابی نہ ہوئی پھر اس نے ان سے مایوس ہوکر امرائے خوانین قندھار کو جنگ زرگری سے ہموار کیا۔ چنانچہ حاجی خان کاکری وغیرہ کو روپے پیسے کا لالچ دے کر اپنی راہ پر لے آیا (۲)

نومبر ۱۸۳۷ء میں روسی وزیر کے کہنے پر ایرانی شہزادہ محمد مرزا نے ایرانی لشکر کے ساتھ ہرات پر دھاوا بول دیا۔ دوست محمد خان جو برنس کے سخت شرائط کی وجہ سے منہ موڑ کر روس کے طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا اور کابل میں مقیم روسی سفیر سے گفت وشنید جاری

---

(۱) اعجاز الحق قدوسی، حوالہ دیا گیا ہے۔ ص ۶۷۷

(۲) ایضاً = ص ۔۶۷۸۔

رکھی ۔ادھر گورنر ہند لارڈ آکلینڈ نے روسی خطرہ، کا بہانہ بنا کر یہ ظاہر کیا کہ روسی فوجیں خیوا اور ہندوکش کے راستوں سے ہندوستان پر حملہ کرنے کیلئے تیار ہیں۔اسی لئے کابل میں برطانوی اثر ورسوخ کو مضبوط کرنے کیلئے شجاع الملک جیسے معزول اور نا اہل حکمران کو دوبارہ کابل کے تخت پر بٹھانا ضروری ہے۔(۱) جون ۱۸۳۸ء میں سر ولیم میکناٹن کی کوششوں سے شاہ شجاع الملک رنجیت سنگھ اور انگریزوں کے مابین ایک معاہدہ طے پایا۔ جو" اتحاد ثلاثہ" کے نام سے مشہور ہوا۔جس میں یہ طے پایا کہ شاہ شجاع اور انگریز افغانستان پر حملہ کریں گے اور شاہ شجاع کے اخراجات کیلئے سندھ کے ٹالپروں سے خراج کی بچت کا بہانہ بنا کر طاقت کے زور پر وصول کیا جائیگا۔ان پیسوں میں سے پندرہ لاکھ روپے رنجیت سنگھ کو دینے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ سندھ کے مغربی کناروں کے خطوں کو بھی ان کے حوالے کرنا ہے۔پہلی اکتوبر ۱۸۳۸ء میں برطانوی سرکار کی اجازت سے گورنر جنرل نے شملہ سے کابل پر حملے کا اعلان کیا(۲) کابل پر حملہ کرنے کیلئے خیبر، گومل درے اور پنجاب سے انگریز زیادہ قریب تھے لیکن گورنر جنرل، رنجیت۔

---

(1) Angus Hamilton, "Problem of the middle east" "persia and powers" London 1909. p 174

(۲) رحیمداد خان مولائی شیدائی، جنت السندھ" (سندھی) حیدر آباد، سندھی ادبی بورڈ۔ص ۶۹۴)

سنگھ کو ناراض نہیں کرنا چاہتے تھے۔سندھ سے درہ بولان تین ہزار میل کے فاصلے پر واقع تھا۔اس بیچ میں خوجک جیسے خطرناک لک بھی واقع تھے۔ان حالتوں میں سندھ اور بلوچستان سے طاقت کے زور پر لشکر کو روانہ کرنے کا یہ مقصد تھا کہ انگریز یہ باور کرانا چاہتے تھے کہ یہ ممالک انگریزوں کے زیر دست ہیں(۱) جب انگریزوں نے یہ طے کیا کہ برطانوی فوج سندھ سے ہو کر قلات ریاست سے گذر کر کابل پر حملہ کرے گی توان ممالک کے حکمرانوں سے اجازت نامہ لینے کی کوشش میں لگ گئے۔

برنس نے قندھار میں متعین لیفٹننٹ لیچ کو حکم دیا کہ وہ شکار پور واپس چلا جائے اور سندھ میں گورنر جنرل کے ایجنٹ کرنل پوٹنگر کے احکامات کی پابندی کرے اور فوج کی آمد پر رسد اور دوسری ضروریات کے ذخائر مہیا کرے۔لیچ خان قلات کے علاقہ کوئٹہ پہنچا اور پوٹنگر کے کہنے پر خان قلات کے پاس جانے کی تیاری کی خان براہوئی

---

(1)Edmund C.Cox. "A Short History of Bombay presidnecy" bombay 1887.p299 and also see Dr Adrin Duare. M.A.D litt "A history of British relations with sindh(1613.1848(sindhi translated by Atta muhammad Bhambro Karachi,sindhica Academy 1999.pp 247.248.

۷ جنوری ۱۸۳۸ء میں لیچ کا شاندار استقبال کیا۔ اس کے اور خان کے درمیان تحائف کا تبادلہ ہوا۔ لیکن خان براہوئی فرنگی کے کچھ باتوں سے رنجیدہ خاطر ہوگیا اور لیچ کے رخصت ہونے پر سکھ کا سانس لیا(۱) لیچ کے پر غرور گفت وشنید کے باعث اس کا خان قلات کے درمیان کوئی مستقل معاہدہ طے نہ ہوسکا۔ لیکن پھر بھی محراب خان نے انگریزی فوجوں کو اپنے علاقے سے گذرنے اور راشن کیلئے اجناس خرید کرنے کی ان کو فراخ دلانہ اجازت دے دی۔ لیچ نے قلات سے میر محراب خان براہوئی کی اجازت حاصل کر کے کچھی کے بنیوں کو انگریزی افواج کیلئے غلہ خرید کر کے جمع کرنے کا حکم دے دیا اور وہاں سے شکار پور پہنچا اور تھوڑے عرصے بعد سر الیگزنڈر برنس بھی آ پہنچا جسے لارڈ آکلینڈ نے امیرانِ خیر پور سے معاہدہ کرنے کیلئے بھیجا تھا(۲)

لیچ کے جانے کے بعد خان محراب خان براہوئی نے اپنے بھائی محمد اعظم خان کو ایک دستہ رسالہ کے ساتھ کوٹڑو بھیجا تا کہ برطانوی افواج کی نقل وحرکت میں کوئی رکاوٹ نہ ہونے دی جائے اور باشندے،،

---

(۱) چارلس میسن ''سفرنامہ قلات، اردو ترجمہ پروفیسر ایم انور رومان کوئٹہ بے نظیر انٹرپرائزز۔ ۱۹۸۶ء۔ ص ۹۴

(۲) ایضاً اور دیکھیئے میر گل خان نصیر تاریخ بلوچستان (جلد اول) کوئٹہ، قلات پبلشرز ۱۹۹۳ء۔ ص ۱۲۴

سپاہیوں یا اردلیوں کے ساتھ جھگڑا مگڑا نہ کریں۔ وہاں پہنچ کر محمد اعظم کو روپے کی ضرورت پڑی تو اپنی مرضی اور اختیار سے ایک ہندو سے رقم مانگی۔ اس نے انکار کی تو اس کی جائیداد پر قبضہ کرلیا۔ جس میں غلے کی پارسل بھی تھا۔ ہندو نے سچ یا جھوٹ کا بہانہ بنایا کہ اس نے یہ اناج انگریزوں کیلئے خریدا تھا اور اس کے ساتھیوں نے حسب معمول ایک انفرادی ظلم کو اجتماعی مسئلہ بنایا۔ دکانیں جلادیں اور کاروبار بند کردیا۔ لیکن فوراً ہی سمجھوتہ کرلیا گیا اور محمد اعظم خان کو چار سو روپے مل گئے اور کاروبار پھر شروع ہوگیا۔ کوٹڑو کے برطانوی مقامی ایجنٹ نے اس مسئلے کو خوب اچھالا اور انگریز افسر اس وقت محراب خان کے خلاف کوئی بھی شکایت سننے کے مشتاق تھے۔ لہٰذا انہوں نے اس مسئلے کو ہاتھوں ہاتھ لیا اور محمد اعظم خان اپنی رعایا سے زرطلبی کو کچھی میں برطانوی گماشتوں کے جمع کردہ غلہ کی صریح اور ناجائز ضبطی میں ڈھال دیا گیا جو اعظم خان جیسے ناکارہ انسان کے خواب وخیال میں بھی نہ تھا۔ محراب خان نے یہ خبر سنتے ہی اپنے بھائی کو تہدید نامہ لکھا اور آئندہ ایسے ناشائستہ اقدام سے سختی سے منع کیا۔ (۱)

لیچ نے سخت لہجہ میں ایک خط خان براہوئی کو لکھا۔ اس کے ساتھ شجاع الملک جو اس وقت شکارپور میں موجود تھے۔ نے بھی خان قلات۔

---

(۱) (چارلس میسن، سفرنامہ قلات، حوالہ دیا گیا ہے۔ ص، ۹۷۔۹۸)

کو لکھا کہ شاہنواز خان ہمارے شاہی کیمپ میں حاضر ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ تھا کہ اگر آپ نے انگریزوں کے سامنے سر تسلیم خم نہ کیا تو آپ کو معزول کر کے شاہنواز خان کو خانِ قلات مقرر کر دیا جائے گا۔(۱) خان قلات نے انگریزوں کے ساتھ ان نفرتوں اور رنجشوں کو دوستی میں بدلنے کیلئے آخوند محمد حسن کو ۱۰ فروری ۱۸۳۸ میں بھاگ روانہ کیا اور وہاں اس نے سر ولیم میکناٹن سے ملاقات کی۔ آخوند محمد صدیق اور میر شاہنواز خان نے خان محراب خان براہوئی پر جو الزامات لگائے تھے۔ آخوند محمد حسن نے ان کی تصدیق کر دی اور انگریزوں کو یقین دلایا کہ میر محراب خان ان کا بدترین مخالف ہے اور ان کے بر خلاف خطرناک سازشوں کا ایسا جال پھیلا رہا ہے جس سے بچ کر نکلنا کچھ عرصہ بعد بہت مشکل ہو جائے گا۔ آخوند محمد حسن نے بھی میر شاہنواز خان کو تخت قلات کا جائز وارث بتلایا اور میر محراب خان کے ساتھ اپنی نمک حرامی سے میکناٹن پر یہ ثابت کر دیا کہ وہ انگریزوں کا دوست اور خیر خواہ ہے۔ میکناٹن نے آخوند محمد حسن جیسے ذلیل انسان کو جو اپنے بادشاہ قوم اور وطن کے ساتھ غداری کر رہا تھا۔ اپنے سینے سے لگا لیا۔ اسے اپنا دوست سمجھ لیا اور اس پر انعام

---

(۱) چارلس میسن، سفرنامہ قلات ص، ۹۵، اور دیکھیے میر گل خان نصری تاریخ بلوچستان (جلد اول) ص۔۱۲۴)

اکرام کی بارش کردی(۱) آخوند محمد حسن قلات پہنچ کر محراب خان کو انگریزوں کی ڈراؤنی صورت دکھائی ۔آخوند محمد حسن نے کہا کہ میں انگریزوں کو آپ سے خوش رکھنے کے ہزاروں جتن کیئے ،لیکن میکناٹن کسی قیمت پر بھی آپ سے دوستانہ معاہدہ کرنے کو تیار نہیں ہوا۔ آخوند محمد حسن نے میر محراب خان کو مشورہ دیا کہ اب انگریزوں کے ساتھ کھلم کھلا دشمنی اور مردانہ وار مقابلہ کرنے کے سوا بچاؤ کی اور کوئی صورت باقی نہیں رہی ہے۔ اور تجویز دی کہ درہ بولان کی ناکہ بندی کر کے انگریزوں کی عام لوٹ مار کا حکم دیا جائے اس نے میر محراب خان کو یقین دلانے کی کوشش کی کہ اس طرح انگریز پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو جائیں گے۔لیکن آخوند محمد حسن کی بھڑکانے والی باتوں کا میر محراب خان پر کوئی اثر نہیں ہوا کیونکہ اسے بخوبی معلوم تھا کہ تمام سردار اس سے باغی اور دربار آخوند محمد حسن جیسے غدار نمک حراموں کے ہاتھوں میں ہے وہ جانتا تھا کہ ان حالات میں انگریزوں کا مقابلہ نہیں ہوسکتا اس لئے وہ خاموش رہا۔مگر آخوند محمد حسن اسے تباہ و برباد کرنے پر تلا ہوا تھا۔ اس نے تمام قبائلی معتبرین اور ان سرداروں کے نام جواب تک میر محراب خان کے ساتھ تھے۔ اس کا حکم حاصل کیئے بغیر احکام جاری کر دئے کہ ’’انگریزی فوج اور قافلے کو درہ بولان سے گزرنے نہ دیا جائے ۔علاقہ کچھی اور بولان میں جہاں کہیں انگریزی سپاہ

---

(۱) میر گل خان نصیر، تاریخ بلوچستان (جلد اول) ص۔۱۲۵

ہوا سے لوٹا جائے، ان کے راستے میں رکاوٹیں ڈالی جائیں اور جہاں تک ممکن ہو سکے ان کو اذیتیں پہنچا کر قتل کر دیا جائے۔ آخوند محمد حسن نے ان احکامات پر خان میر محراب خان کی شاہ مہر بطور وزیر اس کے قبضے میں ہوتی تھی لگادی اور ان حکم ناموں کو خفیہ قاصدوں کے ذریعے جابجا بجھوادیئے۔ ان میں سے بہت سے خطوط دھوکے سے راستے میں پکڑے گئے اور سفیر کو خان کی خباثت کا یقین دلانے کے کام میں لائے گئے۔ جبکہ اس بے چارے کو اس کا علم تک نہ تھا۔ آخوند محمد حسن کے رفقائے کار، سید محمد شریف اور داؤد محمد مرحوم کے بھائی بھی مسلسل قبائل کو لوٹ مار پر اکساتے رہے اور اپنے کرتوتوں کو بے چارے خان کی کٹر دشمنی سے منسوب کرتے رہے۔ بعد میں یہ سارے خطوط آخوند محمد حسن کے کمرے سے مل گئے اور انگریزوں نے خان براہوئی کو بے قصور ٹھہرایا۔(۱)

سرولیم میکناٹن ۲ مئی ۱۸۳۹ء میں شالکوٹ پہنچے اور آخری حربوں کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے کوششیں شروع کیں۔ اس نے الیگزنڈر کو خان محراب خان سے معاہدہ کرنے کیلئے قلات روانہ کیا۔ اس میں سید محمد شریف بھی تھا جو براہوئی خان کے خلاف سازشوں میں پیش پیش رہا تھا۔ ان کو سفیر پہلے ہی آزما چکا تھا وہ محراب خان کا

---

(۱) چارلس میسن۔ سفرنامہ قلات، ص۔ ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۰ اور دیکھئے میر گل خان نصیر ، تاریخ بلوچستان (جلد اول) ص، ۱۲۶، ۱۲۵،

ملازم تھا تاہم برطانوی حکومت کے مفادات کیلئے کام کر رہا تھا۔محراب خان نے برتر کے خواہشات کے مطابق معاہدہ کیا اور وہ اسے لے کر واپس کوئٹہ ہوا اور اپنے منشی موہن لال کو چھوڑ آیا کہ وہ خان کے ساتھ برطانوی کیمپ جائے جہاں خان نے شاہ شجاع اور سفیر وزیر کی تنظیم کیلئے جانا تھا۔معاہدہ سید شریف اور اس کے ہمکار نائب آخوند محمد حسن کو نہ بھایا۔ان دونوں کو سفیر وزیر نے خرید لیا تھا اور ان دونوں کا مقصد خان کو تباہ و برباد کرنا تھا۔ وہ اس معاہدے کو منسوخ کرنے پر تلے ہوئے تھے۔(۱) ان لوگوں نے سر الیگزنڈر کے کان بھر دیئے کہ چالباز اور مفسد محراب خان اب معاہدہ پر پچھتا رہا ہے۔اور اس نے اس کا راستہ روکنے کیلئے کچھ لوگ بھیجے ہیں۔سر الیگزنڈر نے اس شیطان مجسم ساتھی کی بات پر پورا بھروسہ کیا اور معاہدہ اس کے سپرد کر دیا اور دو ہزار روپے بھی دیئے اور خود چھپ کر کوئٹہ روانہ ہوئے۔ وہاں محمد شریف پہلے ہی اپنے بھتیجے حسن شاہ کو سمجھایا کہ اپنے کچھ کارندوں کے ساتھ منگچر کے قریب ہم سے ہی معاہدہ اور پیسے لوٹنا۔حسن شاہ نے اپنے چچا سے چودہ سو روپے لے کر ان کے حکم کے مطابق کام کر دکھایا(۲) یہی مکار کوئٹہ پہنچ کر برطانوی افسروں کے سامنے گڑگڑائے یہ سارا واقعہ خان براہوئی کے اشارے پر ہوا ہے۔ادھر خان

---

(۱) چارلس میسن ''سفرنامہ قلات'' ص۔۹۹

(۲) ایضاً،۱۰۱،۱۰۰۔۹۹

قلات کے کان بھر دیئے کہ برتر نے آپ کو بیس ہزار نقد اس لئے دیئے ہیں کہ کوئٹہ پہنچتے ہی آپکو گرفتار کیا جاسکے اور آپ کی جگہ شاہنواز خان قلات کے تخت پر بٹھائیں گے۔خان براہوئی کو ان کے باتوں پر یقین آگیا،خان جو پہلے ہی شکی مزاج تھے۔ برتر ان باتوں کو معلوم کیئے بغیر خان براہوئی کو،کوئٹہ آنے سے روک دیا اور اپنے برطانوی افسروں کو خان براہوئی سے خط وکتابت کرنے سے بھی منع کیا۔

برطانوی فوج نے شاہ شجاع کیلیئے ۱۷اپریل ۱۸۳۹ء میں قندھار اور اپریل میں غزنی کو فتح کیا۔بالآخر ۳ اگست ۱۸۳۹ء میں کابل کو فتح کیا گیا۔شاہ شجاع فاتحانہ انداز میں کابل میں داخل ہوا۔کابل فتح کرنے کے بعد شہر کے باہر انگریزوں نے اپنی چھاؤنی بنا کر اس میں اقامت اختیار کی۔ برنس شہر میں سرائے نواب امین الملک میں مقیم ہوا۔(۱) ۱۷ستمبر ۱۸۳۹ء میں جنرل تھامس ولشائر کو کابل میں کمانڈر انچیف آرمی آف انڈس کا حکم موصول ہوا کہ واپس ہوتے ہوئے قلات پر قبضہ کرے۔۱۶ اکتوبر ۱۸۳۹ء میں ولشائر،کوئٹہ پہنچے کوئٹہ میں متعین پولیٹیکل ایجنٹ کپتان بین سے رابطہ کرتے ہوئے حملے کیلیئے سارے انتظامات مکمل کیئے۔اس دوران گورنر جنرل ہند لارڈ آکلینڈ کا حکم بھی موصول ہوا۔

بالآخر۔۳ نومبر ۱۸۳۹ء کو میجر جنرل ولشائر ایک بھاری فوج کے۔۔

---

(۱) اعجاز الحق قدوسی،تاریخ سندھ۔(جلد دوئم) ص۔۶۷۶۔

ساتھ کوئٹہ سے قلات پر قبضہ کرنے کیلئے روانہ ہوئے۔ ۵ نومبر ۱۸۳۹ء میں خان محراب خان براہوئی نے انگریزوں کے ساتھ بہادری اور دلیری سے لڑتے ہوئے اپنے وطن پر اپنی جان نچھاور کی۔

ادبی خدمات۔

۱۔ ۱۸۳۹ء میں لیچ نے عبدالنبی پٹھان کو اپنا دیسی ایجنٹ مقرر کر کے قلات سے مکران تک کا سفر کیا۔ اپنے اس سفر کی روئیداد ۱۸۴۴ء میں جرنل آف دی ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال میں شائع کی۔

۲۔ ۳۷۔ ۱۸۳۶ء میں برنس کی نگرانی میں کابل مشن کے دوران سندھ میں ٹالپر حکومت کے فوج کے متعلق اور کوائف پر ایک کتاب بعنوان۔ ''Report on the sindhian'' لکھا جو ۱۸۳۷ء میں شائع ہوئی۔

۳۔ اسی دوران ریاست خیر پور کے گمبٹ اور رانی پور کے صنعتی علاقوں کے متعلق ایک تفصیلی رپورٹ بعنوان۔ ''Report of a visit to the manufaturing town of Rani pur.Gambat and Koda" لکھی جو ۱۸۳۷ء میں شائع ہوئی۔

۴۔ اسی دورے کے دوران ساتھ زبانوں کی لغت ترتیب دی۔ جو بعنوان۔ ''Vocubalaries of the seven Languages ''Spoken in the Countries west of the indus

لکھی اور یہ جرنل آف دی ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال میں ۱۸۴۳ء میں شائع ہوئی۔

۵۔قلات کی تاریخ پر ایک مختصر اور اہم کتاب بعنوان ''قلات کے احمد زئیوں کی مختصر تاریخ''،جس کی ٹائپ شدہ کاپی سندھی ادبی بورڈ،سندھ حیدرآباد میں موجود ہے۔

۶۔۱۸۳۸ء میں نو زبانوں کی گرامر بمع لغت بعنوان ''Epitoms of the grammar of the Brahuiky ,Balochky, and the panjabi Languages with vocabulries of the Baraky ,the pashi the lughmani the cashgari the Teerani and the Deer dialects''

لکھی جو جرنل آف دی ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کے جلد ہفتم،صفحات ۵۳۸ تا ۵۵۶ تک کل ۱۹ صفحات پر جون ۱۸۳۸ء میں شائع ہوئی (۱)

---

(۱) راقم الحروف کی یہ تحریر بعنوان ''لیفٹننٹ'' آر لیچ،، براہوئی زبان نا اولیکو گرائمر ءِ نوشتہ کروکا انگریز (لیفٹننٹ آر لیچ براہوئی کا پہلا گرائمر تحریر کرنے والا انگریز) براہوئی ادبی سوسائٹی کے ادبی و تحقیقی مجلّہ سہ ماہی،دے ٹک، میں جنوری تا جون ۲۰۰۰ء کے پرچ میں شائع ہوا۔ یہاں اس کا اردو ترجمہ کچھ اضافے اور ردوبدل کے ساتھ پڑھنے والوں کیلئے پیش کیا جارہا ہے۔

براہوئی گرامر۔

اہلِ یورپ پہلے پہل براہوئیوں سے انیسویں صدی کے دوسرے عشرے میں اس وقت روشناس ہوئے۔ جب سر ہنری ایف پوٹنگر کی کتاب ''Travels in Balochistan and sindh'' بلوچستان اور سندھ کی سیاحت، لندن سے ۱۸۱۶ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب کے صفحہ ۵۴ پر پوٹنگر نے تحریر کیا ہے کہ ''براہوئی زبان اپنے ہمسایہ باشندوں کی زبان سے علیحدہ ہے جو سننے میں پنجابی کی طرح ہے لیکن مسلمہ طور پر اس سے کوئی مناسبت نہیں رکھتی۔(۱) اس کے بعد لیفٹننٹ آر لیچ بلوچستان میں اپنی ملازمت کے دوران بالامحولہ براہوئی زبان کی پہلی مبسوط گرامر لکھا۔ جس کو بعد میں رائے صاحب منشی گلاب سنگھ اینڈ سنز نے ۱۹۰۰ء میں مفید عام پریس سے دوبارہ کتابی صورت میں انیس صفحات پر مشتمل شائع کیا۔(۲)

---

(۱) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی، براہوئی زبان وادب کی مختصر تاریخ لاہور مرکزی اردو بورڈ ۱۹۸۲ء ص ۱۷۶ اور دیکھئے نور محمد پروانہ براہوئی زبان پر غیر براہوئیوں کی تحقیقات (براہوئی مقالہ)، توشہ کوئٹہ براہوئی اکیڈمی پاکستان ۱۹۷۷ء ص ۲۰

(۲) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی ایضاص ۱۷۶ اور نومحمد پراوانہ ایضاص ۲۱-۲۰

جیمس پرنسیپ (James Prinsep) کا نظریہ۔

لیفٹنن ٹ آر لیچ کے براہوئی گرامر کے حاشیئے میں رسالہ کے ایڈیٹر جیمس پرنسیپ (James prinsep) (ا) نے براہوئی زبان کی حالت کے اختتامیوں (Case endings) کا سنسکرت کی حالت کے اختتامیوں سے تقابلی مطالعہ کر کے براہوئی زبان کو مبہم انداز میں ہند آریائی سے قریب تر بتایا ہے جیمس پرنسیپ لکھتا ہے۔

Whatever name be given to them the Brahuiky anflectoins are evidently nearer to the sanskrit than those of most modern dailects and this militates against the derivation of the tribe from Aleppo Compare the following.

(ا) جیمس پرنسیپ (۱۷۹۹،۱۸۳۰ء) آئی سی ایس تھے انہوں نے دولسانی سکوں کی مدد سے خروشتی اور برہمی رسم الخط کو دریافت کیا۔ ان کا نام خاص طور پر برہمی سے متعلق ہے۔ انہوں نے ۱۸۳۷ء میں برہمی کے پورے حروف تہجی لکھ دیئے۔ انہوں نے فیروز شاہ کوٹلہ دلی میں اشوک کی لاٹ کی تحریر کو پڑھ کر پالی زبان بھی دریافت کیا۔

Sanskrit	Brahuiki
nominative=sanskrit,ah	Sans:a,pers:a
persian,ah,	
intrimentive= ena	ene
obiective=a ya(ne for nouns ini)	ni(huli ne
	from huli
Ablative=at (changeable to ah,	au and
and c)	at
Genitive=nan (for nouns ini)	na as huli
	huli na
locative=e,i,or tah	at it

the accusative or second case alone seems wanting being supplied by the dative or,properly ,objective case the plural can not so pasily beTraced unless we suppose dh to be changed to t (1)

---

1)Lieut R ,leech "Epitome of the grammar of the Brahuiky ,the Balochy and the panjabi (دیکھئے صفحہ نمبر۲۶ پر)languages with vocabularies of

ترجمہ۔ان کوکوئی سا بھی نام دیا جائے مگر براھوئی کے گردان (inflections) نہایت جدید زبانوں کے گردانوں کے مقابل سنسکرت سے زیادہ قریب ہیں۔ یہ دعویٰ براھوئی قبیلے کے ALEPPO سے زیادہ بالکل برعکس ہے۔ درج میں موازنہ کرتے ہیں،

سنسکرت

حالت فاعلی۔ سنسکرت اہ، فارسی آہ

حالت اوزاری۔ اینہ

حالت مفعولی۔ اَیہ (اسم اِن اِسے نے)

حالت جری، آٹ (آن اور اے کے طور پر قابل تبدیلی)

حالت اضافی۔ نہہ (اسم اِن اِکیلئے)

حالت مکانی۔ اے، اِیا تہہ

براھوئی

حالت فاعلی۔ سنسکرت اَ، فارسی آ۔

حالت اوزاری۔ اینے

حالت مفعولی۔ نی (نکی نے سے، ہلی

---

the braky ,the pashi ,the Cashgari the Teerahai and the deer deilects joural the asiatic society of Bengal ,vo vii juen 1838,p539

حالت جری۔ آن اور آٹ۔

حالت اضافی۔ نا بطور ئکی، ئکی نا

حالت مکانی۔ اَٹ، ٹی

مفعول (Accusative) یا دوسری حالت (second case) بہت خالی خالی معلوم ہوتے ہیں اور مفعول (objective) کو مفعول ثانی (Dative) کی مدد بھی حاصل ہے عدد جمع کو باآسانی سمجھا یا نہیں جا سکتا، جب تک ''بھ'' کو ''ت'' میں تبدیل نہ کیا جائے۔

جیمس پرنسیپ نے براہوئی زبان کی حالت کے اختتامیوں (case endings) کا سنسکرت کی حالت کے اختتامیوں کے ساتھ سطحی تقابلی مطالعہ کر کے یہ غلط اندازہ لگایا کہ براہوئی زبان ہند آریائی سے قریب ہے کیونکہ اس نے جو سنسکرت کی حالت کے اختتامیے دیئے ہیں وہ یہ ہیں۔

اَ، اینہ، آیہ، آٹ، نہہ، اے اِ، تہہ۔

مگر اس کے برعکس بشپ کالڈویل نے دراوڑی زبانوں کا آریائی زبانوں کے ساتھ تقابل کر کے سنسکرت کے درج ذیل حالت کے اختتامیے دیئے ہیں۔ جو جیمس پرنسیپ کے دیئے گئے حالت کے اختتامیوں سے بالکل مختلف اور الگ ہیں۔

ام، م۔ ن اَہ، اس، اِن (ا)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جیمس پرنسیپ کے بتائے ہوئے سنسکرت کے حالت کے اختتامیے غلط ہیں اس کے ساتھ جیمس پرنسیپ نے براھوئی زبان کے جو حالت اختتامیے دیئے ہیں وہ یہ ہیں۔

اَ،آ،اینے،نی،آن،آٹ،نا،اٹ،ٹی۔

ان میں سے Ablative locativeاور Genitiveکے علاوہ اور کوئی بھی حالت کے اختتامیے براھوئی زبان میں مروج نہیں بلکہ اس کے برعکس براھوئی زبان میں درج ذیل حالت کے اختتامیے مروج ہیں۔جو یہ ہیں۔

ای،اٹ،نے،آن،نا،ٹی،آءِ(۲)

اور یہ سب کے سب براھوئی کے حالت کے اختتامیے دراوڑی الاصل ہیں۔(۳)

---

1)R.Robert caldwell,"A Comparative grammar of the Dravidian or south indian family aflanguages,"Third edition ,revised and edited by the Rev,j,L wyat new Dehli,1974 pp 225.274 285 294 287 277

2) D, Bray "The Brahui languages "vol; 1,rebrint Quetta Brahui Academy 1977,p 76

3)D,Caldwell op ,cit. pp 272 274 275 286 292 304 285 275 and also see D Bray of ,cit pp 10.11.12.14 and also see george shirt (دیکھئے صفحہ نمبر ۲۹ پر)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جیمس پرنسیپ نے براہوئی کے غلط حالت کے اختتامیوں کا سنسکرت کے غلط حالت کے اختتامیوں سے تقابلی مطالعہ کر کے غلط انداہ لگایا تھا۔بیس سال پہلے ایم،بی،ایمینو نے بھی جیمس پرنسیپ کے اس نظریہ کورد کر چکے ہیں وہ تحریر کرتا ہے کہ۔

the editor james prinsep ,made the unfortunate gues that Brahui is indo,aryan, basing it on a Superficial comparison of the Brahui and sanskrit case,endings(1)

ترجمہ۔ایڈیٹر جیمس پرنسیپ نے براہوئی اور سنسکرت کے حالت کے اختتامیوں کا سطحی تقابلی جائزہ لیتے ہوئے یہ غلط اندازہ لگایا ہے کہ براہوئی ہندآریائی زبان ہے۔

اس سے یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ جیمس پرنسیپ کا یہ نظریہ کہ براہوئی ہندآریائی ہے۔غلط اور بے بنیاد ہے۔

Traces of a Dravidian element in sindhi"the ıdian Antiquary,vo.,ii,December 1878,p 294

لیچ کے گرامر کالسانیاتی وتنقیدی جائزہ۔

ا۔ لیچ کے رومن رسم الخط کا جائزہ۔

لیچ نے براھوئی زبان کے جملوں اور الفاظ کو رومن رسم الخط میں تحریر کرنے کے لئے جو رومن رسم الخط اختیار کیا اس کو صحیح طریقے سے سمجھنے کیلئے ہم نیچے براھوئی الفابیٹ کے سامنے لیچ کے رومن رسم الخط کے الفابیٹ دے رہے ہیں۔ اس سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ لیچ نے براھوئی الف۔ب کیلئے کون سے رومن الف، ب مقرر کیا، کا پتہ چل جاتا ہے مثلاً۔

(a)

ا۔	a	جیسے	Arwat	اَروَت
ب۔	B,b	=	Burza	برزا
		=	Dhadbo	دھڑبو
بھ۔		=	---	---
پ۔	p	=	pat	پاٹ
پھ۔	ph	=	phulo	پُھلو
ت۔	T,t	=	Tanab	تناب
تھ۔	th	=	Math	مَتھ

دےٹک	Detik	=	t	ٹ۔
....	....	جیسے		ٹھ۔
....	...	=	s	ث۔
جوڑ	jod .	=	J,j	ج۔
....	...	=	jh	جھ۔
چلو	chalav	=	ch	چ۔
....	....	=		چھ۔
ہردے	Hardey	=	h	ح۔
خل	khall	=	kh	خ۔
دے	dey	=	D,d	د۔
گدھ	Gudh	=	dh	دھ۔
بڈکیس	Bad kes	=		ڈ۔
...	....	=		ڈھ۔
...	....	=	z	ذ۔
راست	Rast	=	R,r	ر۔
...	....	=		رھ۔
خڑ	Khad	=	d	ڑ۔
ویڑھکر	wedhkar	=	dh	ڑھ۔

Urdu word	Example		Sound	Letter
زغم	Zaghm	=	z,s	ز۔
باز	Bas			
ہژدہ	hazdha	=	z	ژ۔
سیخا	sekha	=	s	س۔
شال	shal	=	sh	ش۔
قوص	kus	=	s	ص۔
صوف	suf			
	....	=	z	ض۔
طوق	touk	=	T,t	ط۔
	....	=	z	ظ۔
شروع	shuru	=	a,u	ع۔
نرغونچ	narghoonch	=	gh	غ۔
شفتالو	shaftalu	=	F,f	ف۔
چہ وقت	chiwakt	=	k	ق۔
ککڑ	kukud	=	k	ک۔
جکھ	jakha	=	kh	کھ۔
گڑا	guda	=	g	گ۔
لما	lumma	=	L.ll	ل۔
موڷ	molt	=	Lh,Lt	ڷ۔

...	...	=	lh	لھ۔
مستی	musti	=	M,m	م۔
...	...	...	....	مھ۔
نوک	nok	جیسے	N,n	ن۔
	....	=	....	نھ۔
بوٹو	Bootav	=	o,v,w	و۔
شورہ	shorah	=		
گون	gwan	=		
ہردے	harde	=	h	ہ۔
تاویز	tawiz	=	y,i	ی۔
خیال	khyal	=		
پادینک	padink	=	i,e	ے۔

(B) براہوئی حروف علت (مصوتے)

ہلمہ	Halma	a	اَ
لنگار	Langar	a	آ
اسپیدار	ispedar	I,i	اِ
ایلم	Eulum	Eu	ای
گُلم	Gulum	u	اُ
توت	Tut	u	اوَ

اِی	e	Chatebo چٹیبو
ای	e	Kheri خیری
او	wa	Khwash خوش
اَو	ou	Touk,pishkou طوق۔پیشکوَ

(c) حروف، جاری، آ۔ بمعنی۔ پر، کی جگہ، یا، کا استعمال

براہوئی زبان کے ماسوائے جہلاوانی محاورہ(Jhalawani Dailect) کے دوسرے محاورے میں ''آ'' حروف جر کا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے کنے آ۔ مجھ پر، میزآ ،میز پر، ڈلیچ نے جتنے بھی الفاظ لکھے ہیں ان کو عام حالت(Oblique case) میں لکھتے وقت یا حروف، جر، استعمال کیا ہے جو جہلاوانی محاورہ کی مثالیں ہیں۔ مثلاً۔

ہُلی یا۔ گھوڑے پر

کنے یا، مجھ پر

(d) حروف جر''آن'' بمعنی، ''سے'' کی جگہ ''یان'' کا استعمال۔

ڈلیچ کے ''آن'' کی جگہ ''یان'' کا استعمال بھی جہلاوانی محاورہ کی مثال ہے۔ مثلاً۔

عام محاورے		جہلاوانی محاورہ	
تینے آن	خود سے	تینے یانْ	خود سے
میرتے آن	میروں سے	میرتے یان	میروں سے

(e) حروف اضافت واحد ''نا'' بمعنی ''کا'' کی جگہ ''نے'' کا استعمال۔

(ا) لسانیات کے مطابق Dailect کو محاورہ اور Accent کو ''لہجہ'' کہا جاتا ہے۔

براہوئی زبان کے سراوانی محاورہ میں ''نا'' کو ''نے'' میں تبدیل کیا جاتا ہے۔اور قلاتی محاورہ میں بھی یہ عمل دُھرایا جاتا ہے۔مثلاً

عام محاورے		سراوانی اور قلاتی محاورے	
ایلمک نا	آپ کے بھائی	ایلمک نے	آپ کے بھائی

ہمرانا۔آپ کے دوست،یار ہمراہ نے۔آپ کے دوست،یار

(f) ضمیر واحد غائب ''او'' بمعنی ''وہ'' کی جاگہ ''اوڈ'' کا استعمال۔

آج سے ڈیڑھ سو برس ضمیر واحد غائب کیلئے ''اوڈ'' کا استعمال کیا جاتا تھا۔لیکن موجودہ دور میں ''اوڈ'' کا ''ڈ'' متروک ہو کر ''او'' بنا ہے۔کہیں کہیں براہوئی بولنے والے ''اوڈ'' بھی بولتے ہیں۔

(g) ضمیر اشارہ واحد ''دا'' بمعنی۔ ''یہ'' کیلئے ''داڈ'' کا استعمال

اب براہوئی زبان کے سارے محاوروں میں ''داڈ'' بمعنی ''یہ'' استعمال کیا جاتا ہے ''داڈ'' اب متروک ہو گیا ہے۔

(h) فعل ''ایتنگ'' بمعنی، دینا کی جگہ ''ییتنگ'' کا استعمال۔

لیچ نے غلطی سے ''ایتنگ'' کے پہلے ''الف'' کو ''ی'' میں تبدیل کیا ہے۔

براہوئی زبان کے سارے محاروں میں ''ایتنگ'' یا ''ہیتنگ'' بولا جاتا ہے۔یعنی۔ا،اور،ہ۔آپس میں بدل جاتے ہیں لیکن ''ی'' کہیں بھی بولا نہیں جاتا۔

(i) براہوئی زبان کے رخشانی یا نوشکوی محاورہ میں ہر لفظ کے آخری مصمتے کو غیر متحرک بنایا جاتا ہے۔لیچ نے ایسے بہت سے الفاظ دیئے ہیں۔

جو رخشانی یا نوشکوی محاورہ کی مثالیں ہیں۔مثلاً

عام محاورہ		نوشکوی، یارخشانی محاورہ
سَلہِ	رک جا	سَل
بَش مہ	کھڑے ہوجا، اُٹھو	بش مہ
تاتہ	چچی	تات
خواجہ	جناب	خواج
سِلَّہ	دھوؤ	سِل
ذائیفہ	عورت، بیوی	ذائیف
باوہ	باپ	باوّ

(j)رخشانی محاورہ میں الفاظ کے آخری مصمتے کے مصوتہ کوطویل کیا جاتا ہے۔ پلیچ نے کچھ ایسے الفاظ دیئے ہیں جو رخشانی محاورہ کی مثالیں ہیں مثلاً۔

عام محاورہ		رخشانی یا نوشکوی محاورہ
لُمہ	ماں	لُمَا
کَتہ	کرو	کَتا

(k)فعل، ایتنگ، بمعنی، ''دینا'' کے ''الف'' کی جگہ ''وٗ'' کا استعمال۔

براہوئی زبان کے کسی بھی محاورے میں اب ،ویتنگ بولا نہیں جاتا،لیکن ،اوے، جھلاوانی محاورہ میں،نفی، کے مفہوم میں بولا جاتا ہے۔

ایتے آن	اُن میں سے	ویتے آن
ایتے،	اُن کو	ویتے

لیچ کے گرامر کا تنقیدی جائزہ۔

لیچ کے گرامر کا مطالعہ کرنے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے براہوئی الفاظ اور جملوں کو صحیح نمونے میں لکھتے وقت محتاط رویہ اختیار نہیں کیا ہے۔اس لئے اس گرامر میں براہوئی زبان کے جملے اور الفاظ غلط تحریری صورت میں ملتے ہیں۔ہم یہاں لیچ کے اہم غلطیوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ایک وہ براہوئی الفاظ جن کے معنی غلط دیئے ہیں۔اور دوسرے براہوئی کے وہ الفاظ جو غلط تحریر کیئے ہیں۔

(a) وہ الفاظ جن کے معنی غلط دیئے گئے ہیں۔مثلاً۔

الفاظ	صحیح معنی	لیچ کے دیئے ہوئے معنی
مُستی	آگے	قریب
مُخڑک	قریب	دوسرے طرف
ہنڈُن	ایسے،ایسا	ہاں
قُوص	قمیص	کوٹ
خیری	اونی چادر	ناڑہ،کمر بند
با	منہ	ہونٹ
خَرین	کڑوا	ترش
ٹُرند	تیز طبیعت	ترش (زیادہ نمک والا سالن)
سُم	گولی	تیر

گمنڈو	چھوٹا (لمبائی میں	خراب
گٹ	چارپائی	بسترہ
ڈغار	زمین	میدان
پاٹ	لکڑی	ڈنڈا
مولْث	دھواں	دودھ(milk)
گمنڈ	چھوٹا (لمبائی میں)	لمبا
مُرغُن	لمبا	چھوٹا
گُد	عورت کے سر کی چادر	کپڑے
تخ	رکھو	جگہ
ہلمہ کہ	دوڑو	بھاگ جانا
گلم کر	گھونٹ لے لو	چوسنا

(b) وہ الفاظ جو غلط تحریر کیئے گئے ہیں۔

صحیح الفاظ	معنی	پلیچ کے دیئے ہوئے الفاظ
ٖبن	سنو	ہِفی
ٖپدرغ	توڑدو	پرخ
سِلَّہ	دھوَ	لِل
ہُورغ	روَ	ہاغ
بَش مَبو	اٹھو (جمع)	بش مُو
گُد	عورت کے سر کی چادر	قدھ

نُت	آٹا	نُتھ
دُروغ	جھوٹ	دَرَغ
بَش مَرک	اٹھو	بتھ مرک
کاٹُم	سر	کاٹمب
صندل	میز	صندبے
تہٹی	اندر	فہٹی
ہرانگ	جدھر	ہرانک
دُراخ اُس	اچھے ہیں	دُرَخس
دمدرینگتوٹ	نہیں تھکا	دم دتدوٹ
اینو	آج	اَمُو
نَت	پیر	نتھ
خولُم	گندم	خُولم

پلیچ کے براہوئی گرام میں ان اہم غلطیوں کو دیکھتے ہوئے ایم بی، ایمینیو اپنی رائے یوں پیش کرتے ہیں،

the quality of the meterial is not high,

and the quantity is fairly small.(1)

M.B.Esmeneau,bDravidian (دیکھیے صفہ نمبر 40 پر)

ترجمہ: ''مذکورہ بالا مقالے (لیچ کے گرامر) میں شامل مواد نہ تو کسی اونچے معیار کا ہے اور نہ ہی اس کی مقدار کوئی زیادہ ہے۔''

iii۔ لیچ کے گرامر میں براہوئی لوک گیت اور لوک کہانیوں کا تحقیقی مطالعہ اور تجزیہ

لیچ نے براہوئی گرامر کے آخر میں دو لوک گیت اور دو لوک کہانیاں شامل کیں ہیں ۔ہم یہاں ذیل میں ہر ایک پر مختصراً تحقیقی نگاہ ڈالتے ہیں۔

(a)۔ پہلا لوک گیت

لیچ نے براہوئی گرائمر میں جو پہلا ''لوک گیت'' دیا ہے وہ یہ ہے۔

گُوری مَر یوأُومارأُولَعل (1) اے کمسن لعل ناب صدقے تیرے

(بقیہ) Dravidian Comparative grammer"Berkely University of California press,1962,P.2.

(۱) اس براہوئی لوک گیت کا ترجمہ ہم نے ڈاکٹر عبدالرحمان براہوئی کا کیاہوا ہے۔ لیچ نے اس کا ترجمہ "He, I will move as a cencer round thee, my precious little ruby" یعنی ''نوجوان! میں تمہارے چاروں طرف احاطہ بنادوں گا اور میرے چھوٹے سے قیمتی یاقوت!'' کیا ہے۔

نیتو بریوہ اُوچُنکا جُوان (۱) اے نوخیز آوَں ساتھ تیرے
پاس بفیسہ اوُچُنکا وَرنا (۲) وعدہ دینا لیکن وفا نہیں اے نوخیز ناب
تمیں تفیس اوُچُنکا وَرنا (۳) وعدہ دینا لیکن وفا نہیں اے نوخیز جوان
بامباءِ سَلپ اُوگُل ءِ لالہ (۴) بالا بام ایستادہ نہ ہو گل لالہ

(۱) لیچ نے اس کا ترجمہ "She, I will come with thee,oh fair and loved youth" یعنی لڑکی: ''میں تمہارے ساتھ چلوں گی او پیارے اور خوبرو جوان!'' کیا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کا ترجمہ: "You say yes , but perhaps you won't come, my precious little ruby" یعنی ''نوجوان! تم یہاں تو کہتی ہو مگر آوَ گی نہیں او میرے چھوٹے سے قیمتی یاقوت!، کیا ہے۔

(۳) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی نے ''تیسہ ،تفیسہ یعنی'' دو گے یا نہیں دو گے کے الفاظ کو حذف کر کے انکی جگہ (بریسہ یا بفیسہ) یعنی آوَ گی یا نہیں آوَ گی کے الفاظ درج کیئے ہیں۔ لیچ نے اس کا ترجمہ "He, now you will give, now you won't give, oh beautifull young maid." یعنی ''نوجوان! اب تم دوگی، اب تم نہیں دوگی، او خوبصورت نوجوان دوشیزہ'' کیا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کا ترجمہ "Don't stand on the terace ,my brightulip." یعنی ''ڈھلاں پر مت کھڑی ہو میری لالہ'' کیا ہے۔

رندی خنوءِ نے اوچُنکا ورنا (۱) اے نوخیز جوان کتنی تمہیں دیکھ لے گی

تینا کروءِ نے اوگلءِ سوسن (۲) سوسن تجھے ہتیھا لے گی

بہت سے براہوئی ادیبوں نے اس لوک گیت کا اردو ترجمہ کیا ہے، مگر باقاعدہ اردو ترجمہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی نے اپنی کتاب ''براہوئی زبان وَادب کی مختصر تاریخ'' میں کیا۔ (۳) دوسری بار بھی اس کا اردو ترجمہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی نے ہی کیا، جو ''براہوئی لوک گیت'' کتاب میں شائع ہوئی۔ اور اس کا نام ''مار و لعل'' رکھا۔ (۴) ہم نے متن میں ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی کا، براہوئی لوک گیت بمعہ اردو ترجمہ دیا ہے۔ کیونکہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی نے اس لوک گیت میں اور کچھ بولوں کا اضافہ (جو اسے بعد میں جستجو کر کے ملے) دیا ہے، جس سے یہ لوگ گیت مکمل ہے۔

---

(۱) لیچ نے اس کا ترجمہ "The old bawd will see you, oh!beautiful ,young maid" یعنی ''وہ بڑھیا تمہیں لے گی اونوجوان دوشیزہ'' کیا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کا ترجمہ: "She will make you hers, lovely lily" یعنی اور پھر تمہیں وہ بنائے اور اپاری سوسن، کیا ہے۔

(۳) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی ''براہوئی زبان وَادب کی مختصر تاریخ'' لاہور، مرکزی اردو بورڈ، 1992، ص، 177

(۴) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی، ''براہوئی لوک گیت'' (اردو ترجمہ کے ساتھ) کوئٹہ، زمرد پبلی کیشنز، 1995، ص، 95-84۔

اس کے برعکس لیچ نے اس کے کچھ بند دیئے ہیں اور وہ نامکمل ہے۔ جسے ہم یہاں مقدمہ میں پڑھنے والوں کیلئے پیش کرتے ہیں۔

(b) دوسرا لوک گیت

لیچ نے اس گرامر میں جو دوسرا لوک گیت دیا ہے، وہ یہ ہے۔ اوز یبو ننے دیرا یتے

(۱) اے حسینہ ہمیں پانی پلا دے

نادِیک ہنینو ننے دِیر ہیتے (۲) تیرے ہاتھوں کا پانی شیریں ہے ہمیں پانی پلا دے

گودِی گِدان ناننے دیرا یتے (۳) گدان (خیمہ) کی ملکہ ہمیں پانی پلا دے

---

(۱) لیچ کے اصل الفاظ یہ ہیں ''اوز یبو ننے دیرا یتے'' (oh zabi nane dir yety) لیچ نے اسکا ترجمہ "oh zabu ! give me a little water" یعنی اوز یبو مجھے تھوڑا پانی تو دیں، کیا ہے

(۲) لیچ نے ''ا یتے'' کی جگہ ''ہیتیے'' لکھا ہے اور اس کا ترجمہ "water from those hands must be sweet" یعنی ''ان ہاتھوں کا پانی تو میٹھا ہوگا، کیا ہے

(۳) لیچ کے اصل بول یوں ہیں ''گودی گدانا ننے دیر ہیتے'' (Godi gidanna nane der yety) Give me a little water o mistress of (thy slave,s) house. give me a little water. یعنی ''مجھے تھوڑا سا پانی دو، اودوشیزہ اس گھر کی مجھے تھوڑا پانی تو دیں'' کیا ہے۔

نادیک پدینو ننے دیرایتے (۱) تیرے ہاتھوں کا پانی خنک ہے ہمیں پانی پلا دے

اس لوک گیت کا براہوئی کے بہت سے ادیبوں نے منثور و منظوم اردو ترجمہ کیا ہے۔ پہلی بار اس لوک گیت کا اردو ترجمہ عبدالرحمٰن کرد نے اپنے تحقیقی مقالے ''براہوئی ادب'' میں کیا۔ (۲) دوسری بار اس کا اردو ترجمہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی نے اپنی کتاب ''براہوئی زبان و ادب کی مختصر تاریخ'' میں کیا۔

(۳) تیسری بار اس کا اردو ترجمہ ڈاکٹر انعام الحق کوثر نے ''کوئٹہ قلات کے براہوئی'' میں جو دراصل the،

---

(۱) لیچ کے اصل الفاظ یہ ہیں ''نا دیک پھدینو ننے دیر ییتے'' (Nadik phudenu nane dir yety) لیچ نے اس کا ترجمہ "Water from those hands must be cool,give me a little water" یعنی ان ہاتھوں کا پانی تو ٹھنڈا ہوگا، مجھے تھوڑا سا پانی دے دیں، ہم نے ان چار بندوں کا اردو ترجمہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی کا ہی دیا ہے۔

(۲) عبدالرحمٰن کرد ''براہوئی ادب'' (مقالہ) ''ثقافت اور ادب وادی بولان میں'' کوئٹہ، بزم ثقافت، 1966، ص، 214

(۳) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی ''براہوئی زبان و ادب کی مختصر تاریخ'' حوالہ دیا گیا، ص، 178-177۔

"the Brahuis of Quetta Qalat region" کتاب کا اردو ترجمہ ہے، جسے انور رومان نے لکھا ہے (۱) چوتھی بار اس کا اردو ترجمہ بعنوان ''ننے دیر ایتے'' یعنی ''ہمیں پانی پلادے'' کے نام سے ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی نے اپنی کتاب ''براہوئی لوک گیت'' میں کیا۔ (۲) جو دراصل، براہوئی زبان میں لکھی ہوئی لوک گیتوں پر مشتمل ''گواڑخ'' کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔ (۳)

یہ بھی یاد رہے کہ لیچ نے اس لوک گیت کے چار بول دیئے ہیں، جو اوپر لکھ آئے ہیں۔ لیکن ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی نے بڑی جستجو اور کاوشوں کے بعد اس لوک گیت کے اور بول بھی دریافت کیۓ اور یوں اس لوک گیت کو مکمل کر کے ''گواڑخ'' نامی کتاب میں شامل کیا۔ ہم نے متن میں ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی کا ہی مکمل لوک گیت بمع اردو ترجمہ کے دیا ہے۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی نے لیچ کے چار بولوں کے

(۱) انور رومان ''کوئٹہ قلات کے براہوئی'' اردو ترجمہ، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، کوئٹہ، قلات پبلشرز 1987، ص، 80-79۔

(۲) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی ''براہوئی لوک گیت'' حوالہ دیا گیا ہے۔ ص، 98-97

(۳) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی ''گواڑخ'' (براہوئی)، کوئٹہ، براہوئی اکیڈمی پاکستان، 1968ء۔

متعلق تحریر کرتا ہے کہ

''آرلیچ نے 1838ء میں اس لوک گیت کے صرف
چار بول تحریر کئے ہیں۔اب چار بولوں کے علاوہ اس
گیت کے دوسرے بول بھی تحریر کئے جاتے ہیں جو
دستیاب شدہ ہیں۔(۱)

(C) پہلی لوک کہانی

لیچ نے براہوئی گرامر کے آخر میں دو لوک کہانیاں تحریر کیں ہیں۔ان میں سے پہلی ، جس کو بغیر عنوان کے تحریر کیا ہے ، وہ متن میں ''پہلی لوک کہانی'' کے سرے میں ''چار یار'' کے عنوان کے تحت شامل ہے۔

پہلی بار اس لوک کہانی کا اُردو ترجمہ انور رومان نے ''جگ بیتی'' کے نام سے کیا، جو روزنامہ امروز کے دہ سالہ نمبر ،مارچ 1958ء میں 113-تا118 تک شائع ہوا۔(۲) دوسری بار بھی اسی مترجم نے اس کہانی کو تمثیلی انداز میں اسی عنوان کے تحت ترجمہ کر کے اپنی کتاب

---

(۱) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی ''براہوئی لوک گیت'' حوالہ دیا گیا ہے۔ص،۹۷

(۲) ڈاکٹر انعام الحق کوثر ''براہوئی سے اردو تراجم'' (توضیحی کتابیات) اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان،۱۹۸۶ء،ص،۳۸۔

''براہوئی کی لوک کہانیاں''میں شامل کیا۔(۱) تیسری بار اس کہانی کو براہوئی زبان کے نامور اسکالر ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی نے آزاد اردو ترجمہ کر کے ''چار دوست'' کے عنوان سے اپنی کتاب ''بروہی لوک کہانیاں''میں شامل کیا۔(۲) چوتھی بار بھی ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی نے اس کا مختصراً اردو ترجمہ کر کے اپنی کتاب ''براہوئی زبان وادب کی مختصر تاریخ''میں شامل کیا۔(۳) پانچویں بار ڈاکٹر انعام الحق کوثر نے ''کوئٹہ قلات کے براہوئی'' کتاب کا اردو ترجمہ کر کے کیا جو در اصل انور رومان کی لکھی ہوئی کتاب "The Brahuis of Quetta Qalat Region" کا اردو ترجمہ ہے۔(۴) براہوئی زبان کے نامور اسکالر، محقق اور ماہر لسانیات ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی نے اپنے ایک تحقیقی مقالہ میں یہ انکشاف کیا ہے کہ اس کہانی کو عوام نے اتنا خوش رکھا کہ

---

(۱) انور رومان ''بروہی کی لوک کہانیاں'' مستونگ، قلات پریس ۱۹۶۵ء ص، ۱ تا ۲۰

(۲) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی ''براہوئی لوک کہانیاں'' اسلام آباد، لوک ورثہ کا قومی ادارہ، ۱۹۷۸ء ص، ۱۴۳- تا ۱۴۶

(۳) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی ''براہوئی زبان وادب کی مختصر تاریخ'' حوالہ دیا گیا ہے۔ص، ۱۷۹-۱۷۸

(۴) انور رومان ''کوئٹہ قلات کے براہوئی'' حوالہ دیا گیا ہے۔ص، ۶۹-۷۰۔

اس کہانی پر اردو فلم بنائی گئی ۔(۱) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی نے یہ نہیں لکھا کہ کون سی فلم اور کب ریلیز ہوئی تھی۔

(d) دوسری لوک کہانی

لیچ نے اس دوسری براہوئی لوک کہانی کا کوئی نام نہیں رکھا ہے۔ پہلی بار انور رومان نے اس کا اردو ترجم کر کے ''انتقام'' کے نام سے روزنامہ امروز لاہور کے استقلال نمبر 1958 میں شائع کیا۔(۳) دوسری بار بھی اسی مترجم نے اس کا اردو ترجمہ ''انتقام'' کے نام سے ترجمہ کر کے اسے تمثیلی انداز میں اپنی کتاب ''بروہی کی لوک کہانیاں'' میں شائع کیا۔(۴) تیسری بار ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی نے اس کا اردو ترجمہ ملا منصور کے نام سے کر کے اسے اپنی کتاب براہوئی لوک کہانی میں شامل کیا۔

---

(۱) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی ''براہوئی زبان کا پہلا گرائمر''(مقالہ براہوئی) ، ''توشہ'' کوئٹہ، براہوئی اکیڈمی، ۱۹۸۷۔

(۲) راقم الحروف نے ۱۸ دسمبر ۲۰۰۰ء کو بروز پیر ڈاکٹر براہوئی سے ٹیلیفون پر بات چیت کی، اس نے کہا کہ اس کہانی پر فلم بنی تھی ،مگر فلم کا نام یاد نہیں ہے۔

(۳) ڈاکٹر انعام الحق کوثر ''براہوئی سے اردو تراجم'' حوالہ دیا گیا ہے۔ض، ۳۸۔

(۴) انور رومان ''بروہی کی لوک کہانیاں'' حوالہ دیا گیا ہے۔ص، ۲۱۔۴۶

کہانیاں'' میں شامل کیا۔(۱) چوتھی بار اس لوک کہانی کو ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی نے بغیر کسی عنوان کے بہت مختصراً تحریر کر کے اسے اپنی کتاب ''براہوئی زبان وادب کی مختصر تاریخ'' میں شامل کیا۔(۲) پانچویں بار ڈاکٹر انعام الحق کوثر نے ''کوئٹہ قلات کے براہوئی'' مین اردو ترجمہ کر کے بغیر کسی عنوان کے شامل کیا۔ جو دراصل انور رومان کی کتاب "The Brahuis of Quetta Qalat region" کا اردو ترجمہ ہے۔(۳)

---

(۱) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی ''براہوئی لوک کہانیاں'' حوالہ دیا گیا ہے ۔ص ۱۸۹۔۱۹۳ آخری حصہ حذف کیا ہے۔

(۲) ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی ''براہوئی زبان وادب کی مختصر تاریخ'' حوالہ دیا گیا ہے ۔ص ۱۷۹،۔

(۳) انور رومان ''کوئٹہ قلات کے براہوئی'' حوالہ دیا گیا ہے۔ص ۷۰۔۱۷۔

براہوئی گرائمر

لیفٹننٹ آر لیچ

ترجمہ

غلام مصطفیٰ سولنگی
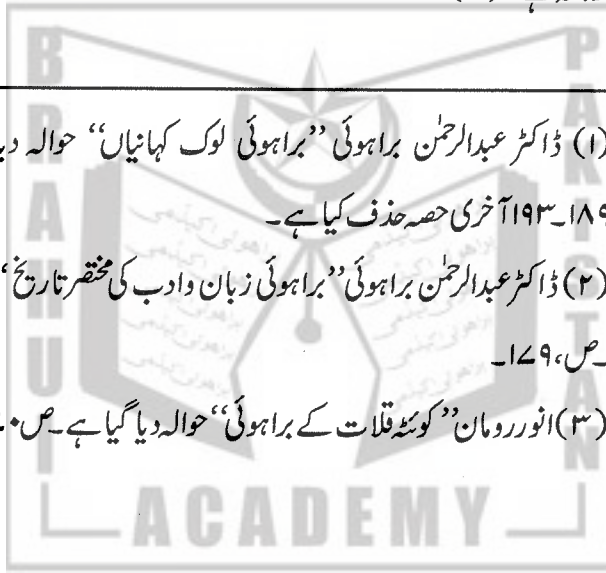
حاشیہ وحوالہ:۔

نذیر احمد شاکر براہوئی

براہوئی زبان ساری قلات ریاست (Khanship Qalat) میں بولی جاتی ہے ۔ جس کی حدود ہڑند (Harrand)(۲) شال (Shall)(۳) کوکک (Kokak)(۴) کیچ (kech)(۵) اور گرم سیل (Garam sel) ضلع سے ملتی ہیں ۔ اس زبان کی خط (Handwritng) اورحروف تہجی فارسی ہے۔ ماسوائے دوحروف کے یعنی ل (L) جوکہ دیو ناگری (Devnagri) کے حروف 0 0 سے قریب ہے۔ اور دوسرا حروف ت (t) ہے جس کا منہ سے زوردار سانس کے اخراج کے ذریعے تلفظ نکالا جاتا ہے ۔ براہوئی لوگوں کا دعوئ ہے کہ ان کا اصل وطن حلب (Aleppo)

---

(۱) مصنف نے ،خلات، (Khalat) لفظ استعمال کیا ہے ۔ جو دراصل قلات (Qalat) ہے۔

(۲) مصنف نے ''ہرند'' (Harrand) لفظ استعمال کیا ہے۔ ہم نے اس کی جگہ، ہڑند (Harrand) لفظ استعمال کیا ہیے ۔ ہڑند علاقہ، بلوچستان کے شمال مشرقی سرحد سے متصل علاقہ کو کہتے ہیں۔

(۳) ''شال'' (Shall) کواب ،کوئٹہ، (Quetta) کہتے ہیں۔

(۴) گرم سیل (افغانستان میں) ایک علاقہ ہے۔

(۵) موجودہ بلوچستان میں مکران ڈویژن کا ایک ضلع جو ،کیچ، کے نام سے ہی مشہور ہے۔

(٦) اب افغانستان کے جغرافیائی حدود میں واقع ہے۔

Halab ہے۔ جہاں سے وہ اپنے سردار قمبر کے ساتھ قریباً بیس، پینتیس، پشتیں قبل بلوچستان میں ہجرت کر کے آئے تھے۔ یہ وہ قمبر (Kamber) ہیں جس کے نام کے پیچھے قمبرانی قبیلہ (Kambranees) بنایا گیا تھا۔ یہی وہ قبیلہ ہے جو قلات ریاست پر حکمرانی کرتا چلا آرہا ہے۔

حروف تہجی (Alphabet)

حروف کو رومن بنانے کیلئے جو طریقہ رائج کیا گیا تھا وہ اب تک چلا آرہا ہے۔ اس طریقہ کے مطابق حروف علت (Vowels) اطالوی (Italian) تلفظ دینا مقصود تھا۔ ناگری (Nagari) حروف تہجی صحیح (Consonents) کے ساتھ براہوئی زبان عربی (Arabic) کے ''خ'' اور ''غ'' کا بھی استعمال کرتی ہے اور اس طرح ''ل'' (L) بھی بعض اوقات فرانسیسی (Franch) نون (Non) کے آخری ن (n)، یا سنسکرت (Sanskrit) اَنُسوَرَ (Anuswara) کی طرح تلفظ کیا جاتا ہے۔ معکوسی حروف (Cerebrels) کو نیچے نشان (.)(dat) دیکر ظاہر کیا ہے۔

جنس (Gender)

براہوئی زبان میں جنس کے اظہار کی کوئی حد نہیں، لیکن ایک علحٰدہ تلفظ ''نَرِ نگا'' جنس مذکر کے اور ''مادہ غا'' جنس مؤنث کے آخر میں لاحقہ کے طور

پر لگایا جاتا ہے۔مثال کے طور پر ''نرِ نگا چک'' ایک نر پرندہ اور'' مادہ غا چک'' ایک مادہ پرندہ۔ یہ لاحقے خاص طور پر کسی چیز کو بیان کرنے میں استعمال ہوتے ہیں۔ یہ چیز پہلے سے بیان نہیں ہوتی بلکہ عام جنس (Commongender) میں ہوتی ہے۔

اسم کا گردان (Declension of noun)

میں لفظ حالت کو بیان کرنے کی معنی کے طور پر بھی استعمال کر سکتا ہوں، اس کی اجازت ہرگز نہیں دی جا سکتی کہ الفاظ، ''ہلی نا''، گھوڑے کا، کو لفظ ''ہلی'' کی حالت یا بیان کے طور پر لیا جائے، لیکن میں ایک یا دو سکوں (Pence) کو ایک شِلنگ (Shiling) کی حالت یا بیان ہونے پر غور کر سکتا ہوں۔ اس طرح میرے خیال میں انگریزی میں صرف ایک ہی حالت ہے جو کہ اصلی ہے۔ جبکہ ہندوستانی (Hindustani) میں دو ہیں۔ جیسے، گھوڑا، جو کہ اصلی اور حالت فاعلی (Nominative) ہے اور، گھوڑے، گردانی حالت جو کہ حروف جار (Post Position) کے اضافے کیلئے بنائی گئی ہے۔

☆ ہمارے خیال میں مصنف نے نحوی حالت کے نقطہ نظر کو گردان سے غلط ملط کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہ اسباب جن میں اسم دوسری اشیاء کے ساتھ رکھا جاتا ہے، چاہے وہ نمائندہ ہو، ذریعہ ہو، مفعول ہو، اضافی حالت ہو سلب کیا ہوا ہو۔ اصولی طور پر حروف جار (سابقہ) (Preposition) (بقیہ صفحہ ۵ پر)

براہوئی زبان میں اسماء کی صرف ایک ہی حالت ہے، جوکہ اصلی اور فاعلی ہے، جیسا کہ، ''ہُلی''، یعنی ایک گھوڑا۔

براہوئی میں کوئی مرکب خیال (Compound idea) یا اظہار یہ ایک اسم کو دوسرے اسم سے ملاکر درج ذیل طریقوں سے بنایا جاتا ہے۔

''ہونا'' کوظاہر کرنے کیلئے ''نا'' کودوالفاظ کے درمیان لایا جاتا ہے۔ جیسا کہ ''ہُلی نا گُرہ''، یعنی گھوڑے کا بچہ، علیحدگی کیلئے ''آن'' کا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ''ایتے آن اَسٹ'' (۱) یعنی اُن میں سے ایک، اور، ہُلی آن دتر، یعنی گھوڑے سے خون نکالنا، اور استٹ دعا۔ عطیہ دینے کیلئے ، نے ، یا، اے، کا اضافہ کیا جاتا ہے، جیسا کہ ''دادے ایتے'' (۲) یعنی اس کو دیدو۔ اسم کو بنانے کیلئے ، ایتے، کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ زَغمینے ، یعنی

(صفحہ۴ کا بقیہ) اور حروف جار (Post position) کے ذریعے ظاہر کئے جاتے ہیں، جس طرح گردان (Inflection) میں ہوتا ہے۔ تاہم ہمیں یہ اختیار کسی طور پر بھی نہیں کہ ہم متن کو تبدیل کرسکیں (ایڈیٹر)

(۱) مصنف'' نے ویتے آن اسٹ'' لکھا ہے۔

(۲) مصنف نے ، دادے بیتہ ، لکھا ہے۔

تلوار سے،(۱) یہ زخم یعنی تلوار سے بنا، لٹینے یعنی لاٹھی سے، یہ ''لٹ'' لاٹھی سے بنا۔

اسم بنانے کیلیئے حالت کے سبب، آن، کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ''ٹپ آن'' یعنی زخم سے'' اس کی اصلی حالت ''ٹپ'' ہے یعنی زخم شامل کو ظاہر کرنے کیلیئے ''ٹی'' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ''شہر ٹی''(۲) یعنی ''شہر میں'' یہ ''شہر'' یعنی شہر سے بنا۔ جنگ ٹی کسکنے،، یعنی لڑائی میں مر گیا ہے۔ یہ جنگ ،لڑائی سے بنا۔

حالت کو بیان کرنے کیلیئے اسم کے ساتھ ''اُٹ'' کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ داکسرٹ دُز ارے۔(۳) یعنی اس راستے پر چور ہے۔ یہ ''کسر'' بھی راستہ سے بنا، یہ روڈ کے بارے میں مجموعی طور پر کہا گیا ہے یا ''اِی'' کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ جیسا کہ ''کسراءِ پیرواَرغ سے'' یعنی راستے پر بوڑھا آدمی ہے۔

---

(۱) مصنف نے یہاں براہوئی زبان کے جھلاوانی محاورہ (Dailact) کو ملحوظ خاطر رکھا ہے اور اسی سے مثالیں دی ہیں۔

(۲) مصنف نے یہاں ''شر'' لفظ لکھا ہے، جو کہ اصل میں ''شہر'' یعنی گاؤں قصبہ یا شہر کی معنی میں بولا جاتا ہے اور استعمال ہوتا ہے۔

(۳) مصنف نے ''لُز'' لفظ استعمال کیا ہے، جو کہ غلط ہے ہم نے اس کی جگہ ''دُز'' تحریر کیا ہے۔

پہنچ (Approach) یا طرف (Direction) کو بیان کرنے کیلئے اسم میں ''آئے'' کا اضافہ کیا جاتا ہے، جیسا کہ ای حیدر آباد آءِ کاوہ یعنی میں حیدر آباد جاؤں گا۔☆

☆ان کو کوئی سا بھی نام دیا جائے مگر براہوئی کے گردان (Inflectoin) نہایت جدید زبانوں کے گردانوں کے مقابل سنسکرت سے زیادہ قریب ہیں۔ یہ دعویٰ براہوئی قبیلے کے (Aleppo) ہونے کی اصلیت کے بالکل برعکس ہے۔ درج میں موازنہ کرتے ہیں۔

سنسکرت براہوئی

حالت فاعلی = سنسکرت۔اہ، فارسی۔آہ سنسکرت آفارسی آ

حالت اوزاری = اینہ آئیے

حالت مفعولی = آیہ (اسم ان اسے نے) نی (ٹکی نے سے ٹکی)

حالت جری = آٹ (آن اوارے کے آن اور آٹ طور پر قابل تبدیلی

حالت اضافی = نہ (اسم اِن اِ کیلئے) نا بطور ٹکی، ٹکی نا

حالت مکانی = اے ایا تھ آٹ، ٹی

مفعول (Accusative) یا دوسری حالت (second case) بہت خالی خالی معلوم ہوتے ہیں اور مفعول (objective) کو مفعول ثانی (Dative) کی مدد بھی حاصل ہے۔ عدد جمع کو بآسانی سمجھا یا نہیں جا سکتا جب تک تھ، کو، ت،، میں تبدیل نہ کیا جائے۔ (ایڈیٹر)

بالائی حالت بیان کرنے کیلیئے ،آ، کا اضافہ کیا جاتا ہے جیسا کہ ہُلی

آ،گھوڑے پر،اور کٹ آتخک ، چار پائی پر رکھو۔(۱)

رفاقت کیلیئے ضمیروں کی گردانی حالت میں ،تو، کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ، نے

تو بفرہ، میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا۔

نی ،یعنی تمہارے، سے بنا ہے۔

عدد(Number)

کچھ ایسے بھی الفاظ ہیں جو دونوں اعداد میں ایک ہی جیسے رہتے ہیں، یا تو فعل یا پھر صفت کا مقدار ہی ان الفاظ کے دونوں اعداد میں کسی ایک سے تعلق کی نشاندہی کرتے ہیں مثال کے طور لفظ ہُلی ، براہوئی میں ''گھوڑے'' کیلیئے استعمال کیا جاتا ہے اور بہت زیادہ گھوڑوں کیلیئے صفت(adjective) استعمال کیا جاتا ہے۔ مثلاً بھاز ہُلی ،یعنی

---

(۱) مصنف نے ''تخخ'' لکھا ہے ہم نے اس کی جگہ تخک لفظ تحریر کیا ہے۔ مصنف نے اس براہوئی جملے کی معنی''Put on the bed'' یعنی بستر پر رکھو، کیا ہے۔ لیکن ہم نے اس کی معنی ''چار پائی پر رکھو'' کیا ہے۔ کیونکہ براہوئی جملے میں ''کٹ'' یعنی چار پائی لفظ استعمال کیا ہوا ہے جس کو انگریزی میں ''Cat'' کہتے ہیں۔

بہت سارے گھوڑے یا پھر فعل (verb) شِنزِ شِنزِنگ یعنی ہنہنا نا (۱) ہلی شنز شنزفرہ۔

لیکن قدیم مسلمہ طریقہ استعمال کی تعمیل کرتے ہوئے اور جیسا کہ لفظ ہُلی، گھوڑا کو بعض حضرات جمع بتایا ہے۔ میں اس لفظ کی مختلف حالات بیان کرتا ہوں۔

واحد (Singular)

حالت فاعلی	Nominative	ہُلی	گھوڑا
حالت اضافی	Ginitive	ہُلی نا	گھوڑے کا
حالت مفعولی	Accusative	ہُلی نے (۲)	گھوڑے سے
حالت مفعول	Dative		
حالت جری	Ablative	ہُلی آن	گھوڑے سے

---

(۱) مصنف نے گھوڑوں کی آواز کیلئے براہوئی میں ''توار کیرہ'' کے الفاظ تحریر کیئے ہیں۔ جو غلط ہے۔ کیونکہ گھوڑے ''توار کیرہ'' نہیں بلکہ ''شنز شنز یفرہ'' یعنی ہنہنا تے ہیں۔ اس لئے ہم نے متن میں ''ہنہنانا'' کے الفاظ تحریر کیئے ہیں۔

(۲) یہ جملہ براہوئی زبان کے جھلاوانی محاورہ کی مثال ہے۔ لیکن عام طور پر یا (Standard dailect) میں ''ءِ'' بولا جاتا ہے۔ جیسے ہُلی ءِ، یعنی گھوڑے کو۔

جمع Plural

حالت فاعلی	Nominative	ہلیک	گھوڑے
حالت اضافی	Ginitive	ہلی تا	گھوڑوں کا
حالت مفعولی	Accusative	ہلی تے	گھوڑوں کو
حالت مفعول ثانی	Dative		
حالت جری	Ablative	ہلی تے آن	گھوڑوں سے

(مرکب اسم کا گردان)

(Declension of a Compound Noun)

شَرنگا نرینہ — اچھا آدمی

واحد **singular**

حالت فاعلی	شَرنگا نرینہ
حالت اضافی	شَرنگا نرینہ نا
حالت مفعولی	شَرنگا نرینہ ءِ
حالت جری	شَرنگا نرینہ غان

جمع **Plural**

حالت مفعولی	شَرنگا نرینہ غاک

حالت اضافی	شُرنگا نرینہ غاتا
حالت مفعولی	شُرنگا نرینہ غاتے
مفعول ثانی	
حالت جری	شُرنگا نرینہ غاتے آن

موازنہ Comparison

موازنہ کیلئے کوئی با قاعدہ لاحقے موجود نہیں، لیکن درج ذیل طریقہ سے درجات کی قوت Forces of the degrees کو بیان کیا جاتا ہے۔

داجوان ءِ	وہ اچھا ہے
داجوانو سیتے	وہ بہتر ہے
داکلان جوان ءِ	وہ سب سے بہتر ہے
داایڑان جوان ءِ	یہ اس سے بہتر ہے
داکل میرے آن دولتمند ءِ	یہ سارے میروں سے خوشحال ہے(ا)

ضمیر Pronouns

ضمیر متکلم کے متعلق of the first personal pronoun

(ا) مصنف نے م، میر، کی جمع، میت، کی ہے ہم نے مک، میرک، کیا ہے۔

Singular واحد

حالت فاعلی	ای	میں
حالت اضافی	کنا	میرا
حالت مفعول ثانی	کنے	مجھے
حالت جری	کنے آن	مجھ سے

Plural جمع

حالت فاعلی	نن	ہم
حالت اضافی	ننا	ہمارا
حالت مفعول ثانی۔	ننے	ہمیں
حالت جری	ننے آن	ہم سے

Second personal pronoun ضمیر حاضر

Singular واحد

حالت فاعلی	نی	تو
حالت اضافی	نا	تیرا
حالت مفعول ثانی۔	نے	تجھ کو
حالت جری	نے آن/، نیان	تجھ سے

جمع Plural

حالت فاعلی	نم	تم
حالت اضافی	نما	تمہارا
حالت مفعول ثانی ۔	نے	آپ کو
حالت جری	نے آن،نمیان	آپ سے

ضمیر حاضر Second personal pronoun

اسمائے اشارہ قریبی فعل Proximate-demonstrative verbal

دا یہ(۲)

واحد Singular

حالت فاعلی	دا	یہ
حالت اضافی	دانا	اس کا
حالت مفعول ثانی۔	دادے	اس کو
حالت جری	داڑان	اس سے

---

(۱) مصنف نے غلطی سے ،ضمیر حاضر،اسماءِ اشارہ قریب، کیلئے ضمیر غائب لکھا ہے۔ہم نے اس کی جگہ،ضمیر حاضر لکھا ہے۔

(۲) مصنف اپنی کتاب میں ہر جگہ،داد،یعنی اس کو،دا،یعنی ،یہ،کی معنی میں لکھا ہے ہم نے ترجمے میں ہر جگہ،داد،کو حذف کر کے،دا،درج کیا ہے۔

جمع **Plural**

حالت فاعلی	دافک	یہ
حالت اضافی	دافنا	ان کا
حالت مفعول ثانی۔	دافتے	ان کو
حالت جری	دافتے آن،دافتیان	ان سے

ضمیر غائب **Third personal pronoun**

اسمائے اشارہ دور Remote

اے وہ (ا)

واحد **singular**

حالت فاعلی	او	وہ
حالت اضافی	اونا	اُس کا
حالت مفعول ثانی۔	اودے	اس کو
حالت جری	اوڑان	اس سے

جمع **Plural**

حالت فاعلی	اوفک	وہ

(ا) مصنف نے یہاں،،اود،یعنی اس کو لکھا ہے جو دراصل،او،بمعنی،وہ،ہے۔

حالت اضافی۔	اوفتا	ان کا
حالت مفعول ثانی	اوفتے	ان کو
حالت جری	اوفتے آن، اوفتیان	اُن سے

ضمیر غائب Third personal pronoun

اسمائے اشارہ دور remote

اے وہ (ا)

واحد singular

حالت فاعلی	اے	وہ
حالت اضافی	اینا	اس کا
حالت مفعولی	ایدے	اس کو
حالت مفعول ثانی		
حالت جری	ایڑان	اس سے

جمع plural

حالت فاعلی	ایفک	وہ

(ا) مصنف نے یہاں ، اید، یعنی ان کو لکھا ہے۔ جو دراصل ،، اے ،، وہ ہے۔

حالت اضافی	ایفتا	ان کا
حالت مفعولی	ایفتے	ان کو
حالت مفعول ثانی		

ضمیر مشترک، اسم اشارہ ضمیر Reciprocal pronoun

تینٹ خود

واحد singular

حالت فاعلی	تینٹ	خود	
حالت اضافی	تینا	خود کا، اپنا	
حالت مفعول ثانی۔	تینے	خود کو	
حالت جری	تینے آن، تینیان	تین پہ تین	آپس میں (۱)

جمع Plural

ایضاً ایضاً

---

(۱) مصنف نے براہوئی کے ،تین پہ تین، کا ترجمہ among them selves یعنی ،ان کے درمیان، کیا ہے اور اردو کا ،آپس میں، کے الفاظ درج کئے ہیں۔ ہم نے ،ان کے درمیان، کے ترجمہ کو صحیح نہیں سمجھا اس لئے ہم نے ، آپس میں، جو صحیح سمجھ کر درج کیا ہے۔

ضمیر استفہام interrogative pronoun

واحد singular

حالت فاعلی	دیر	کون؟
حالت اضافی	دِنا	کس کا؟
حالت مفعول ثانی۔	دیرے، دیرءِ	کس کو؟
حالت جری	دیران	کس سے؟

(ا) لیچ نے انگریزی میں interrogative to animate beings لکھا ہے لیکن ہم نے اس کی جگہ ضمیر استفہام intrrogative pronoun لکھا ہے۔ اور دیر (کون) کے بارے میں ڈینس برے تحریر کرتا ہے،، حروف استفہام یہ ہیں، دیر (کون) انت (کیا) اَرا (کونسا) ان میں سے، دیر، صرف آدمی کیلئے مستعمل ہے،، انت ،، غیر حاضر اشیاء کیلئے ،جبکہ ،اَرا،، دونوں کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

دیر (کون) جو کہ اسم ذات کے طور پر استعمال ہوتا ہے عدد واحد کی طرف جھکاؤ رکھتا ہے اور دونوں اعداد میں استعمال کیا جاتا ہے۔ دیکھئے D,Bray, '' The Brahui Language ''Quetta Brahui Academy reprint 1997.p.68

جمع plural

حالت فاعلی	ایضاً		
حالت اضافی	ایضاً		
حالت مفعول ثانی	نی دیرُس؟		آپ کون ہیں؟
حالت جری	نم دیراُرے؟		آپ کون ہیں؟

(ا) واحد singular

اَنت کیا؟(۲)

(ا) لیچ نے To inanimate object لکھا ہے ہم نے اسے حذف کر کے اس کو ضمیر استفہام کے سرے میں شامل کر کے دوسرا (11) نمبر دیا ہے۔

(۲) انت، کے بارے میں ڈینس برے تحریر کرتا ہے،،انت،،(کیا) اسم ذات کے طور پر اور بطور صفت بھی استعمال ہوتا ہے۔ بطور صفت یہ بلا شبہ جھکاؤ نہیں رکھتا۔ متصف اسم حرف تخیر کے ساتھ آتا ہے لیکن اس صورت میں جبکہ اس کے معنی عدد جمع میں نہ ہوں لیکن پھر بھی اسی صورت میں وہ عدد واحد ہی رہتا ہے۔ بطور اسم ذات ،انت، مسلسل جھکاؤ رکھتا ہے۔ عدد واحد دونوں میں قابل اطلاق ہے لیکن بعض اوقات عدد جمع اس کی جگہ لیتا ہے D,Bray,op, cit, p, 88

اَرا کونسا؟(۱)

ضمیر موصول Relative pronoun

ہرا جو(۲)

---

(۱) اَرا کے بارے میں ڈینس برے لکھتا ہے اَرا(کونسا؟) جاندار اور غیر جاندار ہر دونوں کیلیئے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ بنیادی طور پر صفت ہے اور اس لئے بلاشبہ یہ جھکاؤ نہیں رکھتا۔ اس کے اصل معنی یہ ہیں، ان دونوں (یہ دو سے زیادہ) میں سے کونسا والا؟ اس کو کبھی کبھار حلق سے ارا، کی بجائے، ہرا، بھی نکل جاتا ہے۔ بطور اسم ذات اَرا (کونسا) دونوں اعداد کی طرف جھکاؤ رکھتا ہے۔,,,D,Bray ,op, cit,,p89-90

(۲) ہَرا اور اَرا کے معنی میں فرق ہے۔ گرامر کے اصولوں کے مطابق ہرا ضمیر موصول ہے اور اَرا ضمیر استفہام ہے۔ لیکن لیچ نے ،ارا۔ کو ضمیر موصول میں درج کیا ہے جو کہ غلط ہے۔ اس لئے ہم نے متن میں ہرا، درج کیا ہے اللہ بخش سے بھی یہی غلطی سرزد ہوئی ہے۔ وہ لکھتا ہے ،،اَرا،، کے معنی دونوں، میں سے کونسا والا یا کسی بھی عدد میں سے کونسا والا جبکہ اَخہ (ہخہ) کے معنی ،، کتنے ،، اور یہ آدمی اور غیر جاندار اشیاء کیلیئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ہرا(کیا، کونسا والا) اور ہرا کہ (وہ) کو ضمیر متعلق بھی تصور کیا جاتا ہے دیکھیئے۔

Allah Bux ," Hand Book ot the Brahui" (بقیہ صفحہ ۲۰ پر)

توصیفی جزءِ لاحقہ pronominal adjectives

اَمرو۔ کس طرح، قسم کا، جیسے۔

اُواَمر وبندغ اَسے	وہ کس طرح، قسم کا آدمی ہے
ہَندُنوس ای اُٹ ہندُنوس اودے	میں ویسا ہی ہوں جیسا یہ ہے
نیتو روپئی اخدر اَرے (۱)	تمہارے پاس کتنے پیسے ہیں
اَخدَر کہ نی تمیں ہَموخدَر ای ہلیوہ (۲)	جتنا تم دوگے اُتنا میں لونگا
داخُو زیباؤ زائیفہ کس خناٹ بازارٹی	میں بازار میں بہت خوبصورت عورت

(صفحہ ۱۹ کا بقیہ۔

Language"Quetta ,B,A sec,edi 1983,pp,123

اَرا،، اور ہرا، کے معنوں میں بہت بڑا فرق ہے ان کو آسانی سے درج ذیل جملوں سے با آسانی سمجھا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ اَرا بندغ کون سا آدمی، ہرا بندغ، جو بھی آدمی یا جو آدمی۔ یا ارا نگ کاسہ۔ کدھر جاتے ہو۔ ہَرا نگ کاس۔ جدھر بھی جاؤ۔

(۱) لیچ کا اصل جملہ یہ ہے، نیک روپئی اخدر ارے،، ہم نے ،نیک ،، کی جگہ،، نیتو ،، تحریر کیا ہے۔

(۲) لیچ کا اصل جملہ یہ ہے ،، اخدر کہ نی تمیں نموخدر ای ہلیوہ،، ہم نے اس جملے میں ،، نموخدر،، لفظ کو،، ہَموخدر لفظ میں تبدیل کیا ہے۔

دیکھی ۔(۱)

کہ واہ واہ ناز ائیفہ ئس اَسکہ ہَنڈنوس	کہ واہ واہ تمہاری بیوی تھی
اَسکہ کہ لال ناپُھلی او	لال کی ننھی تھی اوہ،(۲)

ہفتہ کے دن Days of the week

جمعہ(۳)	جمعہ
اول ءِ ہفتہ(۴)	ہفتہ
یک شنبہ	اتوار
دوشنبہ	پیر

---

(۱)،،ذائیفہ،، براہوئی زبان میں ،بیوی، کو کہتے ہیں۔ عام طور پر براہوئی زبان میں عورت کیلئے ،، پٹ آ،،اور ،نیاڑی، کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ یہاں،، زائیفہ سے مراد،،عورت،، ہے۔

(۲) لیچ نے اس براہوئی جملے کی معنی "oh! such a woman the amage of a rose"

یعنی ، واہ ایسی عورت تو گلاب کا عکس ہے۔ کیا ہے جو براہوئی جملے کی مفہومی معنی کو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن اصل معنی وہی ہے۔ جو ہم نے متن میں تحریر کیا ہے۔

(۳) لیچ نے ،، جما،، لکھا ہے۔

(۴) براہوئی قوم کے باشندے،،شنبہ،، بھی بولتے ہیں۔

سہ شنبہ(۱)	منگل
چارشنبہ	بدھ
پَنج شَنبہ(۲)	جمعرات

اعداد شماری — Cardinal Numbers

اَسٹ	ایک
اِرٹ	دو
مُسٹ	تین
چار	چار
پَنچ	پانچ
شَش	چھ
ہَفت	سات
ہَشت	آٹھ
نُہہ	نو
دَہ	دس

---

(۱) لیچ نے یہاں،،شہ شنبہ،،لکھا ہے۔

(۲) لیچ نے ،،پنج،،لکھا ہے دراصل سندھی،،پنج،،(Panj) بولتے ہیں لیکن براہوئی ،ج،کو،،چ،،میں بدل کر پنچ، بولتے اور کہتے ہیں۔

یانزدہ(۱)	گیارہ
دوانزدہ(۲)	بارہ
سینزدہ	تیرہ
چانژدہ(۳)	چودہ
پانزدہ	پندرہ

---

(۱) لیچ نے یازدہ،،(Yazdh) لکھا ہے۔ براہوئی زبان کے بہت سے اعداد میں انفیائی مصوتہ(Nasalised vowel) استعمال ہوتا ہے لیکن لیچ نے ان اعداد کو لکھتے وقت انفیائی مصوتہ(n) غنہ،،ں،، کو شامل نہیں کیا ہے۔ یازدہ،، میں انفیائی مصوتہ یا،،ں،، نون غنہ کو شامل کرنے کے بعد،، یانزدہ،، جو صحیح ہے۔ ڈینس برے ،اُن براہوئی اعداد میں جن میں انفیائی مصوتہ یا نون غنہ شامل ہوتا ہے لکھا ہے۔ حروف علت کی آواز بعض اوقات ناک سے نکالی جاتی ہے۔ لیکن خاص طور پر ان الفاظ کی آواز نکالنے کے دوران جو دوسری زبانوں سے مستعار لئے گئے ہوتے ہیں ہمارے اس کتاب میں آواز نکالنے کی نشاندہی حروف علت پر یہ نشانی لگانے سے کی گئی ہے، جیسا کہ سینزدہ(S e n z d a) پانزدہ(p a z d a) دیکھے۔D.Bray,op,cit,wol:1.p.24

(۲) لیچ نے،، دُنازدا،،Duazda لکھا ہے۔

(۳).. چاندا،،Chanda لکھا ہے۔

شانزدَہ(۱)	سولہ
ہَودہ	سترہ
ہژدہ(۲)	اٹھارہ
نوزدہ	انیس
بیست	بیس
بیست ءُ اَسٹ(۳)	اکیس
بیست ءُ اِرٹ(۴)	بائیس
بیست ءُ مُسٹ (۵)	تیئیس
بیست ءُ چار	چوبیس
بیست ءُ پنچ(۶)	پچیس

---

(۱) لیچ نے ،،شوزدہ۔۔(shouzda) لکھا ہے۔

(۲)۔ ہزدَہ Hazda لکھا ہے یہ ژ، کی آواز ایرانی اثر کا نتیجہ ہے۔

(۳)۔ لیچ نے ،بیست ءُ یک(bisto yak) لکھا ہے جو براہوئی کبھی کبھار استعمال کرتے ہیں۔

(۴) لیچ نے بیست ءُ دو(bisto do) لکھا ہے۔

(۵)۔ بیست ءُ سے۔(Bisto say) لکھا ہے۔

(۶)۔ بیست ءُ پنچ(bisto panj) لکھا ہے۔

بیست ءُشش	چھبیس
بیست ءُہفت	ستائیس
بیست ءُہشت	اٹھائیس
بیست ءُنُہہ	اُنتیس
سی	تیس
چھل	چالیس
پَنجاہ	پچاس
شَست	ساٹھ
ہَفتاد	ستر
نَود	نوے
صَد	سو

اعداد قطاری / ترتیبی ordinals

اولیکو(۱)	پہلا
اِرٹمیکو، ایلو	دوسرا

---

(۱)اور(۲) لیچ نے صرف اول، (Awal) لکھا ہے۔ براہوئی عام طور پر اولیکو بولتے ہیں۔ دوسرے نمبر میں لیچ نے ایلو (Elo) لکھا ہے جو صحیح بھی ہے لیکن براہوئی عام طور ارٹمیکو بھی بولتے ہیں۔ اس لئے ہم نے متن میں، ارٹمیکو، بھی درج کیا ہے (بقیہ صفحہ ۲۶ پر)

مستمیکو　　　تیسرا

چارمیکو　　　چوتھا

پنجمیکو (۱)　　　پانچواں

بڑے اعداد/اعداد کسر　　　Fractions

پاولی (۲)　　　چونی

(صفحہ ۲۵ کا بقیہ) ڈینس برے، اولیکو، اور، ارٹمیکو، کیلئے لکھتا ہے،، عدد، ترتیبی، عدد صفی سے بنائے جاتے ہیں۔لیکن ان کے ساتھ،، ایمیکو (imiko) کا لاحقہ لگایا جاتا ہے۔مگر،، پہلا،، اس سے مشتق ہے جو کہ، اوّل، سے مستعار لفظ ہے اور لاحقہ تجبیر کے ساتھ آتا ہے۔ دوسرے اور تیسرے عدد ترتیبی کی حالت میں عدد کے اسم کے ساتھ ترتیبی لاحقہ لگایا جاتا ہے۔مثلاً، اولیکو (پہلا) ارٹمیکو (دوسرا)۔۔۔۔۔ارٹمیکو کے بجائے بعض اوقات ،ایلو، بھی استعمال کیا جاتا ہے۔جس کے معنی ،، دوسرا ،، کے ہی ہیں۔

D,Bray op,cit,vol:p

(۱) لیچ نے،، پنجمیکو (panjmiko) لکھا ہے۔

(۲) لیچ نے یہاں ،، میخالی، (Miakhali) لکھا ہے۔ہم نے اس کے سامنے انگریزی لفظ (a quarter rupee) کا ترجمہ، پاوٗلی، درج کیا ہے۔ہوسکتا ہے کہ ،میخالی، کو براہوئی، چونی، کیلئے بولتے ہوں، لیکن اب یہ متروک ہوگیا ہے۔

نیم	آدھا
شِشِک (۱)	پونائی
پنچ پاؤ(۲)	سواسیر

نبیادی فعل کا گردان **Conjugation of the verd substantive)**

فعل حال (Present tense)

واحد Singular

ضمیر متکلم(1st person)	ای اَسٹ اُٹ	میں اکیلا ہوں
ضمیر حاضر(2nd person)	نی اَسٹ نُس	آپ اکیلے ہیں
ضمیر غائب(3rd person)	اواسٹ ءِ(۳)	وہ اکیلا ہے۔

---

(۱) لیچ نے ،،ششائی،،(Shashai) لکھا ہے۔جو براہوئی زبان کے جہلاوانی محاورہ میں رائج ہے۔لیکن معیاری محاورہ میں ،،شَشِک ،، بولا اور لکھا جاتا ہے۔

(۲) لیچ نے ،پنچ پا۔(panj pa) لکھا ہے۔

(۳) لیچ نے ،،اوداسٹ ءِ،(od asite) لکھا ہے۔جس کے معنی،اس کو ایک ہے،بنتی ہے۔اس لئے ہم نے ،،اود،،کواو،لکھا ہے۔

Plural جمع

ضمیر متکلم	نن اَسٹ اُن	ہم ایک ہیں
ضمیر حاضر	نُم اِسٹ اُرے(۱)	آپ ایک ہیں
ضمیر غائب	اوفک اَسٹ ءُ(۲)	وہ ایک ہیں

یہ اورامدادی فعل(Auxuliary verb) کی مثال ہے جو صرف اسٹ ،ایک، کو بیان کرتا ہے۔

present tense of the verb بنیادی فعل کا زمان حال

substantive

Singular واحد

ای اریٹ	میں ہوں
نی اریس	تم ہو
اُواَرے	وہ ہے

---

(۱) لیچ نے ،،نم اسٹ ار،،(Num asitur) لکھا ہے

(۲) لیچ نے ،دافک اسٹ اُر(dafk asit ur) لکھا ہے

(۳) لیچ نے ،،اودارے،،(ọd are) لکھا ہے

جمع Plural

نَن ارین	ہم ہیں
نُم اَریرے	آپ ہیں
اوفک اَریر	وہ ہیں

پہلا غیر کامل (1st Imperfect)

واحد Singular

ای اَسٹ	میں تھا
نی اُسُس	تم تھے
اواُسک(۱)	وہ تھا

جمع Plural

نن اُسن	ہم تھے
نُم اسُرے	آپ تھے
اوفک اسُر	وہ تھے

---

(۱) لیچ نے، اوداسک، (od asak) لکھا ہے۔

دوسرا غیر کامل 2nd imperfect

واحد Singular

ای مَسُٹ (۱) میں ہوا تھا

نی مَسُس (۲) تم ہوئے تھے

او مَسُس (۳) وہ ہوا تھا

جمع Plural

نن مسُن (۴) ہم ہوئے تھے

---

(۱) لیچ نے اس انگریزی ترجمہ "i was being" یعنی میں کیا جاتا تھا۔کیا ہے۔جو براہوئی جملے کی معنی مطابقت نہیں رکھتا۔ہم نے یہاں اور آگے براہوئی جملوں کی مناسبت سے اردو ترجمہ کیا ہے۔

(۲)

لیچ نے اس کا انگریزی ترجمہ "Thou was being" یعنی تم کیئے جاتے تھے، کیا ہے۔

(۳)

لیچ نے اس کا انگریزی ترجمہ "He was being" یعنی وہ کیئے جاتا تھا۔کیا ہے۔

(۴)

لیچ نے اس کا ترجمہ "We were being" یعنی ہم کیئے جاتے تھے، کیا ہے۔

نُم مَسُرے(۱)	تم ہوئے تھے
اوفک مَسُر (۲)	وہ ہوئے تھے

کامل Perfect

واحد Singular

ای مسنٹ (۳)	میں ہوا
نی مسنُس)(۴)	تم ہوئے
اومسُنے (۵)	وہ ہوا

---

(۱) ہلیچ نے اس کا ترجمہ "you were being" یعنی آپ کئے جاتے تھے، کیا ہے

(۲) ہلیچ نے اس کا ترجمہ "They were being" یعنی وہ کئے جاتے تھے۔ کیا ہے۔

(۳) ہلیچ نے اس کا ترجمہ "i Had been" یعنی میں کررہا تھا۔ کیا ہے۔

(۴) ہلیچ نے اس کا ترجمہ "thou had been" یعنی تم کررہے تھے کیا ہے۔

(۵) ہلیچ کا اصل جملہ، اودمس، (od mas) یعنی اس کو ہوا، لیکن اصل میں، او مَس ہے ہلیچ نے اس کا ترجمہ "He had been" یعنی وہ کررہا تھا، کیا ہے۔

Plural جمع

نن مسُن (۱)	ہم ہوئے
نُم مسُرے (۲)	تم ہوئے
اوفک مسُر (۳)	وہ ہوئے

Future tense present زمان مستقبل

Singular واحد

ای مریو (۴)	میں ہوجاؤں
نی مَریس (۵)	تم ہوجاؤ

---

(۱) لیچ نے اس کا ترجمہ "We had been" یعنی ہم کررہے تھے، کیا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کا ترجمہ "you had been" یعنی آپ کررہے تھے، کیا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کا ترجمہ "they had been" یعنی وہ کررہے تھے، کیا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کا ترجمہ "i will now be" یعنی میں اب کررہا ہوں گا، کیا ہے۔

(۵) لیچ نے اس کا ترجمہ "Thou will now be" یعنی تم اب کررہے ہوگے، کیا ہے۔

اومریک (۱)	وہ ہوگا

جمع Plural

نن مرین (۲)	ہم ہوجائیں
نم مریرے (۳)	تم ہوجائیں
اوفک مریر (۴)	وہ ہوجائیں

---

(۱) لیچ کا اصل جملہ،،اودمریک،(od marek) یعنی اس کو ہوگا ہے۔لیکن اصل میں،اود،،او،ہے لیچ نے اس کا ترجمہ "He will now be" یعنی وہ اب کررہا ہوگا،کیا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کا ترجمہ "we will now be" یعنی ہم اب کررہے ہوں گے،کیا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کا ترجمہ "you will now be" یعنی اب آپ کررہے ہوں گے،کیا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کا ترجمہ "They will now be" یعنی وہ اب کررہے ہوں گے،کیا ہے

Future tense literal — حرفی/لفظی زمانِ مستقبل

Singular — واحد

ای مروٹ(۱)	میں ہوں گا
نی مروس(۲)	تم ہوگے
او مروءِ(۳)	وہ ہوگا

Plural — جمع

نن مرون(۴)	ہم ہوں گے
نُم مرورے(۵)	تم ہوں گے

---

(۱) لیچ نے اس کا ترجمہ "I will here after be" یعنی میں آخرت میں ہوں گا، کیا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کا ترجمہ "Thou will here after be" یعنی تم آخرت میں ہوگے، کیا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کا ترجمہ "He will here after be" یعنی وہ آخرت میں ہوگا، کیا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کا ترجمہ "We will here after be" یعنی ہم آخرت میں ہونگے، کیا ہے۔

(۵) لیچ نے اس کا ترجمہ "You will here after be" یعنی آپ آخرت میں ہونگے، کیا ہے۔

اوفک مرور(۱) وہ ہوں گے

Imperative تحکمانہ

Singular واحد

نی مریس(۲) آپ ہوں

اُومَرے(۳) وہ ہوں

Plural جمع

نم مریرے(۴) تم ہوں

اوفک مریر(۵) وہ ہوں

---

(۱)لیچ نے اس کا ترجمہ "They will here after be" یعنی وہ آخرت میں ہوں گے۔ کیا ہے۔

(۲)لیچ نے اس کا ترجمہ "Be thou" یعنی تم کرو، کیا ہے

(۳)لیچ نے اس کا ترجمہ "Let him be" یعنی اسے کرنے دو، یا ان کو ہونے دو۔ کیا ہے۔

(۵)لیچ نے اس کا ترجمہ "let them be" یعنی انہیں کرنے دو۔ کیا ہے۔

حالت شرطیہ (Subjunctive mood)

جس میں ،،اگر،، (agar) مقدم ہوتا ہے۔

واحد	Singular
ای مَسُٹ	اگر میں ہوا تو
نی مَسُس	اگر تم ہوئے تو
او مَسَک	اگر وہ ہوا تو

جمع	(Plural)
نن مَسُن	اگر ہم ہوئے تو
نم مَسُرے	اگر آپ ہوئے تو
اوفک مسُر	اگر وہ ہوئے تو

فعل کا گردان (Conjugation of the verb)

واحد	(Singular)
ای ہر ِفوہ (۱)	میں پوچھوں گا
نی ہر ِفسہ (۲)	تم پوچھو گے

---

(۱) لیچ نے اس کا ترجمہ ”i ask“ یعنی ”میں پوچھوں گا“ کیا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کا ترجمہ "Thou askest" ”تم پوچھتے ہو“ کیا ہے۔

اوہَر فِک (۱)	وہ پوچھے گا

جمع (Plural)

نن ہَر فِنہ (۲)	ہم پوچھیں گے
نم ہَر فورے (۳)	آپ پوچھیں گے
اوفک ہَر فور (۴)	وہ پوچھیں گے

پہلا غیر کامل گردان (1st imperfect)

واحد (Singular)

ای ہَر فینٹ (۵)	میں نے پوچھا ہے
نی ہَر فینُس (۶)	تم نے پوچھا ہے

---

(۱) لیچ نے اس کا ترجمہ "He asks" یعنی ''وہ پوچھتا ہے'' کیا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کا ترجمہ "we ask" یعنی ''ہم پوچھتے ہیں'' کیا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کا ترجمہ "You ask" یعنی ''آپ پوچھتے ہیں'' کیا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کا ترجمہ "They ask" یعنی ''وہ پوچھتے ہیں'' کیا ہے۔

(۵) لیچ نے اس کا ترجمہ "i asked" یعنی ''میں نے پوچھا ہے'' کیا ہے۔

(۶) لیچ نے اس کا ترجمہ ''Thou askedst'' یعنی ''تم نے پوچھا ہے'' کیا ہے۔

او ہرفینے(۱)	اس نے پوچھا ہے

(Plural) جمع

نن ہرفینُن (۲)	ہم نے پوچھا ہے
نُم ہَرفینُرے(۳)	آپ نے پوچھا ہے
اوفک ہرفینو(۴)	انہوں نے پوچھا ہے۔

دوسرا غیر کامل گردان(2nd imperfect)

(Singular) واحد

اِی ہَرفیٹہ	میں پوچھ رہا تھا
نی ہرفیسہ	تم پوچھ رہے تھے
او ہرفیکہ	وہ پوچھ رہا تھا

(Plural) جمع

نن ہرفینہ	ہم پوچھ رہے تھے

---

(۱) لیچ نے اس کا ترجمہ "He asked" یعنی ''اس نے پوچھا'' کیا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کا ترجمہ "we asked" یعنی ''ہم نے پوچھا'' کیا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کا ترجمہ "You asked" یعنی ''آپ نے پوچھا'' کیا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کا ترجمہ "They asked" یعنی ''انہوں نے پوچھا'' کیا ہے۔

نُم ہَرِ فیرے	آپ پوچھ رہے تھے
اوفک ہَرِ فیرہ	وہ پوچھ رہے تھے

کامل گردان perfect

واحد Singular

ای ہَر فیسُٹ (۱)	میں نے پوچھ لیا تھا
نی ہَر فیسُس (۲)	تم نے پوچھ لیا تھا
او ہَر فیسُس (۳)	اس نے پوچھ لیا تھا

جمع Plural

نن ہَر فیسُن (۴)	ہم نے پوچھ لیا تھا
نُم ہَر فیسُرے (۵)	آپ نے پوچھ لیا تھا

---

(۱) لیچ نے اس کا ترجمہ "I had asked" یعنی ''میں نے پوچھا تھا'' کیا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کا ترجمہ "Thou had asked" یعنی ''تم نے پوچھا تھا'' کیا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کا ترجمہ "He had asked" یعنی ''اس نے پوچھا تھا'' کیا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کا ترجمہ "We had asked" یعنی ''ہم نے پوچھ لیا تھا'' کیا ہے۔

(۵) لیچ نے اس کا ترجمہ "You had asked" یعنی ''آپ نے پوچھ لیا تھا'' کیا ہے۔

اوفک ہَرفیئسُر (۱) انہوں نے پوچھ لیا تھا

زمان مستقبل Future tense

واحد Singular

ای ہَرِفوٹ میں پوچھوں گا

نی ہَرِفوس تم پوچھو گے

او ہرِفوءِ وہ پوچھے گا

جمع Plural

نن ہَرِفون (۲) ہم پوچھیں گے

---

(۱) لیچ نے اس کا ترجمہ "They will ask" یعنی "انہوں نے پوچھا تھا" کیا ہے۔

(۲) لیچ نے زمان مستقبل کے جو جملے دیئے ہیں وہ زمان مستقبل کے برعکس ماضی قریب کے ہیں۔ اس لئے ہم نے تینوں جملوں کو زمان مستقبل کے ربط کے مطابق تحریر کر کے متن میں درج کئے ہیں۔ مثلاً لیچ کا پہلا جملہ اصل یہ ہے۔ "نن ہر فیئُن" "Nan Harrafenun" جس کے معنیٰ "We have asked" یعنی ہم نے پوچھا ہے۔ بنے گا لیکن لیچ نے اپنے اس جملے کی معنی "We will asked" یعنی "ہم پوچھیں گے" کیا ہے۔ ہم نے انگریزی جملے اور زمان کے مطابقت سے براہوئی کے جملے دیئے ہیں۔

نم ہَرفورے(۱) آپ پوچھیں گے

اوفک ہَرفور(۲) وہ پوچھیں گے

تحکمانہ **Imperative**

واحد **Singular**

ہَرف(۳) پوچھو

---

(۱)لیچ کا اصل جملہ یہ ہے،،نم ہَرفونرو،،(Num Harrafonnuro) ہے۔ جس کے معنی"You have asked" یعنی آپ نے پوچھا ہے، ہے۔ جو براہوئی کے زمان مستقبل کے جمع کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا۔

(۲)لیچ کا اصل جملہ یہ ہے،،دافک ہَرفینُ ،،(Dafk harrafenu) یعنی"They have asked"یعنی انہوں نے پوچھا ہے، ہے،جو براہوئی کے زمان مستقبل کے جمع کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا۔(۳)لیچ نے اصل میں،،ہَرف،،(Harrf) لکھا ہے۔ڈینس برے فعل امر یا تحکمانہ کے سلسلے میں تحریر کرتا ہے۔ ،عدد واحد کے فعل امر بنانے کے یہ تینوں طریقے لازمی طور پر استثنائی نہیں۔فعل کے ایک بڑے تعداد میں عدد واحد کے امری فعل پہلے دونوں اقسام میں سے کسی بھی کی یقینی طور پر حالت بر قرار رکھتا ہے۔ جیسے ڈَلنگ (گھس ڈالنا، کترنا، کھاجانا)اور عدد واحد امری فعل ڈَل یا ڈَلا۔مزید برآں یہ کہ تقریبا(بقیہ صفحہ۱۴۲پر)

جمع Plural

ہَرفبو(۱) پوچھیں

بقیہ صفحہ۴۱) سارے افعال ، جوکہ تیسرے طریقے کے مطابق اپنے عدد واحد امری افعال بناتے ہیں۔ کو ایک اختیاری صورت حاصل ہے۔ جیسے ،اِلے، اِلا، پالے، پالہ، بلاشبہ سارے تینوں طریقے خُلنگ ،سَلِنگ ،سِلِنگ کی حالت میں یکسان طور پر مشترک ہیں۔خُل (خُلے ،خُلِنگ سے بنتا ہے) خُلا، خُلے ،سَل (سَلہ ،سَلِنگ سے بنتا ہے) سَلَہ، سِل ،سِلَہ، سِلِہ (سِلے)،

D,Bray op , Cit vol 2,p 122

(۱) لیچ نے اصل میں ''ہَرفبو'' (Harrafbo) لکھا ہے۔ ڈینس برے امری فعل یا تحکمانہ کے جمع کے سلسلے میں تحریر کرتا ہے۔ امری فعل کے ضمیر حاضر کا جمع امری عدد واحد کے ساتھ ،بو، (bo) ملانے سے بنتا ہے۔ اور یہ صوتیاتی تبدیلی کو کم سے کم کرتا ہے۔۔۔۔۔۔ اگر امری عدد واحد اپنے بنیاد جیسا ہی ہے تو پھر لاحقہ جو اس کے ساتھ لگایا جاتا ہے کوئی تبدیلی نہیں لاتا جیسے بِس ،بسبو ،تخ تخبو ،وغیرہ۔ اگر بنیاد ،ن، پر ختم ہوتا ہے تو پھر لازماً ،ن، لاحقہ سے پہلے ،م، میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ جیسے بن ، بمبو، اور کُن ،کمبو فعل کی حالت تصریف اور فعل لازم جیسا کہ رسینگنگ کی صورت میں لاحقہ براہ راست شامل کیا جاتا ہے۔ تخنگ (رکھنا) تخنگبو، رسینگ، رسینگبو، یا (بقیہ صفحہ نمبر ۴۴)

شرطیہ Subjunctive

جس سے پہلے، اگر، Agar آتا ہے۔

واحد Singular

اگرای ہرفیٹ تو (۱)	اگر میں نے پوچھا تو
اگرنی ہرفیس تو (۲)	اگر تم نے پوچھا تو
اگراو ہرفے تو (۳)	اگر اس نے پوچھا تو

(بقیہ صفحہ ۴۲ ۔) پھر بنیاد کا ،گ، چھوڑ دیا جاتا ہے۔اور اس طرح نتیجتاً ،ن،،م، میں تبدیل ہو جاتا ہے جیسے تخمبو، ریسمبو، وغیرہ تین فعل جو کہ معکوسی لھ (lh) کو امری عدد واحد کے ساتھ ملاتے ہیں۔امری عدد جمع میں الٹے ہو جاتے ہیں جیسے تو ٹ، تو لثبو، ہلث ،ہلثبو، خلث، خلبو، اس میں امر عدد واحدی کی متبادل اشکال یہ ہوتی ہیں، شاغ، شا، ہوغ، ہو، جبکہ عدد جمع میں اس کی صورتیں یہ ہیں۔شاغبو، شابو، ہوغبو، ہوبو.

D,bray op.ci.122-12

(۱) لیچ کا اصل جملہ یہ ہے، ای ہَرفوٹ (i Harrafut) یعنی میں پوچھوں گا۔ ہے جو شرطیہ کا جملہ نہیں ہے۔ اس لئے ہم نے لیچ کے دیئے گئے انگریزی ترجمہ if i might ask کے مطابق براہوئی جملہ دیا ہے۔

(۲) لیچ کا اصل جملہ یہ ہے۔ نی ہَرفوس (ni Harrafus) بقیہ ۴۴ پر

Plural جمع

اگرنَن ہَرفین تو(۱)	اگر ہم نے پوچھا تو
اگرنُم ہَرفیرے تو(۲)	اگر تم نے پوچھا تو
اگراوفک ہَرفیرتو(۳)	اگر انہوں نے پوچھا تو

(بقیہ صفحہ ۴۴) یعنی تو پوچھو گے، ہے۔ جو شرطیہ کا جملہ نہیں ہے۔ اس لئے ہم نے پیچ کے دیئے گئے انگریزی ترجمہ "if thou mightest ask" کے مطابق براہوئی جملہ دیا ہے۔

(۳)۔ پیچ کا اصل جملہ یہ ہے اود ہَرفوک (od Harrafuk) یعنی وہ پوچھے گا، ہے۔ جو شرطیہ کا جملہ نہیں ہے۔ اس لئے ہم نے پیچ کے دیئے گئے انگریزی ترجمہ "if he might ask" کے مطابق براہوئی جملہ دیا ہے۔

(۱) پیچ کا اصل جملہ یہ ہے۔ نَن ہَرفونہ، (Nan harrafuna) یعنی ہم پوچھیں گے، ہے، جو شرطیہ جملہ نہیں ہے اس لئے ہم نے پیچ کے دیئے گئے انگریزی ترجمہ "We might ask" کے مطابق براہوئی جملہ دیا ہے۔

(۲) پیچ کا اصل جملہ یہ ہے، نم ہَرفوڑو، (Num harrafudo) یعنی تم پوچھو گے، ہے، جو شرطیہ کا جملہ نہیں ہے۔ اس لئے ہم نے پیچ کے دیئے گئے انگریزی ترجمہ "you might ask" (بقیہ صفحہ ۴۵ پر)

Compound Future مرکب مستقبل

singular واحد

ای ہَرِفو (۱)	میں پوچھوں
نی ہَرفوس (۲)	تم پوچھو گے
او ہَرفوءِ (۳)	وہ پوچھیں

بقیہ صفحہ ۴۴) کے مطابق براہوئی جملہ دیا ہے۔

(۳) لیچ کا اصل جملہ یہ ہے ''دافک ہَرفور'' (dafk harrafur) یعنی ''وہ پوچھیں گے'' ہے۔ جو شرطیہ کا جملہ نہیں ہے۔ اس لئے ہم نے لیچ کے دیئے گئے انگریزی ترجمہ "They might ask" کے مطابق براہوئی جملہ دیا ہے۔

(۱) لیچ نے اس کا ترجمہ "i Shall have asked" یعنی ''میں پوچھ چکا ہوں گا'' کیا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کا ترجمہ "Thou shall have asked" یعنی ''تم پوچھ چکے ہوگے'' کیا ہے۔

(۳) لیچ کا اصل جملہ یہ ہے، اود ہَرفوءِ (od harrafoi) ہے اور اس کا ترجمہ "He shall have asked" یعنی ''وہ پوچھ چکا ہوگا'' کیا ہے۔

جمع (Plural)

نَن ہَرِ فِنہ (۱)	ہم پوچھیں گے
نُم ہَرِ فِرے (۲)	آپ پوچھیں گے
اوف ہَرِ فِرہ (۳)	وہ پوچھیں گے

---

(۱) لیچ نے اس کا ترجمہ "we shall have asked" یعنی ''ہم پوچھ چکے ہوں گے، کیا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کا ترجمہ "You shall have asked" یعنی ''آپ پوچھ چکے ہوں گے'' کیا ہے۔

(۳) لیچ کا اصل جملہ یہ ہے۔ دافک ہَرَفینُرے'' (dafk harrafonure) ہے اور اس کا ترجمہ "They shall have asked" یعنی ''وہ پوچھ چکا ہوگا'' کیا ہے۔

فعل متعلق (ظرف) (Adverb)

اَینو(۱)	آج
پگہ(۲)	کل
پلمے	پرسوں
گودے	پرسوں کے بعد کا دن
گومادے(۳)	چوتھادن
دَرو	گذراہوادن
مُل خدُو	گذراہواپرسوں کا شام
گومُل خدُو	چاردن پہلے کا شام
کَذرِمُل خدو	گذراہواپانچواں دن
اَوَلا(۴)	پہلے
دےٹاک، نیمروچ(۵)	دوپہر

---

(۱) لیچ نے ''اَموُ'' (Amu) لکھاہے۔ جس کے معنی، وہی، یا، یہی، بنتا ہے

(۲) لیچ نے پگی، (Pagi) لکھاہے۔

(۳) لیچ نے، کُودرماس (Kudramas) لکھاہے۔

(۴) لیچ نے، اَودائی، (Awadai) لکھاہے۔

(۵) لیچ نے، منجن، (Manjan) لکھاہے۔ جو سندھی زبان کا لفظ ہے۔ یہ لفظ سنسکرت کے مدھیہ، بیچ، آدھا، ہَن، دن یعنی دہ کا بیچ یا آدھا یعنی دوپہر سے نکلا ہے۔ جارج شرٹ نے اپنے (بقیہ صفحہ نمبر ۴۸ پر)

دِیگر	سہ پہر
نیم نن(۱)	آدھی رات
اَولیکو پہر(۲)	پہلا پہر
اِرٹمیکو پہر(۳)	دوسرا پہر
مُسٹمیکو پہر(۴)	تیسرا پہر
چارمیکو پہر(۵)	چوتھا پہر
دائنہ	اب
گُڑا	پھر(اس کے بعد)
داڑے	یہاں
ایڑے	وہاں
پیشن	باہر

(بقیہ صفحہ ۴۷) تحقیقی مقالے ''سندھی میں دراوڑی عنصر'' ۱۸۷۸ء میں بھی براہوئی زبان میں، منجن، یعنی دو پہر، لفظ کا رائج ہونا بتایا ہے۔

(۱) لیچ نے ''نیم شف'' (Nem shaf) لکھا ہے۔

(۲) لیچ نے ''اَولیکو پاس'' (Awaliko pas) لکھا ہے۔

(۳) لیچ نے ''ارٹمیکو پاس'' (iratmiko pas) لکھا ہے۔

(۴) لیچ نے ''مسٹمیکو پاس'' (Mustamiko pas) لکھا ہے۔

(۵) لیچ نے ''چارمیکو پاس'' (charmiko pas) لکھا ہے۔

تھہٹی (۱)	اندر
مُر	دُور
ہرانگ (۲)	جدھر
مَدائہ (۳)	آہستہ،قریب
مُستی (۴)	آگے،قریب
چہارمان کنڈی	ہرطرف، چاروں طرف
چپاپاران	بائیں جانب
ہَم	نیز،بھی
موجبت (۵)	اس کے مطابق
پیرہ	محض،صرف
اَراڑے	کہاں

---

(۱) لیچ نے ''فہٹی''(Fahti) لکھا ہے۔

(۲) لیچ نے ''ہرانک''(harank) لکھا ہے اس کے معنی "As far as" یعنی ''جہاں تک اس کا تعلق'' ہے۔

(۳) براہوئی زبان کے جھلاوانی محاورہ میں، مدانہ، کو، دیر کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں۔

(۴) لیچ نے ''مُستی'' کے معنی صرف ،قریب ،یعنی (near) دیا ہے۔

(۵) لیچ نے ''موجبٹ''(Mujibat) لکھا ہے۔

مُخُوک(۱)	قریب
اَراکا	کہاں سے
بُرزا(۲)	اوپر
شیف	نیچے
جاگئی(۳)	رکھنا،محفوظ کرنا
ہَردے	روزانہ
اِسکا(۴)	تک
پدا(۵)	دوبارہ
اَرانگی(٦)	کہاں

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی (On this side) یعنی ''اس طرف'' دیا ہے۔

(۲) لیچ نے ''بُرزا'' (Burza) لکھا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی "instead" یعنی ''اس کے بجائے'' دیا ہے۔

جاگئی یا جہی کے معنی "Settled in a place"placed ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی "As far as" یعنی ''جہاں تک اس کا تعلق ہے'' کیا ہے۔

(۵) ''پدا'' کے اور بھی معنی مثلاً پدا بَر وٹ،یعنی ''واپس آؤں گا'' پدا کیس،یعنی ''پیچھے کرو'' وغیرہ۔

(٦) لیچ نے اس کے معنی "Wherever" یعنی ''جہاں بھی'' کیا ہے دراصل یہ معنی ''ہرانگی'' کے معنی ہے۔

مونی(۱)	مخالف، سامنے
باز(۲)	کافی، بہت
پاراءِ(۳)	کی طرف سے
پہناد، پہنادٹی(۴)	قریب
کنے اِسک(۵)	میرے پاس، میرے نزدیک
چہ وقت	کب

---

(۱) مونی، کے اور بھی معنی مثلاً ''مونی'' یعنی'' کالا، مونی کاسہ یعنی آگے جانا

(۲) لیچ نے ''بوس، (Bos) لکھا ہے۔

(۳) براہوئی قوم کے باشندے ''پارغان'' بھی بولتے ہیں جیسے، کنا پارہ غان۔یعنی میرے طرف سے۔ ''اے پارغان'' یعنی اس طرف، یہاں، پارغان رُخ کے معنی میں پیش ہوا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی ''Successively'' یعنی، مسلسل، سلسلہ وار کیا ہے۔لیکن اس کیلئے براہوئی میں ''پدریسہ'' اور پدے پد، یا پدو پد، کے الفاظ موجود ہیں۔ ''پہناد'' کے اور بھی معنی ہیں مثلاً، پہنادکنگ یعنی چشم پوشی کرنا ''پہنادءِ تہ کچھ کر، چوڑائی کوناپ کرو وغیرہ۔

(۵) لیچ کے اصل الفاظ یہ ہیں، کنیر اس کنیک (Knear, as kanek) اور اس کے معنی ''Near me'' یعنی ''میرے نزدیک'' دیا ہے۔لیکن میرے نزدیک کیلئے براہوئی میں ''کناخڑکا'' کے لفظ مستعمل ہے۔

ہاں، ہو(۱)	ہاں
آہا	نہیں
مرے(۲)	ہوجائے
اول	پہلے پہل
زو	تیزی سے، جلدی
بیگا	شام کو
اسہ اسہ وقت	بعض اوقات
مدانہ(۳)	آہستہ
ہمونگ(۴)	وہاں، اُدھر
بغیر	اس کے سوا
ہندن	ایسے

---

(۱) لیچ نے یہاں، ہندآن، (Hand on) لکھا ہے جس کے معنی ''جگہ'' ہے۔

(۲) لیچ نے یہاں ''مت'' (Mat) لکھا ہے۔ جس کے معنی ''بکرا'' ہے۔

(۳) لیچ نے ''مدا'' (Mada) لکھا ہے

(۴) لیچ نے ''ہمون'' (Hamon) لکھا ہے۔ جس کے معنی ''ایسے'' ''ایسا ہی'' ہے

حروف عطف(Conjunction)

ءُ	اور
لیکن(۱)	لیکن
کہ(۲)	جو، کیلئے
ایڑے ہنک	وہاں جاؤ
ایڑے ہمپہ	وہاں مت جاؤ
ہیت کر(۳)	بات کرو
پاپہ(۴)	مت بولو، مت کہو

---

(۱) براہوئی عام طور پر ''ولے'' بولتے ہیں۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی ''That'' یعنی ''وہ'' دیا ہے۔ ''کہ'' کے اور بھی معنی ہیں مثل داکہ بف، یہ جو نہ آتے، یہاں جو کہ معنی میں استعمال ہوا ہے۔ داڑ کہ یعنی اس کیلئے۔ یہاں کیلئے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ گڑا کہ بف، یعنی پھر بھی نہ آئے۔ یہاں بھی کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

(۳) لیچ نے اصل میں یہا، پارک (Parak) لکھا ہے۔ جس کے معنی ''کہو'' ہے۔

(۴) لیچ نے یہاں ''پاپ'' ()Pap لکھا ہے۔ جس کے معنی ''گناہ'' ہے۔

حروف ندبہ (ندا) (Interjection)

اَڑے(۱)	ارے
ہواللہ	ہواللہ
اَرمان	ارمان

---

(۱) لیچ نے حروف ندبہ کے سرے میں ان تینوں لفظوں کو ایک ساتھ ایک جملہ کی صورت میں تحریر کیا ہے۔ ''ادے، ہولا! ارمان،، (Ade,Holla!arman) اور اس کے معنیٰ ''What a pity'' یعنی افسوس کی بات ہے، کیا ہے۔ دراصل یہ تینوں الفاظ الگ الگ ہیں ۔ لیچ نے ''اڑے ،، کو ''ادے'' لکھا ہے اور ''ہو اللہ کو ''ہولا'' لکھا ہے۔ اس لیئے ہم نے ان تینوں الفاظ کو الگ الگ اور اصل صورت میں متن میں درج کیا ہے۔
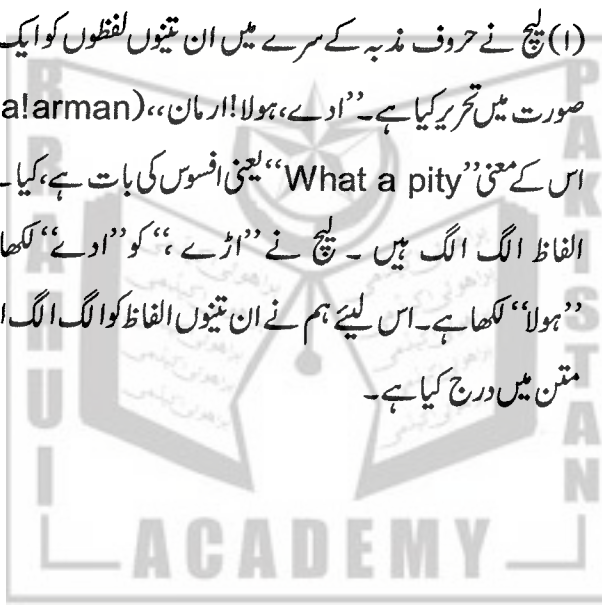
ذخیرہ الفاظ (Vocabulary)

کسر	راستہ
ہُچ	اونٹ
کُچک	کتا
خراس	بیل
ہیش	گدھا
پشی	بلی
اِرغ	روٹی
دیر	پانی
توفک	بندوق
زغم	تلوار
اِسپر	ڈھال
کُوس(۱)	قمیص
شلوار	شلوار
خیری(۲)	چادر

---

(۱) لیچ نے اسک کے معنی ''کوٹ''(Coat) دیا ہے ۔ براہوئی میں ''کوٹ'' کو ''کوٹ'' ہی کہتے ہیں۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی (Waist band) یعنی زار بندیا (بقیہ صفحہ ۵۶) پر

براہوئی	اردو
موچڑی	جوتے
ٹوپ	ٹوپی
دُو	ہاتھ
نت(۱)	پاؤں
خن	آنکھ
بامُس	ناک
با(۲)	منہ
دُوی	زبان
خف	کان
کاٹم(۳)	سر
پیشکو	بال(مردوں کے لمبے بال)
رِیش	داڑھی
بَروت	مونچھیں
بَج	پُٹھا(آدمی کے پیچھے کا حصہ)

(صفحہ۵۵کابقیہ) ناڑہ، کیاہے۔ براہوئی، زار بند یاناڑہ کو''آہنجہ'' کہتے ہیں۔

(۱) لیچ نے یہاں (Nath) لکھا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی (Lip) یعنی ''ہونٹ'' کیا ہے۔ براہوئی ہونٹ کو''جوڑ'' کہتے ہیں۔

(۳) لیچ نے ''کاٹمب''(Katumb) لکھا ہے۔

مون	چہرہ
کوپہ	کندھا
سروشک(۱)	کہنی
پون(۲)	گھٹنا
زِیل	ناخن
پڈ	پیٹ
خد(۳)	پستان
پس	
روتینک	آنت
کلک(۴)	گال
مار	بیٹا
مَسِڑ	بیٹی
اَروَت	بیوی
ایلم	بھائی

---

(۱) لیچ نے یہاں ''سروچ'' (Saroch) لکھا ہے۔

(۲) یہ لفظ زیادہ تر سندھی میں استعمال ہوتا ہے۔ براہوئی میں ''گوڈ'' اور ''شروش'' کے الفاظ رائج ہیں۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی (Bosom) یعنی ''بغل'' دیا ہے۔

(۴) لیچ نے ''کلخ'' (Kalakh) لکھا ہے۔

باوہ	باپ
ایڑ	بہن
لمہ(۱)	ماں
تاتہ(۲)	چچی
بلہ	دادی
اِلہ	چاچا
ذائیفہ(۳)	بیوی
خل	پتھر
صندل(۴)	میز
غصہ(۵)	ناراض
خوش(۶)	خوش

---

(۱) لیچ نے ''لُما'' (Luma) لکھا ہے۔

(۲) لیچ نے ''تات'' (Tat) لکھا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی (woman) یعنی ''عورت'' کیا ہے۔ عورت کیلئے براھوئی میں ''پٹی آ'' اور ''نیاڑی'' کے الفاظ رائج ہیں۔

(۴) لیچ نے یہاں ''صندبے'' (Sandbe) لکھا ہے۔

(۵) لیچ نے یہاں ''قہر'' (Kahar) لکھا ہے۔

(۶) لیچ نے یہاں ''خوش'' (Khawash) لکھا ہے۔

خُرما	بھیڑیا
خلیغا	چیتا
اَستر، بشار	شیر
مون	کالا
خیسن	لال، سرخ
پیہُن (۱)	سفید
خژُن	نیلا
سَمو، گُنکی	ہرا، سبز
پوشکن	زرد، پیلا
ہنین	میٹھا
خرین (۲)	کڑوا
بے	نمک
تُرند (۳)	جذباتی

---

(۱) لیچ نے ''پیون'' (Piun) لکھا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی ''Sour'' یعنی، کٹھا، کیا ہے۔ کٹھا، کو براہوئی میں ''سور'' کہتے ہیں۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی (Salt adi) یعنی ''نمکین'' کیا ہے۔ ''نمکین'' کو براہوئی میں ''بے بےاِی'' کہتے ہیں۔

نیاری (صحبانہ)	ناشتہ
باسنی (۱)	گرمی
سیخا	چھاؤں
دسپاک	رومال
دے (۲)	سورج
اِستار	ستارہ
نوک (۳)	نیا چاند
توبے	پورا چاند
سُم (۴)	گولی
مَت	پہاڑی بکرا
اُرا	گھر
دے ٹک	مشرق
شرّو	اچھا

---

(۱) لیچ نے یہاں ''باسن'' (Basun) یعنی ''گرم'' لکھا ہے۔

(۲) براہوئی میں ''دے'' کے دو معنی ہیں۔ ایک ''سورج'' اور دوسرا ''دن''۔

(۳) لیچ نے ''نوخ'' (Nokh) لکھا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی ''Arrow'' یعنی ''تیر'' کیا ہے۔ براہوئی میں ''تیر'' کو ''تیر'' ہی کہتے ہیں۔

گنڈو(۱)	چھوٹا
چُک	پرندہ
خاخو	کوّا
گنجشک	چڑیا
دَندان	دانت
اَور	انگلی
کٹ	چارپائی
ڈغار(۲)	زمین
کونٹ	قالین، اُونی دری
موزہ(۳)	جوتا
بیڑی	کشتی
مَش	پہاڑ
پاٹ(۴)	لکڑی

(۱) لیچ نے ''گونڈو'' (Gando) لکھا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی (Ground) یعنی ''میدان'' کیا ہے۔ دراصل براہوئی میں ''میدان'' کو ''میدان'' اور ''پٹ'' ہی کہتے ہیں۔

(۳) لیچ نے صرف ''موز'' (Moz) لکھا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی ''Strick'' یعنی ''لاٹھی'' کیا ہے۔ براہوئی میں ''لاٹھی'' کو ''لٹ'' کہتے ہیں۔

خاخر	آگ
تناب(۱)	رسی
بۓ	گھاس
درخت	درخت
پٹاٹہ۔آلو(۲)	آلو
زڑدلو	زردلو(۳)
شفتالو	آڑو(۴)
ہنار	انار(۵)
صوف	سیب
تُوت	توت
شہتُوت(۶)	توت سے بڑا توت

(۱)براہوئی ''تناب'' کے علاوہ ''چھٹ'' ریز بھی بولتے ہیں۔

(۲)لیچ نے اس کے معنی ''A fruit'' یعنی ''پھل'' کیا ہے۔

(۳)لیچ نے یہاں صرف ''A fruit'' یعنی ''پھل'' لکھا ہے۔

(۴)لیچ نے یہاں صرف ''A fruit'' یعنی ''پھل'' لکھا ہے۔

(۵)لیچ نے یہاں صرف ''A fruit'' یعنی ''پھل'' لکھا ہے۔

(۶)لیچ نے یہاں صرف ''A fruit'' یعنی ''پھل'' لکھا ہے۔

سنجت (۱)	سنجت
زَرغوش (۲)	سونف
اسپیدار (۳)	سُفیدہ
آہن گر	آہن گر
زرگر	سنار
مولث (۴)	دھواں
اودَست	پاخانہ، پیشاب
خسی	مکھن
خریش	دیسی گھی
غلہ	غلہ، اناج
پریش (۵)	کنگنی

---

(۱) لیچ نے یہاں صرف ''A fruit'' یعنی ''پھل'' لکھا ہے۔

(۲) لیچ نے اصل ''زغونچ'' (Narghoonch) لکھا ہے اور اس کے معنی ''پھل'' کیا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی ''A fruit'' یعنی ''پھل'' لکھا ہے۔

(۴) لیچ نے اصل ''مولٹ'' (Molt) لکھا ہے او اس کے معنی ''Milk'' یعنی ''دودھ'' کیا ہے۔ دراصل براہوئی میں ''دودھ'' کو ''پرواڵ'' (Purwalh) کہتے ہیں۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی (Cheena) لکھا ہے۔

شال	چادر
بُنگا	انگوٹھی
مُرغن(ا)	لمبا،طویل
ہُرّ	گہرا
دروازہ(۲)	دروازہ
کرپاس	کپاس
کھیس	کمبل
دُرسم	بکری کے بال
سل	چمڑہ
تہو	ہوا
گسکُن (۳)	مرگئے (ہم)

(ا) لیچ نے یہاں ''گنڈ'' (Gwand) لکھا ہے۔جس کے معنی ''چھوٹا'' ہے۔لیکن لیچ نے اس کے معنی ''Long'' یعنی ،لمبا، کیا ہے اور گُمنڈ کے بعد ،مرغن، لفظ درج کیا ہے اور اس کے معنی ''Broad'' یعنی کشادہ، کیا ہے۔

دراصل براہوئی ''کشادہ'' کو ''شابیت'' کہتے ہیں۔اس کیلیئے ہم نے ''گمنڈ'' لفظ کو حذف کیا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی ''Dead'' یعنی، مراہوا، کیا ہے۔دراصل مراہوا، کو براہوئی میں ''کھوکا'' کہتے ہیں۔

نُت	آٹا
گوازی	کھیل
مُچ	مُکا
مَین	کیچڑ (کیچڑ میں پھنس جانا)
مُرُو	خرگوش
دَغر	بکری کا بچہ
سور	بھیڑ کا بچہ
خڑ	مینڈھا
دُروغ (۱)	جھوٹ
جہندم/جاندم (۲)	جنوب
بینگُن	بھوک
راست	سچ
قطُب	مغرب

(۱) لیچ نے یہاں ''دَرَغ'' (Dragh) لکھا ہے۔

(۲) لیچ نے یہاں ''جنوب'' (Junub) لکھا ہے۔

خواتین کے زیورات(Ornaments of women)

دیوانی	بندیا
جھمک	جھمکا،جمک
دُر	جھمکے، بالا
پُھلی	نتھ
طوق	طوق
تاویز	تعویز
چندن ہار	بڑاہار
کنگڑا(۱)	کنگن
باہینک	چوڑیاں
پادینک	پازیب، پائل
چَھلو	انگوٹھی
خیال	تِل

(۱) لیچ نے یہاں ''دسوانا''(Daswana) لکھا ہے۔

متفرقات (Metals or implements)

براہوئی	اردو
مِس	تانبہ، تانبا
برِنج، برانج	پیتل
آہن	لوہا
فولاد، پولاد	فولاد
سُرف	سیسہ
شوراہ	قلمی شورہ
گوگرٹ	گندھک
پلپل	مرچ
پِیل	ہاتھی
خولم	گندم
سا	جَو
برنج	چاول
سُو	گوشت
بیدیر	سالن
زارچوبہ	ہلدی
خزم	ہرن
خچر	خچر

کُوٹغ	تربوز
مُوچنک	موچنا
تار(۱)	تیرنا
تاس	کھانے کا برتن، کٹوری
تھال	تال
کُدینہ	ہتھوڑا
کڑسان	لکڑی کی بڑی پلیٹ
جوغن	کونڈا، کھول، اوکھلا
خَل	موسل، دسنہ، بٹہ

(۱) لیچ نے یہاں ''لاتِک'' (Latik) یعنی ''بے اخلاق'' لکھا ہے اور اس کے سامنے اس کے معنی ''تیرنا'' یعنی (Sail) کیا ہے۔
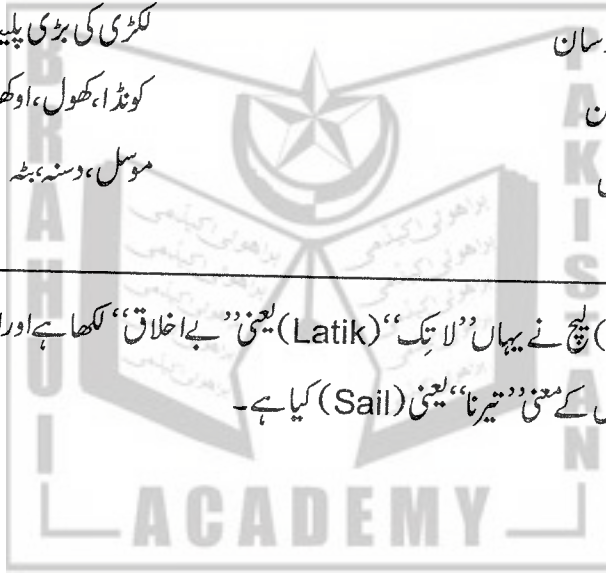
پہاڑی درخت (Trees on the mountains)

خت	دپار
اَپُڑس	جوینپ، ابہل
گون، گُمن	جنگلی پستہ
شیشار	ایک جنگلی درخت

درخت (Tree)

شامپشتیر	پیلے پھولوں والی جنگلی بوٹی
بُوٹُو	بوٹہ، پودا
کَتل	کھجوروں کا تھیلہ
ہوے	ہوے

فعل(Verb)

ہنک (۱)	چلے جا
بَرک (۲)	آ، آجا
تو لک (۳)	بیٹھ
بش مرک (۴)	اٹھو

☆محولہ بالا الفاظ، سب کے سب ''فعل امر'' کے الفاظ ہیں۔

(۱) لیچ نے اس کے معنی ''Go'' یعنی ''جانا'' دیا ہے، دراصل، جانا، کیلئے براہوئی میں ''ہننگ'' لفظ رائج ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی ''Come'' یعنی ''آنا'' دیا ہے۔ ''آنا'' کیلئے براہوئی میں ''بننگ'' لفظ رائج ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی ''Sit'' یعنی بیٹھنا، یا ''بیٹھو'' دریا ہے۔ دراصل براہوئی میں ''بیٹھنا'' کیلئے ''تولنگ'' اور ''بیٹھو'' کیلئے ''تول'' لفظ موجود ہیں۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی ''Get up'' یعنی ''اٹھنا'' یا ''اٹھو'' دیا ہے۔ براہوئی میں ''اٹھنا'' کیلئے ''بش مننگ'' اور ''اٹھو'' کیلئے ''بش مہ'' کے الفاظ بولے جاتے ہیں۔

خاچک (۱)	سوجا
بش کبوتا (۲)	جگاؤ، اٹھاؤ

فعل متعدی (Verb translitive)

کُنگ (۳)	کھا
دیر کُنگ (۴)	پانی پیو
جنگ کرک (۵)	جنگ کرو، جھگڑا کرو

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی ''Sleep'' یعنی ''سونا'' لکھا ہے۔ دراصل براہوئی میں ''سونا'' کیلئے ''خاچنگ'' لفظ رائج ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی ''Awake'' یعنی ''جاگنا'' لکھا ہے، براہوئی میں اس کیلئے ''بش مننگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ نے ''کُنغ'' (Kunakh) لکھا ہے اور اس کے معنی ''eat'' یعنی ''کھانا'' کیا ہے، ''کھانا'' کیلئے براہوئی میں ''کُننگ'' لفظ، مستعمل ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی ''Drink'' یعنی ''پیا'' کیا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ ''پینا'' یا، پینے، کیلئے براہوئی میں تننگ، کش ہے۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی ''Quarrel'' یعنی ''جھگڑا'' کیا ہے، براہوئی میں اس کیلئے ''جنگ کننگ'' لفظ مستعمل ہے۔

تخ (۱)	رکھو
تول کرک (۲)	وزن کرو
ہرف ہن (۳)	اٹھاؤ لے جاؤ
خلبو (۴)	مارو
سکھبو تہ (۵)	برداشت کرو
خلاس کرک (۶)	ختم کرو

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی "Place" یعنی "رکھنا" کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے "تخنگ" لفظ مستعمل ہے۔

(۲) لیچ نے "تور کرک" (Tor karak) لکھا ہے، اور اس کے معنی "Weight" یعنی "وزن کرنا" کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے "تول کننگ" لفظ رائج ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی "Take away" یعنی "لے جانا" کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے "دننگ" لفظ موجود ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی "Beat" یعنی "مارنا" کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے "خلنگ" لفظ موجود ہے۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی "Bear away" یعنی "برداشت کرنا" کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے "سکھنگ" لفظ مستعمل ہے۔

(۶) لیچ نے اس کے معنی "Finish" یعنی "ختم کرنا" لکھا ہے۔ اور براہوئی میں اس کیلئے "خلاص کننگ" اور "ختم کننگ" لفظ رائج ہیں۔

ہرفک (۱)	اٹھاؤ
ہرّ بو (۲)	پھاڑنا، چیرو
ہلسو ہتبو (۳)	پکڑکرلے آنا
توارکبو (۴)	بلاؤ
شعرخلش (۵)	گاؤ
راہی کننگ (۶)	بھیجنا، روانہ کرنا

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی ''Take'' یعنی ''اٹھانا'' کیا ہے ، براہوئی میں اس کیلئے ''ہرفنگ'' لفظ موجود ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی ''Rip up'' یعنی پھاڑنا کیا ہے ۔ براہوئی میں اس کیلئے ''ہرنگ'' لفظ موجود ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی ''Bring'' یعنی ''لے آنا'' کیا ہے ۔ براہوئی میں اس کیلئے ''ہتنگ'' لفظ موجود ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی ''Call'' یعنی ''بلانا'' کیا ہے ۔لیکن براہوئی میں اس کیلئے لفظ ،توارکننگ، مستعمل ہے۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی ''Sing'' یعنی ''گانا'' کیا ہے ۔مگر براہوئی میں ''گانا'' کیلئے ''شعرخلنگ'' لفظ رائج ہے اور لیچ کے اصل لفظ (Shair khalt) ہے۔

(۶) لیچ نے یہاں اصل میں ''ہفی'' (Hify) لکھا ہے اور اس کا مطلب ''Send'' یعنی ''بھیجنا'' کیا ہے ۔ ''بھیجنا'' کیلئے براہوئی میں ''روانہ کننگ' اور ''راہی کننگ'' کے الفاظ رائج ہیں اور ہم نے ''راہی کننگ متن میں لکھا ہے۔

ہُبو	(۱)	دیکھو
خفتو	(۲)	سنو
ہیل کننگ	(۳)	سیکھنا
پُھر کہ	(۴)	بھرو
منزل ماس	(۵)	آرام کرنا، ٹھہرنا
پڑغ	(۶)	توڑو
شُولہ	(۷)	ہارو

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی ''Look'' یعنی دیکھنا، کیا ہے۔ اس کیلئے براہوئی میں ''ہُننگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی ''Listen'' یعنی ''سننا'' کیا ہے۔ براہوئی میں ''سننا'' کیلئے دو لفظ ایک ''بِننگ'' اور دوسرا ''خف تو ننگ'' رائج ہیں۔

(۳) لیچ نے یہاں ''رتی کاءِ''ا (Rati kai) لکھا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی ''Fill'' یعنی ''بھرنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں ''بھرنا'' کو ''پھرکننگ'' کہتے ہیں۔

(۵) لیچ کے اصل الفاظ ''موزِل ماس'' (Mauzil mas) ہیں۔

(۶) لیچ نے اس کے معنی ''Break'' یعنی ''توڑنا'' کیا ہے۔ لیکن براہوئی میں اس کیلئے ''پرغنگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۷) لیچ نے اس کے معنی ''Pourpot'' یعنی ''انڈیلنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں ''انڈیلنا اور ''ڈالنا'' کیلئے ''شاغنگ'' لفظ مستعمل ہیں۔

ایتہ	(۱)	دیدو
ہلمہ کہ	(۲)	دوڑو
پالف	(۳)	بھگودو
سِل	(۴)	دھوؤ
سوارمرک	(۵)	سوار ہو جاؤ

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی ''Give'' یعنی ''دینا'' کیا ہے۔ ''دینا'' کیلئے براہوئی میں ''ایتنگ'' لفظ رائج ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی ''Flee'' یعنی ''بھاگ جانا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''ژِنگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ کا اصل لفظ ''دیرتے خلٹ'' (Dirte khalt) یعنی ''پانی میں ڈبونا'' اور ''گیلا کرنا'' لکھا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''پالفنگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۴) لیچ کا اصل لفظ ''لل'' (Lil) ہے، جو اصل ''سل'' ہے لیچ نے اس کے معنی ''Wash'' یعنی ''دھونا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''سلنگ'' بولا جاتا ہے۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی ''Mount'' یعنی ''چڑھنا'' کیا ہے۔ ''چڑھنا'' کیلئے براہوئی میں ''لِگنگ'' اور ''سوار منگ'' لفظ مستعمل ہیں۔ ''لگنگ'' ''چڑھنا'' کے معنی اور ''سوار منگ'' ''سوار ہونا'' کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔

پُوک۔۔نَک ہلبو	(۱)	چومو
دھکہ تننگ	(۲)	دھکہ دینا
گِرنگ	(۳)	باندھنا
گُم کیس	(۴)	گم کرنا
سُست کننگ	(۵)	ڈھیلا کرنا

---

(۱) لیچ کے اصل الفاظ ''Buz halbo'' ''بوز ہلبو'' یعنی ''منہ کا منہ میں میں دے دینا'' ہے، ہم نے موجودہ دور میں مروج الفاظ متن میں درج کیئے ہیں۔ لیچ کے معنی ''Kiss'' یعنی ''چومنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلیۓ ''نک ہلنگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۲) لیچ کے الفاظ ''نتھے مریف'' (Nathe murif) یعنی ''پاؤں کو آگے کرو'' ہے، لیکن اس کے معنی ''Kick'' یعنی ''دھکہ دینا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کے لئے ''دھکہ تننگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ نے یہاں ''گرنیتی'' (Girnety) لکھا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی ''Lose'' یعنی ''کھونا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کے لئے ''گم کننگ'' لفظ رائج ہے۔

(۵) لیچ کے اصل الفاظ ''کائنہ ملہ'' (Qaena mala) ہے اور اس کے معنی ''Loosen'' یعنی ''ڈھیلا کرنا'' کیا ہے۔ ہم نے براہوئی کے مروج لفظ کو متن میں درج کیا ہے۔ ''کائنہ ملہ'' لفظ اب متروک ہوگیا ہے۔

باریم تخنگ (۱)	وزن رکھنا
مُوغ (۲)	سیئو
ہَرف (۳)	اٹھاؤ
تخ تہ (۴)	رکھو
شیف مہ (۵)	جھکو، نیچے ہوجاؤ
دیرکر (۶)	پانی کرو (پگھلاؤ)

---

(۱) لیچ نے اصل میں ''باریم ہمپ'' (Baremehump) یعنی ''وزن اٹھاؤ'' لکھا ہے اوراس کے معنی ''Load'' ''وزن رکھنا'' کیا ہے۔ ''وزن رکھنا'' کیلئے ہم نے متن میں مروج لفظ درج کیا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی ''Sew'' یعنی ''سینا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''موغنگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی ''Lift up'' یعنی ''اُٹھانا'' کیا ہے۔ ''اٹھانا'' کیلئے براہوئی میں ''ہرفنگ'' اور ''ہفنگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی ''Put down'' یعنی ''رکھنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں ''رکھنا'' کیلئے ''تخنگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی ''Stoop'' یعنی ''جھکنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''جھکینگ'' اور ''شیف مہ'' لفظ مروج ہے۔

(۶) لیچ نے اس کے معنی ''melt'' یعنی ''پگھلانا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''دیر کننگ'' لفظ مروج ہے۔

خلبو (۱)	مارو
جوکہ تننگ (۲)	ٹیک لگانا
تالان کبو (۳)	پھیلاؤ، بچھاؤ
چھٹ تبو (۴)	پھیلاؤ
دیر چھٹ تبو (۵)	پانی چھڑکاؤ

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی ''Kill'' یعنی ''مارنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلیئے ''خلنگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۲) لیچ نے اصل میں یہاں ''تُغ بفک'' (Tugh bafak) یعنی ''نیند نہیں آتی'' کیا ہے اور ہم نے انگریزی معنی کے مناسبت سے براہوئی لفظ درج کیا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی ''Spread'' یعنی ''پھیلانا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلیئے ''تالان کننگ'' اور ''شاغنگ'' کے الفاظ مستعمل ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی ''Scatter'' یعنی ''پھیلنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلیئے ''تالان مننگ'' لفظ مروج ہے۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی ''Sprinkle'' یعنی ''چھڑکنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلیئے ''چھٹ تننگ'' لفظ مستعمل ہے۔

رسینگبو (۱)	پہنچو
کُورنگ (۲)	پھیڑنا
کھڈخلبو (۳)	گڑھا کھودو
قبرکبو (۴)	قبر کرو۔ دفن کرو
تارخلبو (۵)	تیرا کی کرو

---

(۱) لیچ نے اصل میں ''رسیبو'' (Rase bo) لکھا ہے جو اصل میں رسیمبو (Rasembo) ہے، اس نے اس کے معنی ''Arrive'' یعنی ''پہنچنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''رسینگبو'' لفظ مستعمل ہے۔ ''رسیمبو'' کے معنی بھی وہی ہے جو ''رسینگبو'' لفظ کی ہے۔

(۲) لیچ نے یہاں ''سُکا کر'' (Soka kr) یعنی ''تندرست وتوانا کرو'' لکھا ہے۔ لیکن اس کے معنی ''Wrap'' یعنی ''پھیڑنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں پھیڑنا، کیلئے ''پھیڑنگ'' لفظ مروج ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی ''Dig'' یعنی ''کھودنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کے لئے ''خُتنگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی ''Bury'' یعنی ''دفن کرنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''گور کننگ''، ''پور ینگ''، ''دفن کننگ'' لفظ مستعمل ہیں۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی ''Swim'' یعنی ''تیرنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''تار خلنگ'' لفظ مستعمل ہے۔

نیشتارخلبو	(۱)	تیرا کی کرو
ٹبی خلبو	(۲)	غوطہ لگاؤ
دھڑبو	(۳)	اترو
بیڑی آسوارمبو	(۴)	کشتی پرسوار ہوجاؤ
چٹبو	(۵)	چاٹو
گٹ ہلبو	(۶)	کاٹو

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی بھی ''تیرنا'' کیا ہے۔اس کیلیئے صفحہ 79 کا حوالہ نمبر 5۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی ''Duck'' یعنی ''غوطہ لگانا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلیئے ''ٹبی خلنگ'' اور ''گھت خلنگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی ''Land'' ''اترنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلیئے ''دھڑنگ'' اور ''شیف مننگ'' کے الفاظ مستعمل ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی صرف ''Embark'' یعنی ''سوار ہونا'' کیا ہے ۔اور ''بیڑی'' کے لفظ کو معنی میں حذف کردیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلیئے ''سوارمننگ'' کا لفظ مستعمل ہے۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی ''Lick'' یعنی ''چاٹنا'' کیا ہے ۔براہوئی میں اس کیلیئے ''چٹینگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۶) لیچ نے اس کے معنی ''Bite'' یعنی ''کاٹنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلیئے ''گٹ ہلنگ'' اور ''ڈلنگ'' کے الفاظ مستعمل ہے۔

گلم کر	(۱)	گھونٹ لو
دَسبو	(۲)	بوؤ
لنگارکبو	(۳)	ہل چلاؤ
خُلبو	(۴)	ڈرو
سماکیس	(۵)	اندازہ کرو

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی ''Suck''یعنی ''چوسنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''چُوشنگ''لفظ مستعمل ہے ۔اور''گھونٹ لینا'' کیلئے براہوئی میں ''گُلم کننگ''لفظ مروج ہے۔

(۲) لیچ نے یہاں ''چھٹ تیبو''یعنی''چھڑکاؤ'''' پھلاؤ'' لکھا ہے۔اوراس کے معنی ''Sow''یعنی''بونا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''دسنگ''لفظ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی''Plough''یعنی''ہل چلانا'' کیا ہے۔براہوئی میں اس کیلئے''لنگارکننگ''لفظ مروج ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی''Fear''یعنی''ڈرنا'' کیا ہے۔براہوئی میں اس کیلئے ''خُلینگ''لفظ مروج ہے۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی''Guess''یعنی''اندازہ کرنا'' کیا ہے۔براہوئی میں اس کیلئے''اندازہ کننگ''اور''سماکننگ'' کے الفاظ مستعمل ہے۔''سماکننگ'' کےاور بھی معنی ہیں،جیسا بیدار ہونا،اور جاگنا۔

زندہ مہ	(۱)	زندہ ہوجاؤ
نُسہ	(۲)	پیسو
گہہ	(۳)	مرجاؤ
ہوغ	(۴)	روؤ
خَتنگ	(۵)	پھینکنا

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی ''Live'' یعنی ''رہنا'' کیا ہے۔ ''رہنا'' کیلئے براہوئی میں ''رہینگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی ''Grind'' یعنی ''پیسنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''نُسنگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی ''Die'' یعنی ''مرنا'' کیا ہے۔ ''مرنا'' کیلئے براہوئی میں ''کنگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۴) لیچ نے اصل میں ''ہاغ'' (Hagh) لکھا ہے اور اس کے معنی ''Weep'' یعنی ''رونا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''ہوغنگ'' لفظ مستعمل ہے

۔

(۵) لیچ نے اصل میں یہاں ''ہَرَبِٹ'' (Harra bit) یعنی ''چیر پھاڑ کر پھینکنا'' لکھا ہے اور اس کے معنی ''Throw away'' یعنی ''پھینکنا'' کیا ہے۔

اِلینگ	(۱)	جانے دینا
خَلِش	(۲)	بجاؤ
مَخبو	(۳)	ہنسو
شُوکارکشہ	(۴)	سیٹی بجاؤ
جَکہ	(۵)	کھانسو

---

(۱) لیچ نے اصل میں ''ہیتہ کاءِ''(Hetakai) یعنی ''دیکر روانہ کرو'' لکھاہے۔اور اس کے معنی ''Let go'' یعنی ''جانے دینا'' کیا ہے۔ہم نے انگریزی معنی کی مناسبت سے براہوئی میں لفظ دیا ہے۔

(۲) لیچ نے خلث (Khalt) یعنی ''مارنا'' لکھاہے ۔ دراصل ''خلِش'' کے تین معنی ہیں۔ایک ''مارنا'' دوسرا ''بجانا'' اور تیسرا ''درد'' جملے کی مناسبت سے ''خلِش'' لفظ سے معنی نکالی جاتی ہے۔یہاں ''خلِش'' سے مراد بجاؤ ہے۔یعنی موسیقی کے کسی آواز کو بجانا مطلب ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی ''Play games'' یعنی ''کھیل'' دیا ہے۔''کھیل'' کیلئے براہوئی میں ''گوازی'' لفظ مروج ہے۔

(۴) لیچ نے یہاں ''شُوکار کشے'' (Shukar kashe) یعنی ''سیٹی بجائے'' لکھاہے اور اس کے معنی (Wistle) یعنی ''سیٹی بجانا'' لکھاہے ۔اس کیلئے براہوئی میں ''سیٹی خلنگ'' یا ''شوکار خلنگ'' لفظ مروج ہیں۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی ''Cough'' یعنی ''کھانسنا'' کیا ہے ۔ براہوئی میں اس کیلئے ''جکینگ'' لفظ مروج ہے۔

ہچان	(۱)	چھینکو
تُف کہ	(۲)	تھوکو
پِلّتبو	(۳)	دبانا، ملنا
تھڑبو	(۴)	کاٹو، ذبح کرو
تول کہ ہلٹ	(۵)	تول کر کے لو
حساب کبو	(۶)	حساب کرو، گنو

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی ''Sneeze'' یعنی ''چھینکنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کے لئے ''ہچانگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی ''Spite'' یعنی ''تھوکنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''تُف کننگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ نے اصل میں ''پلٹبو'' (Piltibo) یعنی (Shampoo) ''ملنا'' لکھا ہے۔ ہم نے متن میں مروج براہوئی لفظ درج کیا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی ''Cut'' یعنی ''کاٹنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''تھڑنگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۵) لیچ نے یہاں ''تول کہ ہلٹ'' (Tolka halt) لکھا ہے۔ اور اس کے معنی ''Weight'' یعنی ''تولنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''تولینگ'' یا ''تورینگ'' لفظ مروج ہے۔

(۶) لیچ نے اس کے معنی ''Count'' یعنی ''گننا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''حساب کننگ'' اور ''لیکہ کننگ'' لفظ مروج ہیں۔

الیبو	(۱)	چھوڑو
کھربو	(۲)	چھیلو، کُریدو
مُوشکیبو	(۳)	پونچھو، رگڑو
ریڑتیبو	(۴)	پھراؤ، لڑکھاؤ
ردکیس	(۵)	بھول جاؤ
شروکر	(۶)	شروع کرو

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی ''Leave'' یعنی ''چھوڑنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''الینگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی ''Scratch'' یعنی ''چھیلنا'' یا ''کُریدنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''کھرینگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی ''Rub'' یعنی ''رگڑنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''مُوشکنگ'' لفظ مروج ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی ''Roll'' یعنی ''لڑھکنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''ریڑتننگ'' لفظ مروج ہے

(۵) لیچ نے اس کے معنی ''Forget'' یعنی ''بھولنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''ردکننگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۶) لیچ نے اس کے معنی ''Begin'' یعنی ''شروع کرنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''شروع کننگ'' لفظ مروج ہے۔

بشخ ایتۂ ِ(۱)	حصہ دیدو
پدائی ایتہِ(۲)	واپس دیدو
خوش مر(۳)	خوش ہوجاؤ
ویڑھ کر(۴)	گھیراؤ کرو
جُلو کننگ(۵)	حملہ کرو
آرام کبو(٦)	آرام کرو، ٹھیرو

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی ''Distribute'' یعنی ''تقسیم کرنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''بشخ کننگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی ''Give back'' یعنی ''واپس کرنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''پدا تننگ'' لفظ مروج ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی ''Rejoice'' یعنی ''خوش ہونا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''خوش متنگ'' لفظ مروج ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی ''Besiege'' یعنی ''قید کرنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''قید کننگ'' لفظ مروج ہے۔

(۵) لیچ کے اصل لفظ ''رُوش کر'' (Wrush kar) یعنی ''منہ پر خراش کرو'' ہے، اس لئے ہم نے اس کے معنی کے مطابق براہوئی لفظ متن میں درج کیا ہے۔

(٦) لیچ نے اس کے معنی ''Stop'' یعنی ''ٹھیرنا'' کیا ہے۔ ''ٹھیرنا'' کیلئے براہوئی میں ''سَلنگ'' لفظ مروج ہے۔

مُسُن کر (۱) اُلٹا کرو

تما (۲) گِرا

بُڑزاکر (۳) اوپر کرو

تَفبو (۴) باندھو

ریفبو (۵) دھوکہ دو

سوداکیس (٦) بیچھنا

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی ''Upset'' یعنی ''پریشان کرنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''پریشان کننگ'' لفظ مروج ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی ''Fell down'' یعنی ''گرنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''تمنگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی ''Open'' یعنی ''کھولنا'' کیا ہے۔ ''کھولنا'' کیلئے براہوئی میں ''مَلِنگ'' لفظ مروج ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی (Shut) یعنی ''بند کرنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''بند کننگ'' لفظ مروج ہے۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی ''Decieve'' یعنی ''دھوکا دینا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''دھوکہ تننگ'' لفظ مروج ہے۔

(٦) لیچ کے اصل الفاظ ''توندا کیس'' (Tonda kes) ہیں اور اس کے معنی ''Sell'' یعنی ''بیچھنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''سوداکنگ'' لفظ مستعمل ہے۔

ہلبو	(۱)	لے لو
چڑّ ینگ	(۲)	گھومنا
بَرام کر	(۳)	شادی کرو
شوِلو	(۴)	حجامت کروں یا منڈھوں
راہی کر (روانہ کر)	(۵)	روانہ کرو

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی ''Buy'' یعنی ''خریدنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے 'بہا اٹ ہلنگ'' یا 'ہلنگ'' کے الفاظ مستعمل ہیں۔ ''ہلنگ'' لفظ سے ایک اور معنی بھی نکلتا ہے۔ جو متن میں درج کیا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی ''Wander'' یعنی ''اِدھر اُدھر کرنا'' کیا ہے۔ لیکن براہوئی میں ''دانگ ہینگ کننگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی ''Marry'' یعنی ''شادی کرنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''برام کننگ'' لفظ مروج ہے۔

(۴) لیچ نے اصل میں (تھوِلف) ''Tholif'' لکھا ہے۔ اور اس کے معنی ''Shave'' یعنی ''داڑھی کرنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''شولفنگ'' لفظ مستعمل۔ ''شولفنگ'' کے ایک اور معنی بھی ہے۔ یعنی 'ہارنا''۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی ''Dispatch'' یعنی 'روانہ کرنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''روانہ کننگ'' لفظ مستعمل ہے۔

باسِفبو (۱)	گرم کرو، اُبالو
سجی کبو (۲)	بھونو، کباب کرو
بِس (۳)	تلو

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی ''Boil'' یعنی ''اُبالنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''باسِفنگ'' لفظ مروج ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی ''Roast'' یعنی ''بھونا'' یا ''کباب کرنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''سجی کننگ'' لفظ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی ''Fry'' یعنی ''تلنا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''بِسنگ'' اور ''تزینگ'' الفاظ مستعمل ہیں۔
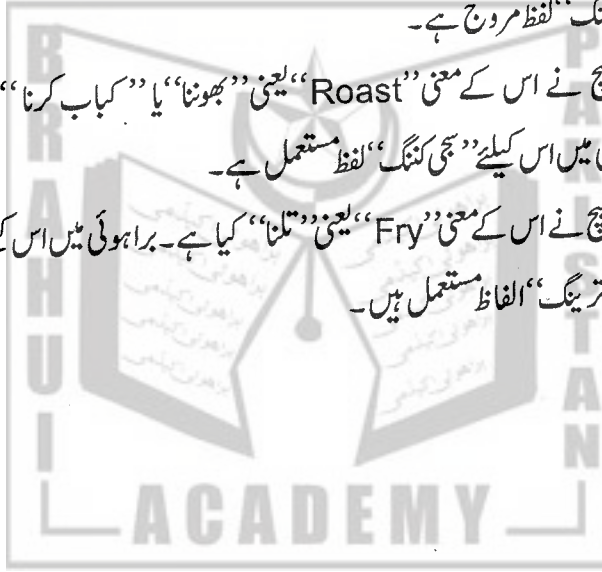
ناقص مرکبات اور مکالمات

(Phrases and Dailogues)

(مبارکباد کا فوری تبادلہ جو کہ میٹنگ میں شامل پارٹیوں کی طرف سے کیا جائے)

خواجہ بَسُس	(۱)	آپ آئے
دُراخ جوڑاُس؟	(۲)	اچھے اور خوش باش ہیں؟
ماک نادُراخو؟	(۳)	آپ کے بیٹے ٹھیک ہیں؟
ایلمک نادُراخو؟	(۴)	آپ کے بھائی ٹھیک ہیں؟

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی ''You are welcome'' یعنی ''آپ کو خوش آمدید'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''خواجہ بخیرٹ'' کا جملہ مستعمل ہے۔

(۲) لیچ نے یہاں صرف ''درخس'' (Dur khus) لکھا ہے، جو اصل میں ''دراخ اس'' ہے۔

(۳) لیچ نے یہاں حروف اضافت کیلئے ''نے'' استعمال کیا ہے۔ ہم نے اس کی جگہ بلکہ ہر جگہ ''نا'' لکھا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی ''Your brothers are they'' یعنی ''آپ کے بھائی کیسے ہیں؟'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''ایلمک نا اَمر و؟'' کا جملہ مروج ہے۔

قبیلہ نا دُراخے؟(۱)	تمہارے خاندان والے ٹھیک ہیں؟
شہرنا دُراخے؟(۲)	آپ کے شہر والے ٹھیک ہیں؟
یار ہمراہ نا دُراخے؟	تمہارے خاندان والے ٹھیک ہیں؟
شرِدُراخ اُس؟	آپ اچھے اور خوش باش ہیں؟
دراخ خیرٹی اُس؟	= =
دراخ جوڑ اُس؟	= =
شکر کہ بسُس	شکر ہے تم آئے
شکر کہ نا اُراٹی بسُس	شکر کہ تم ہمارے گھر آئے
نے خدا ایس	خدا تمہیں لائے
حیدرآباد نا کسراُرا کانے؟(۳)	حیدرآباد کا راستہ کہاں سے ہے؟

(۱) لیچ نے اس کے معنی "Your family are well" یعنی "آپ کے خاندان والے کیسے ہیں؟" براہوئی میں اس کیلئے "قبیلہ، خاہوت نا امرے؟" کا جملہ مستعمل ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی "Your city are well" یعنی "آپ کے شہر والے کیسے ہیں؟" کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے "شہرناک نا اَمرو؟" کا جملہ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ نے حیدرآباد کا نام "حیدراواد" (Haidarawad) لکھا ہے۔ اور اس کے معنی "Which is the road to Hyderabad" یعنی "حیدرآباد کا کونسا راستہ ہے؟" کیا ہے۔ اس کیلئے "حیدرآباد نا اراکسرے" مروج ہے۔

کنے نشان ایتبو (۱)	مجھے دکھاؤ
ای حیدرآباد آءِ کاوہ	میں حیدرآباد جاؤں گا
او کاریم ءِ ای ہچ کپروٹ	میں یہ کام کبھی نہیں کروں گا
اگر نم پارے نما خاطرا نکاریم ءِ کیوہ (۲)	اگر آپ کہتے ہیں تو تمہارے لیئے کام کرونگا
داشہرٹی ننے ککڑ دوتموءِ	کیا گاؤں میں مجھے مرغا ملے گا؟
داشہر ناپن انت ءِ؟ (۳)	اس شہر کا نام کیا ہے؟
داشہرٹی سرکار نا مالیات اَخدرءِ؟	اس شہر میں حکومت کا کتنا حصہ ہے؟
داشہر نا مالیات بیست پنج ہزار سال نائے	اس شہر کی پیداوار پچیس ہزار فی برس ہے

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی "Point it out to me" "یعنی" مجھے اس کا بتاؤ" کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلیئے "کنے دانا پابو" کا جملہ مستعمل ہے۔

(۲) لیچ نے اس کے معنی "If you tell me for your sake i will do the thing" "یعنی" اگر تم اپنے لیئے بتاؤ گے تو میں یہ کام کروں گا" کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلیئے "اگہ نی تینکہ پاسہ تو ای دا کاریم ءِ کیوہ" جملہ مستعمل ہے۔

(۳) لیچ کا جملہ یہ ہے "دا شہر ناپن دیرءِ" (Da shahar na pin dere) یہاں "دیرءِ" حروف استفہام غلط استعمال کیا ہے۔ "دیرءِ" حروف استفہام انسانوں کیلیئے استعمال ہوتا ہے۔

نی انت خوم سے اُس؟	تم کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہو؟
ای بھاز پنداہ کرینُٹ داسادمدرینگاٹ (۱)	میں نے بڑی مسافت کی ہے اب تھک گیا ہوں
ہُلی آسوار اسُٹ دم درینگنٹٹ (۲)	میں گھوڑے پر سوار تھا اور میں تھکا ہوا نہیں ہوں
نے مارارے؟	تمہارا بیٹا ہے؟
نے مسٹر ارے؟	تمہاری بیٹی ہے؟
بھاز سال مریک پیدامسنے	اسے پیدا ہوئے کتنے سال ہوئے ہیں؟
دُوانزدہ سال ناءِ پیدامسنے	وہ بارہ سال پہلے پیدا ہوئی ہے
میرنا بھاز لشکر ارے؟	کیا میر کا لشکر بڑا ہے؟
داہُلی نا بہا انُسے؟	اس گھوڑے کی قیمت کیا ہے؟
ایلم پنچ صداٹ سوداکرینُٹ تیناہُلی ءِ	بھائی میں نے گھوڑا پانچ سو میں بیچ دیا ہے
جُوان کرینس کہ سوداکرینس	تم نے یہ گھوڑ بیچ کر اچھا کیا ہے۔
بھاز مسنے؟	یہ بڑی رقم ہے؟

---

(۱) لیچ کا اصل جملہ یہ ہے''ای بھاز پنتھ کرینٹ دن دنگائرنٹ''(Ee baz panth karinut dan dangaernut)

(۲)لیچ کا اصل جملہ یہ ہے''ہلی آسوار مست دم دوت''(Hully a swar masut dam dawat)

ہُلی آچست کرسوار مرک (۱)	گھوڑے پراچھی طرح سوار ہو جاؤ
سہی مریس کسرٹ دُز بھاز اُرے پھلورنے	احتیاط کرنا راستے میں بہت چور ہیں وہ لوٹ لیں گے
داکسرٹ ڈھون ارے؟ ای دَیر کنیوہ (۲)	کیا راستے میں کوئیں ہیں؟ میں پانی پیونگا
بَریسہ کہ کان	آؤ گے تو چلیں
بَفرہ نے تو	میں تمہار ساتھ نہیں جاؤں گا
بریوہ ای تون نا	میں تمہارے ساتھ چلوں گا
کنے رخصت ایتہِ کاو (۳)	اجازت دیں، میں جاؤں
روپئی نا بیر بھاز تیسہ؟ خواجہ بھازُو (۴)	ایک روپئے کے کتنے بیر دو گے یہ کافی ہیں

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی ''Mount quickly'' یعنی ''جلدی سوار ہو جاؤ'' کیا ہے۔ اور ''ہُلی آ'' یعنی ''گھوڑے پر'' کے الفاظ کے معنی نہیں دیا ہے۔

(۲) یہاں لیچ نے ''کُنیوہ'' کی جگہ ''کِمِف'' (Kimif) لکھا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی ''Give me leave, I will go'' یعنی ''مجھے اجازت دیں، میں جاؤں گا'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''کنے رخصت ایتہِ ای کاوہ'' کا جملہ مستعمل ہے۔

(۴) لیچ نے بھاز کی جگہ ''تابرءِ'' (Tabare) لکھا ہے۔

بھاز تیسہ دا بیرتے آن نی؟(۱)	کتنے دو گے ان بیروں میں سے آپ؟
پنچ سرک تیوہ	میں پانچ سرک دوں گا
ایلم عیدنا مُبارک مرے	بھائی تمہیں عید مبارک ہو
ایمان سلامت مرے(۲)	ایمان سلامت ہو
ناعید مبارک مرے(۳)	تمہاری عید مبارک ہو
دادے دَہ روپئی ایتہ	اسے دس روپئے دے دیں
اسہ مونو پیسہ ئس تفرہ تہ(۴)	ایک کوڑی پائی بھی نہیں دونگا

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی "What price of these bers?" یعنی "ان بیروں کی کیا قیمت ہے؟" کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے "دا بیر تا رقم/قیمت انسے؟" کا جملہ مستعمل ہے۔

(۲) لیچ نے اس جملے کے دوسرے حصے "ایمان سلامت مرے" کا ترجمہ "May you be Happy" یعنی "دعا ہے کہ خوش رہو" کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے "دعائے کہ خوش مریس" کیا جاتا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کا ترجمہ "And happy eid to you" یعنی "اور تمہیں بھی عید مبارک ہو" کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے "نے عید مبارک مرے" کہا جاتا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کا ترجمہ (I will: not give a monu?) یعنی "میں اسے ایک کوڑی پائی بھی نہیں دونگا" کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے "ای دادے اسہ مونو پیسہ ئس ہم تفرہ" بولا جاتا ہے۔

اَنتئے تفِیسہ تہ مگرنا باوَہ نامال آن گڑائس کائک؟(۱)	کیوں نہیں دیتے ہو؟ کیا تمہارے باپ کی ملکیت سے کچھ جائے گا
او بندغ ٹراہنا۔	وہ آدمی بھاگ گیا۔
او بندغ جنگ ٹی کہسکنے (۲)	وہ آدمی جنگ میں مرگیا
دادے اینومیر بینفینے خلعت (۳)	آج میر نے اسے خلعت پہنا دیا ہے۔
ای حیدر آبادءِ خنانٹ	میں نے حیدر آباد دیکھا ہے۔

---

(۱) لیچ نے اس کا ترجمہ" Why want you give? will it be out of your fathers's property that you refues to give" یعنی "تم کیوں نہیں دوگے؟ تمہارے والد کی ملکیت میں کمی آئے گی، جو تم انکار کر رہے ہو" کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے "نی انتئے تفیسہ؟ نا باوہ نا مال ٹی کمی بریک، کہ نی انکار کننگ ٹی اُس" بولا جاتا ہے۔

(۲) لیچ نے اس کا ترجمہ" That man was killed in battle" یعنی "وہ آدمی جنگ میں مارا گیا" کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے "او بندغ جنگ ٹی کہسفنگا" بولا جاتا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کا ترجمہ(Today the meer presented him with a dess of honour) یعنی "آج میر نے اسے اعزازی لباس تحفتاً دیا ہے" کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے "اینو میر دادے خلعت ئس ٹھیکی تسنے" کہا جاتا ہے۔

براہوئی	اردو
ای حیدرآبادِ خننٹُٹ	میں نے حیدرآباد نہیں دیکھا ہے۔
خل ئس ہلکونے پھڈٹی کنا(۱)	مجھے پیٹ میں درد ہے
اینو باسُنی ءِ	آج گرمی ہے
اینو نخ ءِ	آج سردی ہے
غلہ غاک پوسکن ءُ(۲)	اناج نیا(تازہ)ہے
آہا پوسکن افس۔	نہیں نیا(تازہ)نہیں ہے۔
داغلہ غاک بھازدے ناءُ؟(۳)	یہ اناج کتنے پرانے ہیں؟
آہا بختاور اِراتُو ءِ داغلہ غاتے	بختاور، دو مہینے ہو چکے ہیں اناج کو
ہَر فینٹ(۴)	کاٹا ہے(اٹھایا ہے)

---

(۱) لیچ کا اصل جملہ یہ ہے ”خلٹ ہلکونے پڈٹی کنا“ (Khalh halduni pidati kana)

(۲) لیچ نے اس کا ترجمہ ”This food is fresh“ یعنی ”کھانا عمدہ ہے“ کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ’داکتغ پوسکنو سے‘ بولا جاتا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کا ترجمہ ”This food is of many days“ یعنی ”یہ کھانا کئی دنوں کیلئے ہے“۔ اس جملے کے دو معنی نکلتے ہیں۔ ایک وہ جو ہم نے متن میں درج کیا ہے اور دوسرا وہ جو لیچ نے کیا ہے۔

(۴) لیچ کا اصل جملہ یہ ہے ”ابا بختاور اِراتو ءِ داغلہ غاک ہرفینٹ بختاور“ (Aba bakhtawr ira tue بقیہ صفحہ ۹۸ پر)

داگڑا سے خیسن نا (۱)	یہ سونے کی چیز ہے
ایلم اراجاگہ ناخیسُن سے؟(۲)	بھائی، کس ملک (جگہ) کا سونا ہے
مکران ناخیسُن یا قندھارنا سے؟	مکران کا سونا ہے یا قندھار کا؟

ایلم ،ایدتہ خدا چائے ایہن اوارے تو جوانو سے (۳) بھائی یہ تو خدا ہی جانتا ہے لیکن ہے تو اچھا۔

صفحہ ۹۸ کا بقیہ) da ghalaghak harfenut bakhtawar ''ور اس کے معنی لیچ نے'' No i reaped it two months ago, you bakhtawar ''یعنی نہیں، بختاور میں نے یہ دو ماہ قبل بویا تھا،۔ بختاور'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کے لیئے'' آھا، بختاور ای ارا تو مہالو داتے دساسٹ ''بختاور'' بولا جاتا ہے۔

(۱) لیچ اس کے معنی'' This article is of gold ''یعنی'' یہ سونے کا زیور ہے۔'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلیئے'' داخیسن ناسہت سے'' بولا جاتا ہے۔

(۲) لیچ کا اصل جملہ یہ ہے'' مکران آخیسن اسے، یا قندھارنا اِتے'' (Mekran na khisun ase, ya candar na ite)

(۳) لیچ کا اصل جملہ یہ ہے'' ایلم ایتہَ خدا چوءُ اریتے جوان اُوستِ''

(I'Lum eta khuda chou oe arete jwan asit)

داروپئی ناگڑا سے (۱)	یہ روپے کی چیز ہے
کاٹم ءِ پالفبو شولبو (۲)	سر دھوئیں اور منڈ ئین
کنابوٹے جوڑ کرینے ساحل (۳)	میرے بوٹ کو بنایا (مرمت) ہے ساحل نے
نبشت کبوداکاغداتے (۴)	ان کاغذوں کو لکھیں
گداتے سل (۵)	سر کے چادر کو دھوئیں
پیہن کتا	انکو سفید (چمکائیں) کریں

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی ''This is silver article'' یعنی ''یہ چاندی کا بنا ہوا زیور ہے'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''دا پیہن (زر) نا جوڑ کرو کا سہت سے'' بولا جاتا ہے۔

(۲) لیچ نے اس جملے کے معنی ''Wash and shave my head'' یعنی ''دھوئیں اور میرا سر منڈیں'' کیا ہے۔

(۳) لیچ نے اس جملے کے معنی (The gentelmen had drawn my picture) یعنی ''اس نوجوان نے میری تصویر کھینچی ہے'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''داورنا کنا فوٹو ءِ ہلکنے'' بولا جاتا ہے۔

(۴) لیچ نے اس جملے میں ''نبشت'' (Nabisht) لفظ تحریر کرنے کی معنی میں استعمال کیا ہے، آج کل اسے ''نوشتہ'' (Nivishta) بولا اور لکھا جاتا ہے۔

(۵) لیچ نے اس کے معنی ''Wash the clothes'' ''کپڑے دھوئیں'' کیا ہے۔ براہوئی میں س کیلئے ''پچاتے سل'' بولا جاتا ہے۔

شہرٹی رسینگا خیرٹ(۱)	شہر میں صحیح سلامت پہنچا
پیشن ہن گم مرک (۲)	باہر جاؤ گم ہو جاؤ
براہوئی ناہیتے ہچ تپرہ	میں براہوئی کا ایک لفظ تک نہیں جانتا۔
روپئی ہلک	پیسے لیں
سوگو کرک	مظبوطی سے تھامیں
تینٹو تخک (۳)	اپنے پاس رکھیں
ٹکی آن شیف مرک	گھوڑے سے اترو

---

(۱)اس جملے کے دو معنیں ہیں ایک وہ جو واحد متکلم ہے۔اور دوسرا وہ جو واحد غیب کیلئے بولا جاتا ہے جو متن میں درج کیا گیا ہے۔واحد متکلم کیلئے ''شہرٹی رسینگاٹ خیرٹ'' بولا جاتا ہے۔

(۲)لیچ نے اس جملے کی معنیٰ '' Get out, do away with your self , fellow'''' نکل جاؤ، اپنے آپ کو نکالو دوست'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''پیشن مہ،تینا تینٹ ءِکشہ سنگت''بولا جاتا ہے۔

(۳) لیچ کا اصل جملہ یہ ہے ''تینٹو (پان سان سخ'' Tenato(pansan)(Sikhakh) اس جملے میں ''پان ، سان' سندھی زبان کے الفاظ ہیں''پان، کے معنی،خوداور'سان' کے معنی،ساتھ کے ہیں،یعنی اپنے (خود کے) ساتھ۔

براہوئی	اردو
بیش آءِ سوار مرک ہلی ریش ءِ	گدھے پر چڑھو، گھوڑے کو زخم ہے
خُلیسہ کنے آن چھروک نا کارہ (۱)	مجھ سے اتنے ڈرتے ہو کہ تمہارا پیشاب بہتا ہے
دریاب خُشک مسنے دیرتہ کتانے مچٹ مسونے	دریا خشک ہوگیا ہے اس میں پانی نہیں ہے یہ کم گہرا ہوا ہے
دانا سیل ءِ کرک	اس کا دیدار (مزہ) کرو
کنے کاریم اَرے نن سیل کپّنہ	مجھے کام ہے ہم دیدار نہیں کریں گے
اِی خُواری بھاز خنانٹ	میں نے بڑی تکلیف دیکھی ہے
چراغ ءِ لِگف	موم بتی جلاؤ
چراغ ءِ گَیف	موم بتی بجھاؤ
دریاوَ! وہیسہ ہنک، ملکاتے آباد کرک غریباک خوش مریر (۳)	دریا! بہتے جاؤ ملکوں کو آباد کرو تا کہ غریب خوش ہو جائیں

---

(۱) لیچ نے اس کے معنی "(You fear me so that you have wet yourself)یعنی "تم مجھ سے اتنے خائف ہو کہ تم نے اپنے آپ کو پسینہ پسینہ کردیا ہے" کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے "نی کنے آن ہنداخہ خُلیسہ کہ تینا تینٹ ءِ خیدی کرینس" بولا جاتا ہے۔

(۲) لیچ نے "خشک" کی جگہ "خراب" (Khrab) لکھا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنی " River! flow on and make the country fertile that the poor may بقیہ صفحہ ۱۰۲ پر '

بھاز سال زِندہ مریس	بہت سال زندہ رہو (خدا کرے)
مسلمان ہشت صد سالِ زندہ مَس پدان گسک	مسلمان آٹھ سو برس زندہ رہا پھر مرگیا
پھر کرینے اِی پالسنٹ (۱)	برسات ہوگئی ہے میں بھیگ چکا ہوں۔
پُچا تے کنا ہیلیو دے آ (۲)	میرے کپڑے دھوپ میں رکھو
اِی حیدر آباد ٹی ارا تو مسنٹ	میں حیدر آباد میں دو ماہ رہ چکا ہوں
براہوئی نا بولی ءِ ہرفیٹ دا سا براہوئی مُسٹ.	میں نے براہوئی زبان سیکھ لی ہے اور اب براہوئی ہوگیا ہوں

بقیہ صفحہ ۱۰۱) be happy'یعنی''دریا! بہتے جاؤ اور ملک کو اتنا سرسبز کرو کہ غریب خوش ہوجائیں'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''دریاو! وہیسہ ہنک ءُ ملکا تے ہنداخہ خرن کرکہ غریباک خوش مریر'' بولا جاتا ہے۔

(۱) لیچ نے اس کے معنی'' The rain has fallen , i have got '' یعنی'' برسات ہوگئی ہے میں بھیگ رہا ہوں'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے '' پھر کرینے ای پالنگ ٹی اُٹ'' بولا جاتا ہے۔

(۲) لیچ نے یہاں ''گُد'' (Gud) کو'' کپڑوں کے معنی میں استعمال کیا ہے، ''گُد'' کو براہوئی'' عورت کے سر کی چادر'' کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔

داشہرٹی جوانو پچ پیدا مروءِ (۱) — اس شہر میں اچھا کپڑا ملے گا

اِی اُسہ تھان ئس ہلیوہ (۲) — میں ایک تھان لوں گا

اِی داتے خراسان آن خرید کرینُٹ (۳) ان کو میں نے خراسان سے خریدا ہے۔

توءَ سے ناحکمت خدانا نک داساءِ جوڑ مرور — خدا کی رحمت (حکم) سے ایک ماہ میں تمہارے ہاتھ پاؤں ٹھیک ہو جائیں گے

اینو خید کرینے (۴) — آج پسینہ نکلا ہے

---

(۱) لیچ نے یہاں ''گد'' کو کپڑوں کے معنی میں استعمال کیا ہے۔ اس جملے کے معنی'' Is there any good cloth produced in that village''یعنی'' کیا اس گاؤں میں کوئی اچھا سا کپڑا بنایا جاتا ہے'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''انت؟ دا خلق/شہرٹی جوانو پچ جوڑ کیرہ'' بولا جاتا ہے۔

(۲) لیچ کا اصل جملہ یہ ہے(I asethan as viathalev)''ای اسہ تھان ئس ویت ہلیو''

(۳) لیچ نے اس کے معنی'' Hake them to khrasan to sell''یعنی''میں ان کو بیچھنے کے لیئے خراسان لے جاؤں گا براہوئی میں اس کے لیئے۔ ای داتے بہا کننگ کہ خراسان آ کاوہ'' بولا جاتا ہے۔

(۴) لیچ نے اس کے معنی'' Today you are perspiring''یعنی'' آج تو آپ پسینہ پسینہ ہوئے جا رہے ہیں'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے ''اینو تو نے بھاز خید کننگ ٹی ءِ'' کیا ہے۔

داشہتوتاک اِراتُوآن گڈ بسرہ	یہ شہتوت دو ماہ میں پک جائیں گے
ای سیوھن اسکا کاوہ پیرناز یارت آءِ بیڑی نامحنت اخدرءِ؟	میں پیر کی زیارت کیلئے سیوھن جاؤں گا کشتی کا کرایہ کتنا ہے؟
داہیتے ءِ ننگُسُٹ	میں نے یہ بات سن لی تھی
داپھُل ءِ گند کشہ	اس پھول کو سونگھیں
داہچانا	وہ چھینکا
صاحب کنے کُلہ ہلکُنے (۱)	جناب مجھے زکام ہو گیا ہے
کیش کرینے (۲)	ناک بہہ رہا ہے
کُکڑاتے تینا چھلہ نناغلہ غاتے کُنگو (۳)	اپنے مرغیوں کو روکو ہمارے اناج کو کھا گئے
اِراروپئی کنے آن خواہا (۴)	مجھ سے دو روپے مانگے

---

(۱) لیچ نے ''ہلکُنے'' کی جگہ ''کلکُنے'' (Kalkune) لکھا ہے۔

(۲) لیچ نے ''کیش'' کی جگہ ''کیشد'' (Keshad) لکھا ہے۔

(۳) لیچ نے اس کے معنیٰ '' Catch the bird , it has eaten all my grain '' یعنی ''اس پرندے کو پکڑیں، اس نے میرا سارا اناج کھایا ہے۔'' کیا ہے۔ براہوئی میں اس کیلئے، داچُک ءِ ہل، داکنا مچاغلہ غاتے کُنگُنے' بولا جاتا ہے

(۴) لیچ نے خواہا'' کی جگہ ''خوایا'' (Khwaya) لکھا ہے۔

تینا پٹاتے شولہ بلن مسنو(۱) اپنے بال کاٹو، بڑھ گئے ہیں۔

---

(۱) لیچ نے ''پٹاتے'' کی جگہ ''غاٹینے''(Ghatine) لکھا ہے۔

پہلا لوک گیت ☆

مارو لعل

گوری مریوہ اُو مار اُو لعل	اے کمسن اے لعل ناب صدقے تیرے
نیتو بَر یوہ اوچُنکا مار جُوان	اے نوخیز جوان آؤں ساتھ تیرے
پاسہ برینہ اُو مار اُو لعل	وعدہ وصل اے کمسن اے لعل ناب
پاسَہ بفیسہ اُو مار اُو لعل	وعدہ وصل لیکن وفا نہیں اے لعل ناب
گُوری مَر یوہ اُو مار اُو لعل	اے کمسن اے لعل ناب صدقے تیرے
نیتو بَر یوہ اُوچُنکا جوان	اے نوخیز جوان آؤں ساتھ تیرے
بَریسہ بَفیسہ اُوچُنکا ورنا	امید وصل ہے یا نہیں اے نوخیز جوان
بامبائے سَلیِسہ اُو گل لالہ	بالائے بام ایستادہ نہ ہو گل لالہ
گُوری مَر یوہ اُو مار اُو لعل	اے کمسن اے لعل ناب صدقے تیرے
نیتو بَر یوہ اُوچُنکا جوان	اے نوخیز جوان آؤں ساتھ تیرے
بَلہ خَنوئے نے اُوچُنکا ورنا	اے نوخیز جواں کٹنی تمہیں دیکھ لے گی
تینا کروئے نے گل سوسن	سوسن تجھے ہتھیا لے گی
گُوری مَر یوہ اُو مار اُو لعل	اے کمسن اے لعل ناب صدقے تیرے
نیتو بر یوہ اوچُنکا جوان	اے نوخیز جوان آؤں ساتھ تیرے

☆ تفصیل کیلئے دیکھئے ''مقدمہ'' صفہ 40 تا 43 تک۔

دوسرا لوک گیت☆

ننے دیرایتہ

اوز بیو ننے دیرایتے	اے حسینہ پلادے ہمیں پانی
نادِ یک ہَنینو ننے دیرایتے	شیرین ہے تیرے ہاتھوں کا پانی پلادے
گودی گدان نا ننے دیرایتے	ملکہ گدان کی پلادے ہمیں پانی
نادِ یک پدِ بینو ننے دیرایتے	خنک ہے تیرے ہاتھوں کا پلادے ہمیں پانی
اُومار نادان ننے دیرایتے	البیلا جوان پلادے ہمیں پانی
نا اللہ نگہبان ننے دیرایتے	اللہ تیرا نگہبان پلادے ہمیں پانی
گودی گدان نا ننے دیرایتے	ملکہ گدان کی پلادے ہمیں پانی
پُھل اُس اُرانا ننے دیرایتے	گل شبستان پلادے ہمیں پانی
بستکہ داسا ننے دیرایتے	بس کر بانکی ادا پلادے ہمیں پانی
کیو نے دلاسہ ننے دیرایتے	دوں تمہیں دلاسہ پلادے ہمیں پانی
چَلّو نادو آٹے ننے دیرایتے	ہاتھوں میں مندری تیرے پلادے ہمیں پانی

☆تفصیل کیلئے دیکھئے مقدمہ، صفحہ ۴۳ تا ۴۶ تک۔

جائزہ نادُوآٹے ننے دیرایتے
وعدہ وصل میں ڈھیل تیرے پلادے ہمیں پانی

دیریک دیرآٹو ننے دیرایتے
ہجٔ مولیاں پنگھٹ پر پلادے ہمیں پانی

سُو اِلیک پیرآٹو ننے دیرایتے
عقیدت مند آستانہء پیر پر پلادے ہمیں پانی

کُپہ پتاسہ ننے دیرایتے
بتاشانہ کھا پلادے ہمیں پانی

نوشکل ءَ کاسہ ننے دیرایتے
نوشکی جانا تیرا پلادے ہمیں پانی

دِیردیر کینہ ننے دیرایتے
پکارتے ہیں ہم پانی پانی پلادے ہمیں پانی

اُز دیر کینہ ننے دیرایتے
پیاس سے نڈھال ہم پلادے ہمیں پانی

خنک ناخماری ننے دیرایتے
تیری آنکھوں میں خمار پلادے ہمیں پانی

شیرین اناری ننے دیرایتے
سرخ مثل انار پلادے ہمیں پانی

چِلَو نازَرے ننے دیرایتے
تیری مندری سنہری پلادے ہمیں پانی

بے شلی ناگرَے ننے دیرایتے
بے اولاد کی اُبھاگی پلادے ہمیں پانی

نادُوک ہَنینو ننے دیرایتے
شیرین ہاتھوں سے پلادے ہمیں پانی

نادُوک پُد ینو ننے دیرایتے
خنک ہاتھوں سے پلادے ہمیں پانی

خُولم ناخَسیلے ننے دیرایتے
گندم خوید ہے پلادے ہمیں پانی

یارنا اصیلے ننے دیرایتے
عاشق نجیب ہے پلادے ہمیں پانی

پُرکہ تاسے ننے دیرایتے
بھردے پیالہ پانی کا پلادے ہمیں پانی

نیم شف ناپاس ءِ ننے دیرایتے
وقت ہے نیم شب کا پلادے ہمیں پانی

اِسپُت موڑہ ننے دیرا یتے　　　　اوسرن اور خشک لوسرن پلادے ہمیں پانی

سلیپہ نی جوڑہ ننے دیرا یتے　　　　ہمراہ رقیب نہ ہو جانِ من پلادے ہمیں پانی

☆تفصیل کیلئے دیکھئے ''مقدمہ'' صفحہ 43 تا 46 تک۔

پہلی براہوئی لوک کہانی

چار دوست

ایک دفعہ چار دوست سفر پر روانہ ہوئے۔ ایک تھا بڑھئی، دوسرا سنار، تیسرا درزی اور چوتھا فقیر۔ ان کے ساتھ کچھ ضرورت کی اشیاء بھی تھیں۔ خدا کا کرنا یہ ہوا کہ وہ رات کو بہت ہی ویران جگہ پر پہنچ گئے۔ جہاں خوف ہی خوف چھایا ہوا تھا، جب اندھیرا چھانے لگا تو انہوں نے لکڑیاں جمع کر کے چولہا جلایا اور ضرورت کے مطابق کھانا پکا کر کھالیا۔ کھانے کے بعد انہوں نے یہ منصوبہ بنایا کہ ایک آدمی باری باری پہرا دے تاکہ رات بخیریت گزر جائے۔ لہٰذا طے یہ ہوا کہ تین آدمی سو جائیں، جبکہ چوتھا آدمی پہرا دے۔ بڑھئی نے کہا کہ سب سے پہلے میں ہی پہرا دوں گا۔ اس پر سب نے ہاں کہی اور سو گئے۔ بڑھئی نے سوچا کہ پہرا بھی دیتا رہوں اور کوئی نہ کوئی کام بھی کرتا رہوں تاکہ وقت اچھی طرح گزر جائے۔ اس نے ادھر اُدھر دیکھا تو اسے ایک موٹی لکڑی نظر آئی۔ اس نے سوچا کہ کیوں نہ اس لکڑی میں سے کوئی چیز بنائی جائے۔ کچھ دیر بعد اس نے لکڑی سے ایک عورت بنا ڈالی۔ جب اس کی باری ختم ہوئی تو وہ سو گیا اور سنار پہرہ دینے لگا۔

سنار نے اِدھر اُدھر دیکھا تو اچانک اس کی نظر لکڑی سے بنی ہوئی عورت پر پڑی۔ وہ بہت ہی حیران ہوا اور خوش بھی ہوا۔ اس نے سوچا کہ میرے بڑھئی دوست نے یہ عورت لکڑی سے بنائی ہے، کیوں نہ میں بھی زیورات بنا کر اس عورت کو پہناؤں۔ اس نے اپنے تھیلے سے زیوارت بنانے کے اوزار نکالے اور کچھ ہی دیر بعد سونے کا ہار، بالیاں، کنگن اور دوسرے زیور تیار کر ڈالے اور اس عورت کو پہنا دیئے۔ اس کے بعد درزی کے پہرے کی باری آئی اس نے دیکھا کہ قریب ہی لکڑی سے بنی ہوئی عورت موجود ہے اور اس نے زیور بھی پہنے ہوئے ہے۔ بہتر ہوگا کہ اب میں اسے کپڑے سی کر پہناؤں اور کچھ ہی دیر بعد اس نے عورت کیلئے ایک خوبصورت لباس سی ڈالا۔ اپنی باری ختم ہونے سے پہلے اس نے عورت کو کپڑے پہنائے اور اسے مکمل کر دیا۔

اب فقیر جاگ اٹھا، اس نے نظر پھیرا کر اِدھر اُدھر دیکھا تو اسے لکڑی سے بنی ہوئی عورت نظر آئی۔ اس نے حیران ہو کر کہا کہ یا خدا اتنی خوبصورت عورت! لیکن افسوس کہ اس میں جان نہیں''۔ پھر اس نے دعا مانگ کر کہا ''او میرے خدا! میں آپ کا بہت شکر گزار رہوں گا، اگر تم اس عورت میں جان ڈالو گے۔'' مہربان خدا نے اس کی دعا سن لی اور پھر ایک حرکت کرتی ہوئی خوبصورت عورت اس کے سامنے تھی۔

جب صبح ہوئی تو سارے مسافر دوست جاگ گئے۔ عورت کو زندہ دیکھا

تو سب نے دعویٰ کہ ہماری ہے۔ بڑھئی نے کہا کہ یہ عورت میری ہی ہے، کیونکہ میں نے ہی اسے لکڑی سے بنایا تھا۔ سنار نے کہا کہ یہ عورت صرف اور صرف میری ہی ہوسکتی ہے کیونکہ زیور بنا کر میں ہی اسے خوبصورت بنایا تھا۔ درزی نے کہا کہ تم سارے پاگل ہو، یہ عورت صرف میری ہی ہے میں نے کپڑے سی کر اسے پہنائے ہیں۔ اس پر صرف میرا ہی حق بنتا ہے۔ فقیر نے کہا کہ اس عورت پر تو صرف میرا ہی دعویٰ چل سکتا ہے۔ کیونکہ میں نے خدا سے دعا مانگ کر اس میں جان ڈلوائی ہے۔

اس طرح چاروں دوست عورت پر لڑنا شروع ہوئے۔ اس پر ایک دوست نے کہا کہ عورت کو لے کر شاہی راستے پر چلتے ہیں اگر راستے میں کوئی مسلمان مل جائے تو ہم اس سے اس معاملے کا فیصلہ کروائیں گے۔ چاروں مسافر دوست اس بات پر متفق ہوئے اور شاہی راستے پر چلنے لگے۔ کچھ ہی دور گئے تھے کہ ان کو ایک نوجوان وہاں سے گزرتا ہوا دکھائی دیا۔ ان میں سے ایک دوست نے اسے پکار کر کہا'' بھائی صاحب! زرا رکھیئے تو صحیح، خدا کے واسطے ہمارا فیصلہ تو کرتے جایئے''نوجوان رک گیا اور ان چاروں دوستوں نے اپنے اپنے دلائل دیئے اس پر نوجوان نے کہا کہ''یا خدا! تیرا شکر ہے تم نے میری بیوی واپس لوٹائی ہے۔ کئی برس پہلے وہ مجھ سے بھاگ گئی تھی اس کے ساتھ میرا بیٹا بھی تھا، لیکن اب تم بتاؤ کہ میری بیوی تو آگئی ہے پر میرا بیٹا کہاں ہے؟ یہ سن کر چاروں مسافر دوست

حقہ بقہ رہ گئے اور اس نوجوان سے لڑنے لگے۔ بہر حال طے یہ پایا کہ شہر کے کوتوال کے پاس جا کر فیصلہ کروالیا جائے۔ اس طرح وہ کوتوال کے پاس پہنچ گئے اور اسے درخواست کی کہ ان کے ساتھ انصاف کیا جائے۔ کوتوال نے ان کی باتیں سن کر ان سے کہا کہ ''عورت کہاں ہے؟'' جب ان کو عورت دکھائی گئی تو اس نے فوراً کہا'' گدھو! یہ تو میری بھابھی ہے۔ یہ ایک دن کسی بزرگ کی مزار پر میرے بھائی کے ساتھ گئی تھی اور اس نے میرے بھائی کو قتل کر ڈالا تھا۔ اب تم لوگوں نے عورت کو یہاں پہنچایا لیکن میرے بھائی کی لاش کہاں ہے؟'' پانچوں دعویدار بہت ہی پریشان ہو گئے کوتوال نے ان کی اچھی خاصی پٹائی کی اور کہا کہ ''گدھو! میری نظر سے چلے جاؤ ورنہ میں تمہیں بادشاہ کے پاس لے چلوں گا۔ اور تمہیں گدھے کے پیٹ میں ڈلواؤں گا۔'' اس پر ان پانچوں میں سے ایک نے کہا'' بہتر ہے تم ہمیں بادشاہ کے پاس لے چلو وہی ہمارا فیصلہ کرے گا'' جب وہ بادشاہ کے پاس پہنچے تو بادشاہ نے ان سے ان کے ہاں آنے کی وجہ پوچھی۔ سب نے اس عورت پر دعویٰ کیا۔ جب کوتوال کی باری آئی تو اس نے بادشاہ کو بتایا'' یہ عورت میرے بھائی کی بیوی ہے وہ ایک بزرگ کے مزار پر میرے بھائی کے ساتھ گئی تھی۔ ان لوگوں نے میرے بھائی کو قتل کیا اور اب اس عورت پر لڑ رہے ہیں۔ آج میں اپنے دفتر میں بیٹھا تھا کہ یہ پانچوں لوگ میرے پاس اس عورت کا فیصلہ کروانے آئے، میں فوراً ہی اپنی بھابھی کو پہچان گیا اور ان سے کہا کہ تم لوگ

اسے چھوڑ کر چلے جاؤ لیکن ان میں سے ہر کوئی بضد تھا کہ عورت اس کی ہے۔ لہٰذا ہم آپ کے پاس آئے ہیں تا کہ آپ سے انصاف کروایا جائے''۔ کوتوال نے عورت کو آگے آنے کو کہا اور جب بادشاہ نے عورت کو دیکھا تو چلا کر کہا کہ ''کمینو! یہ میری لونڈی ہے اور میرے خزانے کی چابیاں اس کے پاس ہوتی ہیں۔ یہ جو اس نے زیور پہنے ہوئے ہیں یہ سارے اس نے ہم سے ہی چرائے ہیں اور بھاگ گئی ہے۔ شکر یہ ہے کہ وہ یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ اب تم یہاں سے رفو چکر ہو جاؤ کیونکہ یہ میری ہی ملکیت ہے'' یہ سن کر پانچوں دعویدار پریشان اور خوفزدہ ہو گئے، بادشاہ نے اپنے ایک ملازم سے کہا کہ ''ان پانچوں کو ایک بڑے گدھے کا پیٹ چیر کر ڈلوا دو تا کہ یہ گدھے کے پیٹ ہی میں مر کھپ جائیں''!

لہٰذا ایسا ہی کیا گیا اور کچھ ہی دنوں بعد وہ عورت بادشاہ کی بیوی بن گئی۔

دوسری لوک کہانی

مُلّا منصور☆

کسی ملک کے دارالحکومت میں ایک آدمی رہتا تھا۔ جسے ملا منصور نامی ایک بیٹا بھی تھا۔ منصور جب سات برس کا ہوا تو اس کے والدین انتقال کر گئے۔ لہٰذا بچپن میں ہی منصور کو شہر کے قاضی کے ہاں گھوڑوں کے رکھوال کے طور پر ملازمت کرنی پڑی۔ ایک دفعہ قاضی، منصور سے بہت ناراض ہو گئے اور اسے خوب پیٹا۔ اس لئے منصور نے قاضی کے ہاں ملازمت چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس پر قاضی نے اسے سمجھایا ''لڑکے! یہاں سے مت جاؤ، بھوکوں مر جاؤ گے'' اس پر منصور نے جواب دیا ''مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں، رزق دینے والا تو خدا ہے۔ وہ مجھے کبھی بھی بھوکا نہیں رکھے گا۔ وہ بہت مہربان ہے'' یہ کہتے ہوئے منصور نے اپنا سامان اٹھایا اور شہر سے باہر نکل آیا۔ وہ راستہ پر جارہا تھا کہ اچانک اسے ایک بوڑھا نظر آیا۔ اس نے منصور سے پوچھا ''بیٹا! کیا میں تمہارے ساتھ چلوں؟'' منصور نے جواباً کہا ''ہاں بابا! کیوں نہیں آیئے! ساتھ چلتے ہیں'' اور اس طرح پیدل چلتے چلتے وہ اس بوڑھے

☆ دیکھئے تفصیل کیلئے۔ مقدمہ، صفحہ ۴۸ اور ۴۹۔

کے شہر میں پہنچ گئے ۔ بوڑھا آدمی اسے اپنے گھر لے گیا جہاں اس کی بڑی خاطر تواضع کی گئی۔ بوڑھے کو ایک بیٹی بھی تھی اور وہ بڑی ہی خوبصورت جوان لڑکی تھی ۔رات باتوں باتوں میں گزر گئی اور دن نکل آیا۔لڑکی منصور پر فدا ہو چکی تھی۔ وہ اسے پسند آ گیا تھا ایک دن لڑکی نے ہمت کر کے اپنے بوڑھے والد سے کہہ ہی دیا ''ابا جان! میں منصور سے شادی کرنا چاہتی ہوں ۔اگر آپ نے میری خواہش پوری نہ کی تو میں اپنے آپ کو جان سے مار ڈالوں گی'' بوڑھے نے کہا ''توبہ توبہ! یہ تم کیا کہہ رہی ہو لڑکی!؟'' لڑکی نے فوراً کہا ''نہیں بابا! میں شادی کروں گی تو صرف اس لڑکے سے!''

لہٰذا بوڑھے والد مان ہی گئے کیوں کہ وہ اس کی اکیلی بیٹی تھی ۔اور اس طرح منصور اور اس لڑکی کی شادی بڑی دھوم دھام سے ہوگئی۔ایک دن منصور نے اپنی بیوی سے کہا ''بہتر ہے کہ ہم اپنے شہر چلیں'' بیوی نے جواب دیا ''مجھے کیا اعتراض! ضرور چلیں'' پھر انہوں نے اپنا سامان باندھا اور اپنے شہر چلے آئے۔ سارے شہر میں یہ بات پھیل گئی کہ ملا منصور نے ایک خوبصورت لڑکی سے شادی کر لی ہے۔ یہ بات شہر کے بااثر لوگوں کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔

ایک دن شہر کے قاضی (جس کے بارے میں منصور نے اپنی بیوی کو تفصیل سے بتا دیا تھا) نے اپنے ملازم کے ذریعے منصور کی بیوی کو کہلوا بھیجا ''تم مجھ سے دوستی کر لو!'' منصور کی بیوی نے کہا ''کیوں نہیں!'' قاضی صاحب سے جا کر کہیے

گا کہ وہ آج شام کو غریب خانے پر ضرور تشریف لائیں۔ مجھے ان سے مل کر بڑی خوشی ہوگی''

بادشاہ نے بھی اپنا ملازم بھیجا، جس نے آ کر منصور کی بیوی کو کہا'' بادشاہ سلامت آپ سے دوستی کرنا چاہتے ہیں'' منصور کی بیوی نے فوراً کہا'' کیوں نہیں! خدا بادشاہ سلامت کو اپنی امان میں رکھے، ان کو میرا بہت بہت سلام کہئے گا اور ان سے عرض کیجئے گا کہ وہ غریب خانے پر آج شام ضرور تشریف لائیں''

بادشاہ کے وزیر نے بھی منصور کی بیوی کی بڑی تعریفیں سنی تھیں۔ لہٰذا اس نے اپنی ملازمہ کے ذریعے یہ پیغام کہلوا بھیجا کہ'' مجھ سے دوستی کرلو! تم مجھے بے حد پسند ہو'' یہ سن کر منصور کی بیوی نے کہا'' سر آنکھوں پر! مجھے وزیر کی دوستی قبول ہے۔ ان سے کہئے گا کہ وہ آج شام کو میرے ہاں تشریف لائیں''۔

شہر کے وکیل نے بھی پیغام بھجوایا، منصور کی بیوی نے کہا'' وکیل کی دوستی مجھے قبول ہے، ان سے کہئے گا کہ وہ آج شام کو میرے ہاں تشریف لائیں''

منصور کی بیوی نے یہ سب کچھ اپنے شوہر کو بتا دیا۔ اس پر شوہر نے کہا'' تم بااختیار ہو! تم جو مناسب سمجھو کرلو'' بیوی نے کہا'' میں شام کو ان لوگوں کے ساتھ ایک کھیل کھیلوں گی۔ تم بس دیکھتے جانا''

شام ہو چکی تھی، منصور کی بیوی ایک گھڑا لے آئی اور اسے پانی سے بھر کر ڈھانپ دیا اسی وقت قاضی صاحب اندر داخل ہوئے منصور کی بیوی نے اسے خوش آمدید

کہا اور ایک طرف بٹھایا۔ قاضی بیٹھ گیا اور اپنے رومال سے ایک سو روپے نکال کر منصور کی بیوی کو دے دیئے۔

تھوڑے ہی دیر بعد بادشاہ آتے دکھائی دیئے۔ قاضی صاحب بادشاہ کو آتے دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے ''کیا ہوا قاضی صاحب !؟'' جواباً قاضی صاحب نے کہا ''بادشاہ سلامت آ رہے ہیں'' منصور کی بیوی نے کہا ''کوئی بات نہیں، آپ گھبرائیں مت، ایسا کریں کہ وہ سامنے آٹے کی چکی پڑی ہے۔ اپنے آپ کو اس چادر میں ڈھانپ کر چکی پیستے رہیں بادشاہ چلے جائیں گے تو میں آپ کو بلاؤں گی''

اور اسی وقت بادشاہ گھر میں داخل ہوئے اور سلام کیا۔ منصور کی بیوی بڑی خوش ہوئی۔ ''یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ یہاں تشریف لائے ہیں'' بادشاہ نے مسکراتے ہوئے کہا ''کوئی بات نہیں'' یہ کہتے ہوئے بادشاہ نے اپنے رومال سے دو ہزار روپے نکال کر اس کے حوالے کر دیئے۔ اس نے یہ رقم لیکر ایک طرف رکھ دی۔ کچھ دیر بعد بادشاہ نے کہا ''آیئے! ہم کچھ دیر علیحدگی میں بیٹھیں اور تفریح طبع کا سامان کریں'' اس پر منصور کی بیوی نے کہا ''میں نے آپ کے لئے کچھ چاول پکائے ہیں، انہیں کھا کر آپ تازہ دم ہو جائیں گے'' بادشاہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا ''ہاں، ہاں ضرور! آپ کے چاول کھا کر میں بہت خوش ہوں گا''

تھوڑی دیر بعد کسی کے آنے کی آواز آئی۔ منصور کی بیوی فوراً! باہر نکل آئی تو دیکھا وزیر صاحب سامنے کھڑے تھے۔ اس نے فوراً کہا ''میں آپ کے گھر آنا چاہتا ہوں'' اس پر منصور کی بیوی نے کہا ''بادشاہ سلامت اندر تشریف رکھتے ہیں آپ ذرا انتظار کریں'' وزیر نے پوچھا ''تو پھر میں واپس چلا جاؤں'' منصور کی بیوی نے کہا ''نہیں نہیں! میں آپ کو گھر لے چلتی ہوں بس ایک منٹ، میں ابھی آئی'' یہ کہہ کر وہ اندر چلی آئی اور بڑی بوری لے کر وزیر صاحب کے پاس چلی آئی ''آپ اس میں آرام سے بیٹھ جائیں'' وزیر اس کے اندر جا کر بیٹھ گئے۔ اور پھر وہ اس بوری کو گھسیٹتے ہوئے اندر لے آئی۔ بادشاہ نے پوچھا ''اس میں کیا ہے'' جواب ملا اناج ہے۔

اتنی دیر میں باہر کسی کے آنے کی آواز آئی بادشاہ سہم گئے اور کہا ''غالباً کوئی آ گیا ہے'' وہ باہر آئی تو وکیل صاحب سامنے کھڑے تھے وکیل نے پوچھا ''میں آپ کے ساتھ اندر چلوں؟'' منصور کی بیوی نے کہا ''بادشاہ سلامت اندر تشریف رکھتے ہیں ایسا کریں کہ یہ رسی اپنے گلے میں باندھیں اور ہاتھ اور پاؤں کے بل میرے پیچھے پیچھے چلتے آئیں۔ وہ سمجھیں گے کہ یہ گائے کا بچھڑا ہے۔ میں آپ کو گائے کے باڑے میں لے چلوں گی۔ آپ وہی بادشاہ سلامت کے جانے تک بیٹھے رہیں''

منصور کی بیوی نے ایسا ہی کیا اور وکیل کو گائے کے باڑے میں لے گئی اور باہر

سے تالا لگا کر چھت پر اپنے شوہر کے پاس چلی گئی۔

کچھ دیر بعد بادشاہ نے آواز دی ''اولڑکی مجھے پیاس لگی ہے۔ مجھے پانی تو پلا دیں''
قاضی صاحب جو کہ قریب ہی چکی پیس رہا تھا نے بھی کہا ''اولڑکی میں تھک گیا ہوں میں سامنے رکھی ہوئی بوری میں پڑے ہوئے اناج کو نہیں پیس سکوں گا۔''
بادشاہ چونک کر پوچھا ''تم قاضی تو نہیں ؟'' ''جی ہاں! میں ہی قاضی ہوں!'' قاضی نے چادر ہٹاتے ہوئے کہا۔ اس پر بادشاہ نے کہا'' قاضی صاحب آئے میرے پاس بیٹھ جائیں! بھلا کیا حال احوال ہے؟''
قاضی نے جواباً کہا'' حال احوال یہ ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں'' اس اثناء میں لڑکی اپنے شوہر کے ساتھ چھت سے نیچے آئی اور پھر دونوں نے بادشاہ کو سلام کیا۔ لڑکی نے کہا'' بادشاہ سلامت آپ اور قاضی صاحب کی حالت تو بری ہو چکی ہے۔ اب وزیر صاحب اور وکیل صاحب کی حالت بھی دیکھئے۔'' ''یہ لوگ کہاں ہیں ؟'' بادشاہ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔
''ابھی دکھاتی ہوں، میرے ساتھ آئیں'' لڑکی نے کہا۔
اسی ہی لمحے بوری کا منہ کھولا گیا تو وزیر صاحب برآمد ہوئے۔
اس پر بادشاہ نے پوچھا '' کیا حال احوال ہے وزیر صاحب ؟'' وزیر شرمندہ ہو گئے اور کہا'' آپ کی حالت تو اچھی ہے لیکن بوری میں شام سے پڑے پڑے میرا برا حال ہو گیا ہے۔

پھر وہ سارے لوگ باڑے کے پاس آ گئے ۔ بادشاہ نے پوچھا ''وکیل صاحب کہاں ہیں؟''لڑکی نے کہا ''بادشاہ سلامت! دروازہ کھولئے'' دروازہ کھولا تو وکیل صاحب رسی سے گائے کے ساتھ بندھے پڑے ہوئے تھے اور وہ گوبھروں سے لت پت ہو گئے تھے۔

یہ دیکھ کر بادشاہ بہت شرمندہ ہوئے اور کان پکڑ کر کہا ''توبہ توبہ! تم میری بہن ہو، میں آئندہ ایسی غلطی نہیں کرونگا اب میں چلتا ہوں'' اس طرح قاضی، وزیر اور وکیل نے بھی اس کو اپنی بہن کہا اور پھر شرمندہ ہو کر اپنی اپنی راہ لی۔

اس کے کچھ عرصہ بعد ملا منصور کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا۔

جب وہ بچہ سات برس کا ہوا تو اسے قاضی کے ہاں تعلیم کیلئے بٹھایا گیا۔ ایک دفعہ منصور کی بیوی نے اپنے بیٹے کو قاضی کیلئے سلام دیئے۔ لڑکے نے قاضی صاحب سے کہا ''جناب! ماں جی نے آپ کیلئے سلام بھیجے ہیں'' اس پر قاضی نے کہا ''کیا آپ کی ماں کا آٹا ختم ہو چکا ہے؟'' لڑکے نے کہا ''مجھے کیا پتہ جناب! یہ خود آپ امی سے پوچھیں۔''

قاضی کی نیت پھر خراب ہو گئی اور اس نے فوراً اپنی ملازمہ کو منصور کی بیوی کے پاس بھیجا۔ منصور کی بیوی نے کہا ''قاضی صاحب کو سلام کہیئے گا اور ان سے درخواست کیجئے گا کہ برائے مہربانی آج رات میرے پاس گزاریں'' ملازمہ کی زبانی یہ پیغام سن کر قاضی بہت خوش ہوئے۔

بیوی نے منصور سے کہا'' آج رات ایک تماشہ کر رہی ہوں ۔لہٰذا آج رات چھت پر جا کر سو جائیں اور یہ گھنٹیاں قاضی صاحب کے آنے کے تھوڑی دیر بعد بجائیں۔''

شام ہوئی تو قاضی صاحب نے دروازہ کھٹکھٹایا۔منصور کی بیوی فوراً دروازے کی طرف بھاگی اور قاضی صاحب کو اندر گھر میں لے آئی ۔قاضی صاحب نے آتے ہی ایک سو روپے رومال سے نکال کر منصور کی بیوی کو دے دیئے۔اتنے میں گھنٹیاں بجنے کی آواز قاضی صاحب کے کانوں سے ٹکرائی ۔ وہ بہت پریشان ہو گئے اور پوچھا'' یہ کیا ہے؟''منصور کی بیوی نے بھی مصنوعی پریشانی دکھائی اور کہا'' قاضی صاحب! اب تو مارے گئے ۔ میرے شوہر بہت سخت آدمی ہیں ۔اگر انہوں نے آپ کو یہاں دیکھ لیا تو پھر ہم دونوں کو جان سے مار ڈالے گا۔''

قاضی صاحب نے ہانپتے ہوئے کہا'' تو پھر اب کیا کیا جائے ؟''منصور کی بیوی نے کہا'' ایسا ہے آپ صندوق میں چھپ جائیں۔ میں صندوق کا ڈھکنا بند کیئے دیتی ہوں'' اور پھر منصور کی بیوی نے صندوق کو تالا لگایا اور خود چھت پر شوہر کے پاس چلی گئی۔

صبح سویرے منصور کی بیوی نے دھاڑیں مارنا شروع کر دیں، اس پر اڑوس پڑوس کے لوگ جمع ہو گئے اور اس ماتم کی وجہ پوچھی منصور کی بیوی نے بتایا کہ'' کل اس کے شوہر اس کی ماں سے ملنے اس کے گاؤں گئے تھے لیکن فوت ہو چکی تھیں اور

اب وہ ان کی لاش صندوق میں لے کر آیا ہے۔تا کہ ان کو یہاں دفنایا جائے۔
کچھ لوگوں نے قبرستان جا کر اس کی قبر بھی کھود ڈالی۔ بادشاہ سلامت بھی وہاں آ گئے تھے تا کہ وہ منہ بولی بہن کی ماں کے جنازے میں شرکت کر سکے۔ جب نہلانے کیلئے صندوق کھولی گئی تو اس سے قاضی صاحب برآمد ہوئے۔ بادشاہ نے یہ دیکھا تو آگ بگولہ ہو گئے اور قاضی سے کہا ''گدھے! شرم آنی چاہیے تمہیں! اپنی منہ بولی بہن سے شرارتیں کرنے سے باز نہیں آئے تم؟''
قاضی بہت شرمندہ ہو گئے۔ جب لوگوں کو پتہ چل گیا کہ قصہ کیا تھا تو سارے اپنے اپنے گھروں کو لوٹے۔

☆☆☆☆